عالمِ بالا کے سائے میں

(عربی ادب کے سات شاہکار ڈرامے)

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر قلبِ بشیر خاور بٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عالمِ بالا کے سائے میں

(عربی ادب کے سات شاہکار ڈرامے)

پروفیسر قلبِ بشیر خاور بٹ

الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

891.4392 Khawar Butt, Qalb Bashir
Aalam-e-Bala kay Saey main / Qalb Bashir Khawar Butt.- Lahore: Al-Faisal Nashran, 2010.
160p.
1. Dramas I. Title card.
ISBN 969-503-464-0

نام کتاب	:	عالم بالا کے سائے میں
مصنف	:	علی احمد باکثیر الیمنی
اُردو ترجمہ	:	پروفیسر قلب بشیر خاور بٹ
کتابت	:	شاہین تبسم
اشاعت اوّل	:	1987ء
اشاعت پنجم	:	ستمبر 2010
ناشر	:	محمد فیصل
مطبع	:	آر۔آر پرنٹرز، لاہور
قیمت	:	90روپے

AL-FAISAL NASHRAN
Ghazni Street,Urdu Bazar,Lahore.Pakistan
Phone : 042-7230777 Fax : 09242-7231387
http : www.alfaisalpublishers.com
e.mail : alfaisal_pk@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

1	قیدی	9
2	زادِ راہ	44
3	مالی	59
4	بازگشت	75
5	مہمان	100
6	روشنی کے رشتے	115
7	امام ابنِ تیمیہؒ	131

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب :

اپنی اس کاوش کو البدر

اور الشمس کے اولوالعزم

جیالوں کے نام کرتا ہوں۔

پروفیسر قلبِ بشیر خاور بٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

ڈرامہ یوں تو ہر زبان میں لیکن بالخصوص اردو ادب میں ایک قلیل التعداد صنفِ ادب ہے۔ بہت کم لوگ اس طرف توجہ دیتے ہیں۔ یہ کہانی، مکالمہ اور منظر نگاری کا مخلوط فن ہے۔ اور تاثر کے لحاظ سے شعر اور افسانے جیسی روانی اور تاثیر اس میں نہیں ہوتی۔ اس لیے شعر اور افسانے کے مقابلے میں بہت کم ادیبوں کی توجہ ڈرامہ نگاری کی طرف ہوتی ہے۔ گویا اس میں محنت زیادہ اور حاصل کم ہوتا ہے۔

ڈرامہ میں محاکات اور منظر نگاری کے ساتھ ساتھ مکالمات کا فطری پن بے ساختگی اور مطابقِ حال ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ جس میں ذرا سی کمی اور لغزش بھی ڈرامہ کو ناکام بنا دیتی ہے۔ ہر ڈرامہ میں یہ خصوصیت بھی پائی جانی چاہیئے کہ اگر اسے اسٹیج کیا جائے تو وہ اپنے اندر اسٹیج کیے جانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس لیے کہ ڈرامہ دراصل انسانی زندگی کا ہی ایک مختصر سا حصہ ہوتا ہے جسے ڈرامہ نگار ضبطِ تحریر میں لے آتا ہے۔ اسی لیے شعر اور افسانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلے میں ڈرامہ زندگی سے قریب تر ہوتا ہے اور زندگی کے قریب تر ہونے کے سبب ہی اس میں تحیّر کا عُنصر کم ہوتا ہے۔ اس عُنصر کی کمی نے ڈرامہ کو ایک مشکل صنف بنا دیا ہے۔ اس لیے کہ تحیّر کا وجود ادب پارے کے بہت سے فنّی عُیوب کو چھپا لیتا ہے۔

ہمارے نو خیز ادیب خاور بٹ نے ڈراموں کا یہ مجموعہ اردو ادب میں ایک قیمتی اضافے کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اگر ہم اسے اردو کے صحرائے ادب میں ٹھنڈے بادل کا ایک ٹکڑا اور ہوا کا ایک خوشگوار جھونکا کہیں تو بعید بات نہ ہوگی۔ اس لیے کہ اردو ادب میں بہت دیر کے بعد اس کے ذریعے ایک مقصدی مجموعے کا اضافہ ہوا ہے۔ ہم اس کا اس لیے بھی خیر مقدم کرتے ہیں کہ یہ مجموعہ عربی ڈراموں سے ترجمہ کے ذریعے اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔ عربی زبان کے ایک مشہور ڈرامہ نگار علی احمد باکثیر ہیں جن کے منتخب عربی ڈراموں کو خاور بٹ نے اردو کا لباس پہنایا ہے۔ اس لیے گویا عرب کے معاشرتی حسن کو اردو کے لباس میں منتقل کیا گیا ہے۔ اس طرح ان ڈراموں کی اہمیت اور افادیت میں اور زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایک قاری اردو کے معاشرتی ماحول میں عربی کے معاشرتی ماحول سے مستفید اور لُطف اندوز ہو سکتا ہے۔

ان ڈراموں کی خوبی یہ ہے کہ یہ محض فرضی کرداروں کی تخلیق کاری نہیں ہے بلکہ ان کے پیچھے تاریخ کا کینوس موجود ہے۔ ہر ڈرامہ تاریخ کے حقائق میں سے ایک حقیقت نکال کر ادب کے روپ میں ڈھالا گیا ہے۔ جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخی واقعات سے اسلامی تاریخ کا ہر طالب علم آگاہ ہے اور جن کرداروں کو وہ پہلے سے جانتا ہے انہیں کرداروں کو ان ڈراموں کا قاری اپنے سامنے اپنا کردار ادا کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ یوں ان کرداروں کی زبان سے تاریخ بولتی اور روایات گواہی دیتی ہیں۔ اس طرح قاری کی دلچسپی دوگونہ ہو جاتی ہے کہ وہ انجانے کرداروں سے نہیں بلکہ اپنے جانے بوجھے کرداروں کی زبان سے تاریخی باتوں کے مکالمے سُنتا ہے۔

جہاں علی احمد باکثیر تاریخ کے واقعات کے انتخاب میں بہت حسّاس ہیں اور ان واقعات کو کرداروں اور مکالمات کا روپ دینے کے فن سے خوب واقف ہیں وہاں خاور بٹ نے بھی تاریخ کے حقائق کو برقرار رکھنے اور کرداروں کے مکالمات کو اردو کا جامہ پہنانے میں خاصی مشاقی اور فنکاری سے کام لیا ہے۔ ان میں فن کے بارے محنت اور خلوص کا عُنصر وافر ہے۔ اور یہی عُنصر آگے چل کر فی الحقیقت ادب کی جان اور نگارش کی پہچان بن جاتا ہے۔

• "قیدی" حضرت خُبیبؓ بن عدی کی داستانِ عشقِ رسول ﷺ ہے۔ "بازگشت" خلیفہ ہارون الرشید عباسی کے دورِ ولی عہدی کی ایک دردناک لغزش کی یادگار ہے۔ "زادِ راہ" دورِ نبوی ﷺ کے ایک سرمایہ دار کے بخل کی عبرت انگیز کہانی ہے۔ "مالی" دوسری صدی ہجری میں مشہور بزرگ ابراہیمؒ بن ادہم کی داستانِ امانت و دیانت ہے۔ اور "مہمان" حضرت سلمان فارسیؓ کے طریقِ تربیت کا ایک اچھوتا ورق ہے۔ گویا یہ سب ڈرامے مقصدیت اور تاریخی حقائق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے لبریز ہیں جن میں ادبی مقصدیت ہے اور اسی سبب ان کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

ہم ان ڈراموں کے موضوعات کے انتخاب اور مکالمات کی بے ساختگی کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ خاور بٹ نے ان ڈراموں کے ترجمے کے ذریعے اسلامی ادب میں جو اضافہ کیا ہے اس کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔

منصورہ　　　　　　　　سیّد اسعد گیلانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا منظر

(سردارانِ مکّہ کے گھروں میں سے ایک گھر۔ ایک بچہ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنی ماں (جلیلہ) کے پاس آتا ہے جو کہ ایک کمرے میں بیٹھی ہے۔ بچہ، جس کا نام عامر ہے کہتا ہے۔)

عامر: (کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اس کی آواز آتی ہے) امی امی......

جلیلہ: کیا بات ہے عامر؟

عامر: (بچہ ہانپتے ہوئے) ماموں عقبہ اپنے ساتھ ایک قیدی لائے ہیں۔

جلیلہ: کہاں ہے وہ؟

عامر: اصطبل میں اسے قید کر دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ محمد ﷺ کے صحابیوں میں سے ہے۔

جلیلہ: (انتہائی حیرانی اور تعجب کے انداز میں کہتی ہے) اصحاب محمد ﷺ میں سے؟ اور وہ تمہارے ماموں کے ہاتھ کیسے لگا؟

عامر: معلوم نہیں (دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے) ٹھہریے ماموں جان آرہے ہیں اُنہی سے پوچھیئے۔ (عقبہ بن حارث آتا ہے)

جلیلہ: عقبہ بھائی یہ کون ہے جسے آپ ساتھ لائے ہیں؟

عقبہ: جلیلہ بہن! یہ ہمارے باپ کا قاتل ہے..... ہمارے والد محترم کو میدان بدر میں اسی نے قتل کیا تھا۔

جلیلہ: خبیب بن عدی۔ کیا یہ خبیب بن عدی ہے؟

عقبہ: ہاں.... اچھا تم اس کا نام بھی جانتی ہو؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلیلہ: کیسے نہ جانوں؟ قریش میں وہ کون سی عورت ہے جس کا کوئی رشتہ دار بدر میں قتل ہوا ہو۔اور اس نے کسی دن انتقام لینے کے لئے اس کے قاتل کا نام حفظ نہ کر لیا ہو۔(روایتی انتقامی انداز میں کہتی ہے)۔

عقبہ: (فخریہ انداز میں مسکراتے ہوئے) بس یہ وہی ہے اور اسے تمہارے پاس لے آیا ہوں۔اب جی بھر کر انتقام لو!

جلیلہ: بخدا اب مجھے سکون ملے گا۔ اسی کی وجہ سے تو میرے سینے میں انتقام کی آگ لگی ہوئی ہے۔ اب یہ میرے قبضہ میں ہے، چوڑے پھل والے خنجر سے میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گی۔آپ اسے ابھی میرے حوالے کر دیجیئے۔

عقبہ: نہیں.....نہیں یہ ہمارے لئے جائز نہیں ہے کہ مقدس مہینوں میں اسے قتل کریں۔ہاں اسے ایسے عذاب میں مبتلا کر سکتی ہو۔جو اس نے کبھی نہ دیکھا ہو۔

جلیلہ: اچھا تو اس لئے آپ نے اسے قید کیا ہے کہ یہ مقدس ماہ گزر جائیں؟

عقبہ: ہاں اسی لئے۔(دور دیکھتے ہوئے جیسے کوئی منصوبہ اس کے ذہن میں ہو اور وہ تخیل میں دیکھ رہا ہو)۔

جلیلہ: بہت خوب! اب میں اسے دردناک عذاب میں مبتلا کر کے خوشی محسوس کروں گی۔

عقبہ: جس قدر چاہے عذاب دو، بلکہ اس قدر عذاب دو کہ میں بھی باپ سے تمہاری وفا کا معترف ہو جاؤں۔

جلیلہ: مجھ پر بھروسہ کیجیئے میں اس کو مختلف طریقوں سے سخت ترین عذاب میں مبتلا رکھوں گی،لیکن یہ تو بتایئے آپ نے اسے پکڑا کیسے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقبہ: محمد ﷺ نے بنی ہذیل کو اسلام سکھانے کے لئے اپنے جن صحابیوں کو بھیجا تھا۔ یہ انہی میں سے ایک ہے، بنی ہذیل نے ان پر دھوکے سے حملہ کرکے گرفتار کرلیا اور پھر گرفتار کرکے ہمارے ہاتھ بیچ دیا۔

جلیلہ: تو کیا آپ نے ان سے خریدا ہے؟

عقبہ: ہاں پچاس اونٹوں کے عوض۔

جلیلہ: پچاس اونٹوں کے بدلے؟ (حیرت ظاہر کرتی ہے)

عقبہ: کیا میں نے مہنگا خریدا ہے؟ بخدا اگر وہ مجھ سے سو اونٹوں کا بھی مطالبہ کرتے تو میں انہیں دے دیتا۔ یہ ہمارے والد محترم حارث کا قاتل ہے۔

جلیلہ: سچ کہا آپ نے۔ باپ کے قاتل کو خریدنے کے لئے جتنے بھی اونٹ دیتے کم تھے۔

عقبہ: جلیلہ بہن! اب تم اس کے لئے کھانے کا انتظام کرو۔

جلیلہ: کیا آپ اسے کھانا کھلانا چاہتے ہیں اپنے باپ کے قاتل کو؟

عقبہ: اسے کھانا کھلانا ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارا عتاب نازل ہونے سے پہلے ہی مر جائے۔ میں نے اور صفوان بن امیّہ نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ اسے کھلا پلا کر زندہ رکھیں گے اور عذاب دیں گے۔ اس نے ہمارے قیدی کے بارے میں ہی نہیں بلکہ اپنے قیدی کے متعلق بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔ اپنے باپ کے قاتل کو اس نے بھی خریدا ہے۔

جلیلہ: امیّہ بن خلف کے قاتل کو؟

عقبہ: ہاں۔

جلیلہ: کیا نام ہے اس کا؟

عقبہ: زیدؓ بن الدثنہ ....الدثنہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلیلہ: کیا اس نے بھی پچاس اونٹوں کے عوض خریدا ہے؟

عقبہ: ہاں۔

جلیلہ: تب تو بنی ہذیل خاصے امیر ہو گئے ہیں۔

عقبہ: (ہنستے ہوئے) ہاں انہوں نے مویشیوں کی تجارت چھوڑ کر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تجارت شروع کر دی ہے۔ (یہ کہہ کر عقبہ باہر نکل جاتا ہے)۔

جلیلہ: (بیٹے سے مخاطب ہوتے ہوئے) عامر یہ ڈنڈے لے کر میرے ساتھ آؤ، کھانا تو بعد میں کھلائیں گے، اُسے مار کا مزہ چکھائیں!

عامر: لیکن امّی جان!.......(جیسے کہتے کہتے رک سا گیا ہو)

جلیلہ: کیا اس کے پاؤں میں بیڑیاں نہیں ہیں؟

عامر: بیڑیاں تو ہیں۔

جلیلہ: تو پھر اس سے کیوں ڈر رہے ہو؟

عامر: میں کسی سے نہیں ڈرتا، لیکن اُسے مارنا نہیں چاہیئے کیونکہ وہ تو بہت ہی اچھا شخص ہے۔ (ماں کی طرف التجا بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے)

جلیلہ: (دور خلاء میں گھورتی ہوئی انتقامی انداز میں) خدا تمہیں غارت کرے۔ وہ تمہارے نانا کا قاتل ہے!

عامر: امّی جان! میرے خیال میں ایسا شخص قاتل نہیں ہو سکتا۔ میں نے جب اسے دروازے میں سے داخل ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو نظریں ملتے ہی وہ مسکرائے اور انہوں نے اشارے میں سلام کیا۔

جلیلہ: خاموش! اگر تمہاری یہ بات تمہارے ماموں عقبہ نے سن لی تو وہ تمہیں ماریں گے۔ اٹھاؤ ڈنڈا اور میرے ساتھ چلو (عامر بڑی کراہت سے ڈنڈا اٹھاتا ہے اور ماں کے پیچھے اصطبل کی طرف جاتا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

14

دوسرا منظر

(اصطبل .... ایک نیم تاریک کمرہ جس کا دروازہ بہت مضبوط ہے حضرت خبیبؓ بن عدی زمین پر تشریف فرما ہیں۔ان کے پاؤں میں بیڑیاں ہیں۔ ماں بیٹا ڈنڈوں سے انہیں مار رہے ہیں)

خبیبؓ: (ہر ضرب کے جواب میں) الحمدللہ، الحمدللہ...

جلیلہ: (غصے کی حالت میں) تمہیں موت آئے، مار کھاتے ہو اور الحمدللہ کہتے جاتے ہو، کیا تمہارے رسول ﷺ نے تمہیں یہی سکھایا ہے؟

خبیبؓ: (انتہائی اطمینان کے ساتھ) ہاں بہن! ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں دین کی راہ میں پہنچنے والی مصیبت کے وقت صبر کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

جلیلہ: تو بلاؤ اس کو اب وہ تمہاری مدد کرے۔ (غصے کے عالم میں)

خبیبؓ: انہی نے ہمیں پہلے بھی نفع پہنچایا ہے اب بھی ضرور پہنچائیں گے۔

جلیلہ: تمہارا بُرا ہو وہ کیسے؟

خبیبؓ: انہوں نے ہم سے وعدہ کیا ہے، ہم میں سے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہوا شہید ہو جائے گا اس کے لئے جنت کی خوشخبری ہے۔

جلیلہ: چھوڑو..... نرا جھوٹ..... یہ وعدہ نہیں بلکہ تمہارا غرور ہے۔

خبیبؓ: اے بہن! کاش تم نے بھی نبی ﷺ سے سنا ہوتا جو ہم نے سنا ہے۔ (جیسے رسول اللہ ﷺ سے کلام سننے کی حلاوت اس وقت محسوس کر رہے ہوں) کیا وہ آپ سُننا پسند کریں گی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے؟

جلیلہ: (مارتے ہوئے) نہیں مجھے کچھ نہیں سُننا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: تب تو تم نے بہت سی بھلائیوں کو کھو دیا۔

جلیلہ: خاموش رہو! خدا کی قسم تمہیں اتنا ماروں گی کہ محمد ﷺ کا انکار کر دو گے۔

خبیبؓ: رہنے دیجیے ..... مجھے مارنے سے اس کے سوا کچھ حاصل نہ ہو گا کہ آپ کے ہاتھ تھک جائیں۔

جلیلہ: (زور سے مارتے ہوئے) عامر تم بھی اسے مارو!

خبیبؓ: اس بچے کا بھی ہاتھ تھکانا چاہتی ہیں آپ؟

جلیلہ: تمہیں ہم سے کیا غرض..... اس کو مارو بیٹے! مارو

عامر: امی جان! میں ماروں؟ اچھا۔ (نہ چاہتے ہوئے مارتا ہے)

جلیلہ: زور سے مارو..... اپنی پوری قوت سے مارو!

خبیبؓ: الحمد للہ..... الحمد للہ..... الحمد للہ.....

جلیلہ: ستیاناس ہو تمہارا..... مت دہراؤ اس جملے کو!

خبیبؓ: اگر یہ کہنے سے میں رک گیا تو پھر تمہاری چوٹوں کی مجھے واقعی تکلیف محسوس ہو گی۔ یہی تو وہ کلمہ مبارک ہے جس کی وجہ سے مجھے تکلیف کا احساس تک نہیں رہتا۔ اوہو۔ اب کیا ہوا؟ تم نے مجھے مارنا کیوں چھوڑ دیا؟ کیا تمہارے ہاتھ تھک گئے ہیں۔ اچھا! تھوڑی دیر آرام کر لو پھر اپنے ظلم کو آزمانا۔

جلیلہ: ٹھہرو ذرا، میرے بھائی عقبہ کو تو آنے دو، ان کی مار تمہارے ہوش ٹھکانے لگا دے گی۔

خبیبؓ: ٹھیک ہے۔ بلا لو اپنے بھائی کو۔ وہ تم سے اور اس معصوم بچے سے زیادہ طاقتور ہے۔

جلیلہ: (غصے سے) میں خوب جانتی ہوں کہ میرے کلیجے کی آگ کیسے ٹھنڈی ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: تو کیا آپ نے مجھے تکلیف پہنچانے کے مختلف طریقے سوچ رکھے ہیں؟

جلیلہ: ہاں، ضرور سوچ رکھے ہیں۔

خبیبؓ: لیکن مجھے آپ پر اور اس معصوم پر ترس آتا ہے۔

جلیلہ: تمہیں اب میں ڈنڈے سے نہیں ماروں گی۔

خبیبؓ: کیا تلوار استعمال کریں گی آپ؟ تو پھر بہن جلدی کیجیے۔ (اشتیاق کے ساتھ)۔

جلیلہ: ہاں جلد ہی تمہارا انتظام کیے دیتی ہوں۔

خبیبؓ: اور یوں آپ مجھے جنت میں پہنچا دیں گی۔ سبحان اللہ۔

جلیلہ: قتل تو تجھے میرے بھائی اور ان کے دوست کریں گے۔ میں تجھے نت نئے عذاب میں مبتلا رکھوں گی۔ تو بھوک سے تڑپ اٹھے گا۔ پیاس سے تیری زبان پر کانٹے پڑ جائیں گے۔

خبیبؓ: تو کیا آپ میرا کھانا اور پانی بند کر دیں گی؟

جلیلہ: ہاں، تُو ایک بوند پانی کو بھی ترسے گا۔

عامر: امی جان، اس کا آپ کو کوئی حق نہیں۔ (بچہ تقریباً احتجاج کرتے ہوئے)۔

جلیلہ: تم خاموش رہو۔ (غصے سے)

عامر: ماموں جان نے تو انہیں کھانا کھلانے کے لیے کہا تھا۔

جلیلہ: تمہیں کہا نہیں کہ اپنی زبان بند رکھو!

عامر: اگر آپ نے ایسا کیا تو ماموں جان ناراض ہو جائیں گے۔

جلیلہ: (بے چینی کے ساتھ) تو چپ کرے گا یا تجھے......؟

خبیبؓ: چھوڑو بیٹے! کرنے دو جو تمہاری امی کرتی ہیں۔

عامر: نہیں، ماموں جان نہیں چاہتے کہ آپ وفات پا جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: کیا وہ مجھے مقدس مہینوں کے اختتام پر قتل کرنا چاہتا ہے؟

عامر: جی ہاں! کیا آپ ان کی باتیں سُن رہے تھے؟

خبیبؓ: کوئی بات نہیں، اگر آپ کی امی جان نے میرا کھانا بند کر دیا تو میرا اللہ مجھے کھلائے پلائے گا۔

جلیلہ: اچھا ہم دیکھیں گے کہ وہ کس طرح تمہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

خبیبؓ: اگر میرے رب نے مجھے کھلایا پلایا تو کیا آپ ایمان لے آئیں گے؟

جلیلہ: نہیں ہرگز نہیں، میں تمہارے رب پر کبھی ایمان نہ لاؤں گی۔

خبیبؓ: اگر اس نے مجھے کھلایا پلایا تب بھی؟

جلیلہ: ہاں! تب بھی ایمان نہ لاؤں گی۔ (پورے عزم کے ساتھ.....)

خبیبؓ: اور آپ میرے پیارے بیٹے؟

جلیلہ: تجھے موت آئے چھوڑ میرے بیٹے کو، خبردار اسے اگر آبائی دین سے نکالنے کی کوشش کی۔ آؤ عامر بیٹے! اسے کھینچ کر لے جاتی ہے (مگر اس کا دل نہیں چاہتا۔ وہ چاہتا ہے کہ قیدی کے پاس ہی بیٹھا رہے۔)

تیسرا منظر

(عامر دبے قدموں اس اصطبل کے پاس آتا ہے جو حضرت خبیبؓ کا قید خانہ ہے اور دروازے سے جھانکتا ہے۔)

عامر: اے قیدی کیا میں اندر آ جاؤں؟ (رازدارانہ طریقے سے پوچھتا ہے)

خبیبؓ: (محبت سے) آؤ... آؤ.... پیارے بیٹے آجاؤ!

عامر: مجھے مارو گے تو نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: معاذ اللہ بیٹے! مجھے معلوم ہے آپ کی امّی جان آپ کو مجبور کرتی ہیں، ورنہ آپ کا تو جی نہیں چاہتا کہ میرے ساتھ بُرا سلوک کریں۔

عامر: (چہکتے ہوئے۔ اس کی آنکھوں میں روشنی ہے) جی ہاں! وہی مجھے مجبور کرتی ہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ آپ بڑے اچھے آدمی ہیں، لیکن وہ مانتی ہی نہیں۔ اچھا آپ یہ بتلائیں کیا واقعی آپ نے میرے نانا حارث بن عامر کو قتل کیا تھا؟ (انتہائی معصومیت سے پوچھتا ہے)۔

خبیبؓ: ہاں بیٹے! تمہارے نانا نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو میں نے انہیں قتل کر دیا۔

عامر: کیا آپ کو پتہ نہیں تھا کہ وہ میرے نانا ہیں؟ (بڑے بھولے سے انداز میں)۔

خبیبؓ: نہیں بیٹے! مجھے کیسے خبر ہوتی کہ وہ آپ کے نانا ہیں۔ (عامر اندر داخل ہو کر خبیبؓ کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے۔ رو کر کہتا ہے)

عامر: اگر آپ نہیں جانتے تھے کہ وہ میرے نانا ہیں تو پھر میرے اور آپ کے درمیان کوئی ناراضگی نہیں۔

خبیبؓ: بہت خوب! بیٹا میرے پاس بھی تمہارے لئے محبت اور نیکی کے سوا کچھ نہیں۔

عامر: کیا آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟

خبیبؓ: ہاں بخدا۔ بہت......بہت

عامر: (اپنی قمیض کے دامن کے نیچے سے دودھ کا پیالہ نکال کر خبیبؓ کو پیش کرتے ہوئے) یہ پی لیں۔

خبیبؓ: دودھ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عامر: جی ہاں! جلدی کیجیے کہیں کوئی آنہ جائے۔ (رازداری سے کہتا ہے)

خبیبؓ: کہاں سے لائے ہو یہ دودھ؟

عامر: اپنی بکریوں کا دودھ لایا ہوں؛

خبیبؓ: کیا آپ کی امی جان کو معلوم ہے؟

عامر: نہیں تو۔ (بڑے فخر سے)

خبیبؓ: تو پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ (فیصلہ کُن انداز میں مسکراتے ہوئے)

عامر: کیوں؟

خبیبؓ: میں نہیں چاہتا کہ وہ آپ کو ماریں۔

عامر: میں پتہ بھی نہیں چلنے دوں گا۔ (قدرے شوخ انداز میں)

خبیبؓ: جب وہ بکریوں کو دوہیں گی تو جان جائیں گی۔

عامر: تو میں کہہ دوں گا کہ میں نے پی لیا ہے۔

خبیبؓ: وہ آپ کی بات نہیں مانیں گی اور مجھ سے پوچھیں گی۔

عامر: اگر وہ آپ سے پوچھیں تو آپ کہہ دیں کہ میں آپ کے پاس کچھ لے کر آیا ہی نہیں۔ ٹھیک ہے؟

خبیبؓ: نہیں بیٹے، اگر انہوں نے مجھ سے پوچھا تو میں سب کچھ بتلا دوں گا۔

عامر: اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے۔ (روٹھتے ہوئے)

خبیبؓ: نہیں بیٹے، میں نہیں چاہتا کہ آپ جھوٹ بولیں اور چوری کریں۔

عامر: لیکن آپ بھوکے ہیں۔ میں آپ کو بھوکا نہیں دیکھ سکتا!

خبیبؓ: نہیں بیٹا! میں بھوکا تو نہیں ہوں۔

عامر: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آج تیسرا دن ہے آپ نے کچھ کھایا اور نہ پیا ہے۔

خبیبؓ: (ایک مطمئن مسکراہٹ کے ساتھ) عامر بیٹا! اللہ! مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عامر: مجھے معلوم ہے کہ جس طرح آپ مار کو برداشت کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح بھوک کو بھی برداشت کر رہے ہیں۔

خبیبؓ: پیارے بیٹے! کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ دودھ میں ضرور پیوں؟

عامر: جی ہاں! آپ میری خاطر ہی پی لیں۔ (ذرا تیزی سے پیالے کو آگے بڑھاتے ہوئے)۔

خبیبؓ: اچھا تو اپنی امی جان سے اجازت لے آؤ۔

عامر: نہیں وہ مجھے اجازت نہیں دیں گی بلکہ الٹا ماریں گی۔ (آہٹ سنتے ہی عامر ڈرے ہوئے انداز میں پیالے کو دامن کے نیچے چھپالیتا ہے۔ جلیلہ اندر داخل ہوتی ہے۔)

جلیلہ: عامر کے بچے تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

عامر: کچھ بھی تو نہیں..... بس دیکھنے آیا تھا کہ یہ بھوک سے کیسے تڑپ رہے ہیں؟

جلیلہ: یہ تم نے قمیض کے نیچے کیا چھپا رکھا ہے؟ دکھاؤ مجھے (آگے بڑھ کر دامن اٹھاتی ہے اور دودھ کا پیالہ دیکھ کر کہتی ہے)

جلیلہ: دودھ کا پیالہ؟ اچھا تو تُو ہی اسے ہر روز کھلاتا پلاتا ہے۔

عامر: نہیں امی جان! انہوں نے تو مجھ سے کبھی کوئی چیز قبول نہیں کی۔

جلیلہ: کمبخت! میں تیری چمڑی ادھیڑ دوں گی۔ پکڑا مجھے یہ دودھ کا پیالہ۔

عامر: امی جان! میں نے انہیں دودھ پیش کیا تھا تو انہوں نے آپ کی اجازت کے بغیر پینے سے انکار کر دیا تھا۔

جلیلہ: (انتہائی غصے کے عالم میں) میں کہتی ہوں کہ مجھے دودھ کا پیالہ دو!

عامر: (اپنی ماں کو دودھ کا پیالہ دیتے ہوئے) لیجیئے! انہیں دے دیجیئے یہ آپ سے لے لیں گے۔ (انتہائی بھولے انداز میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلیلہ: (دودھ کو زمین پر انڈیلتے ہوئے) اسے پلانے سے بہتر ہے کہ زمین کی پیاس بجھادی جائے۔

عامر: امی کتنی سنگدل ہیں آپ!

جلیلہ: بتاؤ مجھے! محض اپنی ذات کے لیے میرے بیٹے کو کب تک چوری کی ترغیب دیتے رہو گے؟

خبیبؓ: اپنے بیٹے سے پوچھئے وہی آپ کو بتلادے گا۔

عامر: امی جان! میں اپنی مرضی سے ان کے لیے دودھ لایا تھا مگر انہوں نے آپ کی اجازت کے بغیر پینے سے انکار کر دیا تھا۔

جلیلہ: اچھا تو تُو اب میرے بیٹے کو جھوٹ کی مشق بھی کروا رہا ہے!

عامر: امی! انہوں نے تو مجھے جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔

جلیلہ: تمہارے فریب کا آج پردہ چاک ہو گیا ہے۔ اپنا کھانا منگوانے کے لئے اس بچے کی عقل پر قبضہ کر لیا ہے تاکہ مجھ سے کہہ سکے کہ میرا اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (انتہائی زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ)

عامر: امی جان، خدا کی قسم آج پہلی مرتبہ میں ان کے لئے دودھ لایا تھا، مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

جلیلہ: کمبخت مجھے دھوکہ دینے کی کوشش نہ کر۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تین دن کے بھوکے پیاسے پر کمزوری کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو؟

خبیبؓ: میں نے آپ کو بتایا نہیں کہ میرا اللہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

جلیلہ: یہ لغویات کسی اور سے کہنا۔ (بے یقینی کے ساتھ کہتی ہے)

خبیبؓ: تو کیا آپ اس پر دلیل چاہتی ہیں؟

جلیلہ: ہاں اللہ کی کوئی نشانی دیکھنا چاہتی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: (آسمان کی طرف بڑے ہی خشوع وخضوع کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا فرماتے ہیں) اے اللہ! اپنی نشانی دکھلا دیجیئے تا کہ آپ کے دین کے لئے حجت بنے اور آپ کے نبی ﷺ کی تصدیق ہو۔ آمین۔

عامر: (تقریباً چیختے ہوئے) ان کی طرف دیکھیئے امی جان!

خبیبؓ: (اپنے ہاتھ میں انگور کا گچھا پکڑے ہوئے) یہ لو، بہن!

جلیلہ: یہ کیا ہے؟

خبیبؓ: انگور!

جلیلہ: تم نے یہ کہاں سے لئے ہیں؟

خبیبؓ: اپنے اللہ کریم سے۔

جلیلہ: نہیں تمہارے پاس یہ کمبخت بچہ لایا ہوگا۔

عامر: میں کہاں سے لایا ہوں، کیا آپ نے پہلے بھی اس طرح کے انگور کبھی مکہ مکرمہ میں دیکھے ہیں؟

جلیلہ: تم نے صحیح کہا۔ (حیرت میں ڈوب کر) میں نے ایسے انگور پہلے کبھی نہیں دیکھے (سرگوشی کے انداز میں) یہ تو جادوگر ہے بیٹا۔

خبیبؓ: لو کھاؤ اس میں سے بہن!

جلیلہ: نہیں........ میں نہیں چاہتی کہ تم مجھ پر جادو کرو۔

خبیبؓ: عامر! تم کھاؤ؛

جلیلہ: (عامر کا ہاتھ کھینچتے ہوئے) نہیں بیٹے! یہ تم پر جادو کرنا چاہتا ہے، آؤ ہم اس سے دور ہٹ جائیں (اپنے بیٹے کو لے کر نکل جاتی ہے)

چوتھا منظر

(عامر بے قدموں قید خانے میں داخل ہوتا ہے۔)

عامر: چچا حضور معاف فرمایئے کل میں آپ کے پاس حاضر نہ ہو سکا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: کیا تمہاری امی جان نے محبوس کرر کھا تھا؟

عامر: جی ہاں، پہلے انہوں نے پیٹا اور پھر محبوس کر دیا۔

خبیبؓ: اور تم پھر آج میرے پاس آ گئے؟

عامر: چچا حضور! آپ مجھے بہت اچھے لگتے ہیں، مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔

خبیبؓ: میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں، لیکن ڈرتا ہوں کہیں تمہاری امی جان ناراض ہو کر پھر نہ ماریں۔

عامر: ڈرنے کی ضرورت نہیں! وہ ال عبد الدار کے ہاں گئی ہوئی ہیں اور شام سے پہلے واپس نہیں آئیں گی۔

خبیبؓ: تو پھر عامر بیٹے بسر وچشم آؤ.........آؤ میرے پاس بیٹھو!

عامر: (خبیبؓ کے پاس بیٹھتے ہوئے) کہاں ہیں چچا وہ انگور جو آپکے پاس تھے؟

خبیبؓ: وہ تو میں نے کھا لئے۔

عامر: سارے؟ (جیسے کہہ رہا ہو.......اور میرا حصہ؟)

خبیبؓ: ہاں بیٹا! سارے ہی کھا لئے۔

عامر: میرا بھی انگور کھانے کو جی چاہ رہا تھا۔

خبیبؓ: (نہایت انکساری اور خشوع وخضوع سے دعا فرماتے ہیں تو ان کے ہاتھ میں انگور آ جاتے ہیں۔) لو بیٹے کھاؤ۔

عامر: عجیب بات ہے، آخر یہ آپ کے پاس کہاں سے آ گئے؟

خبیبؓ: عامر بیٹے! میرے اللہ کی طرف سے جو سب کا پالنے والا ہے۔

عامر: (انگور کھاتے ہوئے) لیکن چچا حضور یہ تو انگوروں کا موسم ہی نہیں ہے پھر آپ کا اللہ میاں کہاں سے لے آتا ہے؟

خبیبؓ: میرا اللہ میاں تو ہر چیز پر قادر ہے۔

عامر: کیا وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: ہاں! وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے.....اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔

عامر: لیکن چچا حضور محمد ﷺ تو مجھے اچھے نہیں لگتے۔

خبیبؓ: کیوں بیٹا؟ وہی تو اس لائق ہیں کہ ان سے محبت کی جائے۔

عامر: لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے بتوں کو جھٹلاتے ہیں۔

خبیبؓ: بیٹا! بُت تو ہوتے ہی جھوٹے ہیں۔ اس اکیلے رب سے تو سچا کوئی ہے ہی نہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

عامر: اللّات، العزّیٰ، منات اور ہبل بھی؟

خبیبؓ: یہ بُت تو لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں جو کسی کو نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔

عامر: لیکن چچا، آپ کے اللہ میاں نے بھی تو آپ کو بنی ہذیل کے پاس بھوکا پیاسا اور تکلیفیں اٹھانے کے لئے چھوڑ دیا ہے؟

خبیبؓ: نہیں بیٹے! میرے اللہ کریم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ اگر اس مصیبت پر صبر کر جاؤں تو وہ مجھے انعام سے نوازے گا۔

عامر: اچھا چچا! کیا آپ مجھے اس شخص کی کہانی نہیں سنائیں گے جسے شہد کی مکھیوں نے بچا لیا تھا؟

خبیبؓ: تو تم نے بھی سن رکھا ہے وہ قصہ!

عامر: تھوڑا بہت سنا تھا، مگر میں پورا قصہ سُننا چاہتا ہوں کیونکہ آپ تو ان کے ساتھ تھے ناں؟

خبیبؓ: ہاں بیٹے! وہ ہمارے امیر تھے.......عاصمؓ بن ثابت۔۔۔۔جب بنی ہذیل نے دھوکے سے ہم پر حملہ کر دیا تو وہ ان سے اس وقت تک لڑتے رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب تک ان کے جسم مبارک میں جان تھی۔ پھر بیٹا! ان کی شہادت کے بعد ہذیلیوں نے ان کے سرِ مبارک کو ایک عورت کے ہاتھ جس کے دو بیٹے میدان بدر میں قتل ہو گئے تھے ایک سو اونٹوں کے بدلے بیچنا چاہا۔

عامر: چچا حضور! میں اس عورت کو جانتا ہوں وہ آل عبدالدار کی سلافہ ہے۔ آج میری امی جان اسی کے ہاں گئی ہیں (عامر کچھ لوگوں کے قدموں کی آواز سن کر ڈر جاتا ہے اور تیزی سے چھپ چھپا کر بھاگ جاتا ہے۔ جلیلہ عقبہ اور سلافہ داخل ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک غلام ہے جس نے کٹا ہوا سَر اٹھایا ہوا ہے۔

سلافہ: تو یہ ہے آپ کا قیدی؟

جلیلہ: ہاں۔

سلافہ: سنو! کیا تم جانتے ہو کہ یہ سر کس کا ہے؟

خبیبؓ: اللہ کی لعنت ہو بنی ہذیل پر۔

سلافہ: میں پوچھ رہی ہوں کیا تو جانتا ہے کہ یہ سر کس کا ہے؟

خبیبؓ: ہاں یہ سَر مبارک میرے پیارے بھائی کا ہے۔

سلافہ: کون ہے یہ؟

خبیبؓ: تم کون ہوتی ہو پوچھنے والی؟

جلیلہ: اے بد بخت یہ بنی عبدالدار کی سلافہ عقیلہ ہیں۔

خبیبؓ: وہی جس کے دونوں لڑکے بدر میں جہنم واصل کر دیے گئے تھے۔

عقبہ: ہاں! اور یہ سَر ان دونوں کے قاتل کا ہے۔ کیا تو اسے جانتا ہے؟

سلافہ: عاصمؓ بن ثابت ابن ابی الاقلع۔

خبیبؓ: تم نے بنی ہذیل کو اس کی کتنی قیمت ادا کی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلافہ: ایک سو اونٹ۔

خبیبؓ: کیا انہوں نے تمہیں یقین دلایا ہے کہ یہ عاصمؓ بن ثابت کا سَر ہے؟

سلافہ: ہاں۔

خبیبؓ: تو پھر انہوں نے جھوٹ بولا ہے اور تمہیں دھوکہ دیا ہے کیونکہ یہ میرے بھائی عاصمؓ کا سر مبارک نہیں ہے۔

سلافہ: میرے خیال میں تم جھوٹ بول رہے ہو۔

خبیبؓ: مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ جھوٹ بولوں۔

سلافہ: تمہیں پتہ چلا ہوگا کہ میں اس کھوپڑی میں شراب پینے والی ہوں تو تمہیں اپنے اس دوست پر رحم آ گیا ہوگا۔

خبیبؓ: یہ سر مبارک میرے ایک اور محترم بھائی کا ہے۔ میرے دل میں جس کی محبت کسی طرح بھی عاصمؓ بھائی کی محبت سے کم نہیں۔

سلافہ: تو پھر کون ہے یہ؟ کیا نام ہے اس کا؟

خبیبؓ: یہ عبداللہؓ بن طارق کا سر مبارک ہے۔ جب ہم عہد کے مطابق بنی ہذیل پہنچے تو انہوں نے دھوکے سے حملہ کر دیا اور یہ وہیں لڑتے ہوئے شہادت کے عظیم مرتبے پر سرفراز ہوئے تھے۔

سلافہ: اور عاصم.........کہاں ہے عاصم کا سَر؟

خبیبؓ: مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو؟ ان سے پوچھو جنہوں نے ان سے غداری کر کے حملہ کیا تھا۔ اللہ کریم نے تو ان کی دعا کی لاج رکھ لی ہے۔ اُنہوں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میرے جسم کو کوئی مشرک ہاتھ نہ لگائے۔ خدا کی قسم کسی مشرک نے ان کے جسم مبارک کو چھوا تک نہیں۔

سلافہ: عقبہ بھائی کیا خیال ہے آپ کا؟ یہ اپنے اس دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقبہ: میں نے تو اسے ہمیشہ سچا ہی پایا ہے۔

سلافہ: اللہ بنی ہذیل کو تباہ کرے، بخدا ان سے وہ سب کچھ واپس لے لوں گی جو اس سر کے عوض انہیں دیا ہے۔

عقبہ: سلافہ، یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو تمہیں یقین دلا دیں گے کہ یہ عاصمؓ ہی کا سر ہے۔

سلافہ: میں دلیل کے طور پر آپ کے قیدی کی گواہی پیش کروں گی۔ کیونکہ یہ اس کا دوست اور ساتھی تھا۔

عقبہ: وہ تو بڑے زبان دراز اور باتونی ہیں اور یہ حجت پیش کریں گے کہ یہ ان کا قیدی اور وہ اس کے دشمن ہیں۔

سلافہ: عجیب بات ہے عقبہ، آپ تو ان کا دفاع کر رہے ہیں۔ (غصے سے)

عقبہ: اصل میں، میں نہیں چاہتا کہ وہ آپ کا مال بھی ہضم کر جائیں اور باتیں بھی بنائیں۔

سلافہ: تو کیا اس دھوکہ دہی پر میں انہیں چھوڑ دوں؟

عقبہ: اگر وہ مطلوبہ سر آپ کو دے سکتے تو انہیں کیا اعتراض تھا۔ وہ تو اسی کو عاصمؓ بن ثابت کا سر سمجھ کر لائے ہیں۔

سلافہ: انہیں چاہیے تھا کہ وہ مجھے حقیقت حال سے مطلع کرتے۔

عقبہ: اگر وہ آپ کو بتا دیتے تو مال کیسے حاصل کرتے؟

سلافہ: تو پھر انہوں نے مجھ سے وہ معاوضہ کیونکر لیا جس کے وہ مستحق نہ تھے؟

عقبہ: اگر یہ عاصمؓ کا سر نہیں ہے تو پھر عاصمؓ کے کسی ساتھی کا ہے۔ عاصمؓ اور اس کے ساتھی محمد ﷺ کے صحابی ہیں۔ یہ سب ہمارے دشمن ہیں۔

سلافہ: لیکن میں تو اپنے بیٹوں مسافع اور جلاس کے قاتل کا سر چاہتی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقبہ: تا کہ آپ اس کی کھوپڑی میں شراب پیئیں؟

سلافہ: ہاں میں نے یہی نذر مانی ہوئی ہے۔

عقبہ: پھر اسی کی کھوپڑی میں شراب پی کر اپنی نذر پوری کر لیجیے کیونکہ مسافع اور جلاس کے قاتل کا بدر میں یہ ساتھی تھا۔

سلافہ: میں کسی اور کی کھوپڑی میں شراب نہ پیونگی۔ میں نے اُس کی کھوپڑی میں ہی شراب پینے کی قسم کھائی ہے۔ اس وقت تک میرا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوگا جب تک اپنے دونوں بچوں کے قاتل سے انتقام نہ لے لوں۔

عقبہ: اے سلافہ! تو خوش نہیں ہوگی کہ ہم اصحاب محمد ﷺ سے انتقام لیں؟

سلافہ: ہاں بیشک۔

عقبہ: تو پھر اس سر کو اصحاب محمد ﷺ میں سے کسی ایک کا سر سمجھ کر انتقام لے لو۔

پانچواں منظر

(عقبہ صفوان بن امیہ کا استقبال کرتا ہے اور صفوان حضرت زیدؓ بن الدثنہ کو بیڑیوں میں جکڑ کر لاتا ہے۔)

عقبہ: خوش آمدید.......... آیئے آیئے، سنایئے صفوان، اس قیدی کے ساتھ کیسے تشریف لائے ہیں آپ؟

صفوان: میں آپ کے قیدی کو دکھا کر یہ یقین کرنا چاہتا ہوں کیا واقعی زید بنؓ الدثنہ یہی ہے؟

عقبہ: کیا آپ کو شک ہے؟

صفوان: آپ تو جانتے ہیں کہ بنی ہذیل نے سلافہ کے ساتھ کیا دھوکہ کیا ہے، اب تو مجھے ان پر کوئی اعتماد نہیں۔

عقبہ: یہ قیدی خود کیا کہتا ہے، کیا اس نے انکار کیا ہے کہ وہ زید ابن الدثنہ نہیں ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفوان: اقرار کرتا ہے نہ انکار، جب بھی پوچھتا ہوں تو بس سبحان اللہ اور الحمد للہ کا ورد کرنے لگتا ہے۔

عقبہ: ان کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے۔ آئیں۔! اصطبل میں جا کر خبیبؓ سے پوچھ لیں (دونوں جاتے ہیں)

چھٹا منظر

(اصطبل میں عقبہ، صفوان اور حضرت زیدؓ بن الدثنہ، حضرت خبیبؓ بن عدی کے سامنے کھڑے ہیں۔ دونوں کے چہروں پر ملاقات کی خوشی نمایاں ہے۔)

زیدؓ بن الدثنہ: (حضرت خبیبؓ کی طرف دیکھتے ہوئے) السلام علیکم۔

خبیبؓ: وعلیکم السلام۔

زیدؓ: (صفوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) خبیبؓ بھائی۔ یہ مشرک یقین کرنا چاہتا ہے کہ بنی ہذیل نے اس کے پاس اس کے باپ کے قاتل ہی کو بیچا ہے؟

خبیبؓ: تو پھر آپ نے اسے کیا بتلایا ہے؟

زیدؓ: میں نے نفی میں جواب دیا ہے اور نہ ہی اقرار کیا ہے۔ میں تو بس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ہی بیان کرتا رہتا ہوں۔

خبیبؓ: اے بھائی! آخر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

زیدؓ: اس لئے کہ اس کے غیض وغضب کو بھڑکاؤں اور یہ مجھے قتل کرنے میں جلدی کریں اور شہید ساتھیوں کو جنت میں ملنے کے لئے تڑپنے والے دل کو قرار ملے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: پیارے بھائی! اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ لوگ آپ کو اس وقت تک شہید نہ کریں گے۔ جب تک انہیں یقین نہ آجائے کہ آپ ہی ان کے باپ امیّہ بن خلف کے قاتل زیدؓ بن الدثنہ ہیں۔

زیدؓ: (صفوان سے) اب تو تمہیں پتہ چل گیا ہوگا کہ میں وہی زیدؓ بن الدثنہ ہوں۔ جس نے میدانِ بدر میں تمہارے باپ امیّہ بن خلف کو قتل کر کے جہنم رسید کیا تھا۔

عقبہ: خوب! اب تو اس نے آپ کے سامنے اعتراف کر لیا ہے۔

صفوان: لیکن مجھے تو اس کی بات پر یقین نہیں آرہا۔

عقبہ: کیوں؟

صفوان: پہلے تو میں یہ سمجھتا رہا کہ شاید موت کے خوف نے اس کی زبان گنگ کر رکھی ہے، مگر اب اس کے اشتیاقِ شہادت نے مجھے شک میں ڈال دیا ہے۔

عقبہ: اب اسے قتل کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟

صفوان: مجھے کیا خبر کہ اس نے جلدی قتل ہونے کے شوق میں دعویٰ کیا ہو کہ یہی زیدؓ بن الدثنہ ہے۔

زیدؓ: میں جھوٹ نہیں بول رہا۔ اب تو میں جلد ہی اپنے اُن ساتھیوں سے جنت میں ملوں گا۔ جو مجھ سے پہلے شہید ہو کر رضائے الٰہی حاصل کر چکے ہیں۔

صفوان: سنا آپ نے! اس نے کتنا بڑا دعویٰ کیا ہے، مگر اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

زیدؓ: ہم مسلمان کبھی جھوٹ نہیں بولتے اور نہ ہی جھوٹ بولنے کی ضرورت ہے۔

خبیبؓ: جھوٹ وہ بولتا ہے جو کسی سے ڈرتا ہے اور ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے۔ (عزم واستقامت کی پوری شان کے ساتھ)

صفوان: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ یہ زیدؓ بن الدثنہ ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: اسی طرح جس طرح میں گواہی دیتا ہوں کہ میں خبیبؓ بن عدی ہوں۔

زیدؓ: اب تو تم نے سن لیا ہے کہ میں ہی زیدؓ بن الدثنہ ہوں۔ آؤ اور اب میرے قتل میں جلدی کرو۔ کیونکہ مجھے جنت میں داخل ہونے کا بڑا شوق ہے۔

صفوان: کیا پتہ تمہارا آپس میں گٹھ جوڑ ہو۔

زیدؓ: چلو! جو کرنا چاہتے ہو جلدی کرو!

عقبہ: اب اور کیا چاہتے ہیں صفوان آپ؟

صفوان: خدا کی قسم! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ اگر مجھے یقین آ جائے کہ یہی امیہ بن خلف کا قاتل ہے تو اسے میں ابھی قتل کر دوں۔

زیدؓ: اگر میں تمہارے باپ کا حلیہ بیان کر دوں پھر تو تمہیں یقین آ جائے گا؟

عقبہ: اگر یہ آپ کے والد کا حُلیہ بیان کر دے، تو پھر آپ کو یقین کر ہی لینا چاہیئے کہ یہی آپ کے والد کا قاتل ہے۔

زیدؓ: جب وہ سامنے سے آیا تھا تو میں نے محسوس کیا تھا کہ اس کی ایک ٹانگ دوسری سے چھوٹی ہے۔

عقبہ: بخدا تم نے سچ کہا۔

صفوان: (زیدؓ سے) ان کا حُلیہ بیان کر!

(زیدؓ بن الدثنہ غور سے صفوان کے چہرے کو دیکھتے ہیں)

صفوان: خدا تجھے غارت کرے تو اس طرح بغور میرے چہرے کی طرف کیوں دیکھ رہا ہے؟

زیدؓ: اس لئے کہ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی مشابہت ہے بھی یا نہیں۔

صفوان: اچھا تو پھر غور سے دیکھو!

زیدؓ: جتنی تمہاری باپ سے کم مشابہت ہے اتنی کم مشابہت میں نے کبھی کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ بیٹے میں نہیں دیکھی وہ سرخ تھا اور تو سفید ہے۔ وہ چپٹی ناک والا تھا اور تیری ناک تیز ہے۔ وہ چھوٹی گردن اور تنگ شانے والا تھا، مگر تُو تو لمبی گردن اور چوڑے شانے والا ہے۔

صفوان: بالکل ٹھیک، اب میں نے تمہیں قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

زیدؓ: يَآيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّة۔ اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّة۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ۔ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ (صدق اللہ العظیم)

ساتواں منظر

(عامر اصطبل میں حضرت خبیبؓ بن عدی کے پاس بیٹھا ہے)

عامر: ہاں تو کیا قصہ ہے شہد کی مکھیوں کا؟ کیا واقعی وہ بہت بڑی بڑی تھیں؟

خبیبؓ: کیا تمہیں یقین نہیں؟ ہوا یوں کہ شہد کی مکھیاں بہت زیادہ تعداد میں حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارد گرد منڈلانے لگیں۔ اگر کوئی ان کے پاس جاتا تو اسے چمٹ جاتیں، اس طرح اللہ نے شہد کی مکھیوں کے ذریعے حفاظت فرمائی، حتّٰی کہ پانی کا ریلا آیا اور ان کے جسدِ خاکی کو بہا کر لے گیا۔

عامر: کہتے ہیں وہ جادوگر تھا۔

خبیبؓ: عامر بیٹا! ان کی باتوں کا یقین نہ کرو۔ وہ تو سچے اور بہادر مومن تھے۔ انہوں نے اپنے اللہ سے دعا فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا تھا۔

عامر: کیا دعا مانگی تھی؟

خبیبؓ: عامر! وہ دن بھر جہاد کرتے رہے اور شام کو جب انہیں یقین ہو گیا کہ اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت قریب ہے تو انہوں نے اپنے اللہ سے دعا کی۔ اے خداوند کریم، میں نے سارا دن تیرے دین کی حفاظت کی ہے اب تو میرے جسم کی حفاظت فرما۔

عامر: اگر ان کی دعا کو شرف قبولیت حاصل تھا تو انہوں نے موت سے بچنے کے لئے کیوں دعا نہ کی؟

خبیبؓ: انہوں نے زندگی پر شہادت کی موت کو ترجیح دی تھی تاکہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں۔

عامر: اچھا چچا ذرا یہ تو بتایئے کہ جنت میں ہے کیا؟

خبیبؓ: بیٹا! جنت میں وہ نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک آیا۔

عامر: کیا یہ ممکن ہے کہ میں بھی جنت میں داخل ہو سکوں؟

خبیبؓ: ہاں بیٹا! کیوں نہیں، بشرطیکہ تم اللہ اور ان کے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ اور بھلے کام کرو۔

عامر: (خوشی سے چہک کر) سنیئے چچا!

اس وقت گھر میں کوئی نہیں ہے۔ کیا کوئی چیز آپ کو پیش کروں؟

خبیبؓ: ہاں بیٹے! مجھے استرے کی ضرورت ہے۔

عامر: استرا؟ کیا کریں گے آپ اس سے؟

خبیبؓ: یقیناً کل یہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے تو میں چاہتا ہوں کہ قتل سے پہلے داڑھی کا خط بنا لوں اور غیر ضروری بال صاف کر دوں تاکہ اپنے رب سے خوب بن سنور کر اچھی حالت میں ملوں۔

عامر: تو کہاں ملیں گے آپ اپنے رب سے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: ان شاءاللہ جنت میں۔

عامر: اچھا............میں ابھی لاتا ہوں۔

(عامر باہر نکل جاتا ہے)

آٹھواں منظر

(وہی منظر۔ حضرت خبیبؓ بن عدی استرے سے داڑھی اور مونچھوں کے بال سنوار رہے ہیں۔ اور عامر بڑے ہی غور سے حضرت خبیبؓ بن عدی کی باتیں سُن رہا ہے)

عامر: کیا رسول اللہ ﷺ بہت خوبصورت ہیں؟

خبیبؓ: (تصور میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھتے ہوئے) ہاں بیٹا! وہ بہت ہی خوبصورت، بہت ہی بھلے اور انتہائی بہادر ہیں۔ تم انہیں ایک دفعہ دیکھ لو تو تم بھی اُن سے محبت کرنے لگو۔

لونڈی: (باہر سے لونڈی کی آوازیں آرہی ہیں جو ڈر کر چیخ رہی ہے) بیگم صاحبہ، بیگم صاحبہ! بی بی جی، بی بی جی، آپ کا بیٹا عامر قیدی کے پاس بیٹھا ہوا ہے اور اس کے ہاتھ میں تیز دھار آلہ ہے۔

جلیلہ: کس کے ہاتھ میں؟

لونڈی: قیدی کے ہاتھ میں۔

جلیلہ: ہائے میں مرگئی! وہ میرے بیٹے کو قتل کر دے گا جس طرح اس نے میرے والد کو قتل کیا تھا۔ جلدی سے اپنے آقا عقبہ کو بلا لا؛ (جلیلہ سہمی اور ڈری ہوئی تیزی سے اصطبل میں داخل ہوتی ہے اور گھبرائی ہوئی آواز میں کہتی ہے) خدا تجھے غارت کرے، تو میرے بیٹے سے کیا سلوک کرنے لگا ہے!۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خبیبؓ: (بچے کو اپنے قریب کرتے ہوئے) بہن! اللہ تعالیٰ نے مجھے تم پر دوبارہ غلبہ عطا کیا ہے۔

جلیلہ: (روتے ہوئے التجا کرتی ہے) تجھے تیری شفقت اور محبت کی قسم اس معصوم بچے کو کچھ نہ کہنا، میرا اس کے علاوہ دنیا میں کوئی نہیں ہے، کیا تیرے دل میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں؟

عامر: نہ ڈریں امی جان! وہ تو آپ سے مذاق کر رہے ہیں۔ وہ تو مجھے بے پناہ چاہتے ہیں، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ مجھے کوئی تکلیف پہنچائیں۔

جلیلہ: اسی بات کا تو مجھے ڈر تھا کہ کسی نہ کسی دن وہ تمہیں اعتماد میں لے کر قبضہ کر لے گا پھر تمہیں قتل کر دے گا۔

عامر: یہ مجھے قتل کریں گے؟

جلیلہ: یہ تو اب کرنے والا ہے۔

عامر: کیا کیا ہے انہوں نے؟ اور نہ ہی کچھ یہ کرنے والے ہیں۔

جلیلہ: ہائے ہائے! اب تو تُو اس کے قبضے میں ہے۔ چاہے تو وہ تجھے زخمی کر دے یا ذبح کر کے خون پی جائے۔

عامر: (زور سے قہقہہ لگاتا ہے۔)

جلیلہ: کمبخت اب بھی ہنس رہا ہے؟

عامر: میں تو اس لئے ہنس رہا ہوں کہ آپ تو بلاوجہ پریشان ہو گئی ہیں۔

جلیلہ: اندھے ہو گئے، کیا دیکھتے نہیں کہ اس کے ہاتھ میں چمکتا ہو تیز دھار اُسترا ہے؟

عامر: (ہنستے ہوئے) یہ تو میں نے خود لا کر انہیں دیا تھا۔

جلیلہ: اس لئے کہ وہ تجھے اس سے قتل کر دے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عامر: نہیں امی جان انہوں نے تو اپنی حالت سنوارنے اور بالوں کی اصلاح کے لئے لیا ہے تاکہ اپنے رب سے اچھی حالت میں ملیں اور امی، امی، بتاؤں! یہ اپنے رب سے جنت میں ملیں گے۔ (بڑے شوخ انداز میں خوشی کے ساتھ)

جلیلہ: تیرا ستیاناس! کیا تو نے اس کی باتوں کو سچ جان لیا ہے؟

عامر: وہ ماموں آ رہے ہیں (عقبہ ڈراہوا اندر داخل ہوتا ہے)

جلیلہ: جلدی ادھر آؤ عقبہ بھائی! خدا کے لئے مجھے بچاؤ، میری مدد کرو!

عقبہ: (گھبرا کر) کیا ہوا جلیلہ بہن؟

جلیلہ: کیا دیکھ نہیں رہے کہ بچہ قیدی کے پاس ہے اور اس کے ہاتھ میں تیز دھار اُسترا ہے؟

عقبہ: تمہارا بیڑا غرق! کیا تمہارے نبی نے تمہیں یہی سکھایا ہے کہ تم لوگوں کے بچوں کو ذبح کرتے پھرو؟

خبیبؓ: جھوٹے الزام مت تراش! ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ تو ہدایت اور رحمت والے نبی ہیں، انہیں تو مبعوث ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ "مکارم اخلاق" کی تکمیل کریں۔

عقبہ: پھر یہ کیا معاملہ ہے کہ تو نے بچے کو پکڑ رکھا ہے اور تیرے ہاتھ میں اُسترا ہے؟

خبیبؓ: اس لئے کہ تمہیں دکھاؤں کہ میں اس بچے کو قتل کرنے پر قادر تھا، مگر مجھے میرے دین نے منع کیا ہے۔ اگر میرا دین نہ روکتا تو یقیناً میں اسے قتل کر دیتا (عامر کی طرف دیکھ کر) جاؤ بیٹے! اپنی امی کے پاس، شاباش۔

عامر: نہیں........میں نہیں جاؤں گا جب تک باقی کہانی نہ سن لوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلیلہ: ادھر آ کمبخت ادھر آ!

عامر: (اپنے ماموں کے چہرے کی طرف دیکھتا ہے جس کے چہرے پر غیض و غضب نمایاں ہے اور اپنی ماں سے کہتا ہے) امی جان مجھے ڈر لگتا ہے۔

جلیلہ: بیٹا کس سے خوف محسوس کر رہے ہو تم؟

عامر: ماموں سے۔

جلیلہ: تمہارے ماموں تو تمہیں اس قیدی سے بچانے کے لئے آئے ہیں بیٹا۔

عامر: نہیں وہ مجھے ماریں گے۔ ان کے چہرے پر غصے کے آثار نہیں دیکھ رہیں آپ؟

جلیلہ: غصہ تو انہیں قیدی پر آ رہا ہے۔

عامر: میں جانتا ہوں انہیں غصہ مجھ ہی پر ہے۔

جلیلہ: عقبہ بھائی! آپ اسے یقین دلائیں کہ آپ اسے ماریں گے اور نہ ہی بُرا بھلا کہیں گے۔

عقبہ: آؤ بیٹے! میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔

عامر: نہیں امی جان! جب تک ماموں حلفاً نہ کہیں میں ان کے پاس نہ آؤں گا۔

جلیلہ: عقبہ بھائی! آپ اسے حلفاً کہہ دیں کہ کچھ نہ کہیں گے۔

عقبہ: (غصے کو چھپاتے ہوئے) بخدا بیٹے میں تمہیں بالکل نہیں ماروں گا، بلکہ پیار کروں گا۔

(عامر ماں کے پاس جاتا ہے۔ وہ خوشی سے پھولی نہیں سماتی۔ اُسے یقین نہیں آتا کہ اس کا بچہ زندہ واپس اس کے پاس آ گیا ہے۔)

نواں منظر

(عامر اور جلیلہ دبے پاؤں اصطبل میں داخل ہوتے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلیلہ: عامر! ذرا باہر دیکھنا کہیں لونڈی ہمیں دیکھ تو نہیں رہی!

عامر: (تھوڑی دیر کے لئے باہر جاکر واپس آجاتا ہے اور رازداری سے کہتا ہے) نہیں باہر کوئی بھی نہیں۔

خبیبؓ: اللہ بھلا کرے تمہارا عامر بیٹے اور اُمّ عامر........ پیشتر اس کے کہ وہ مجھے قتل کرنے کے لئے لے جائیں۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بندہ حاضر ہے۔

عامر: چچا حضور! ہم چاہتے ہیں کہ آپ یہاں سے بھاگ جائیں۔ تاکہ ان کے ہاتھوں سے آپ کو نجات ملے۔

خبیبؓ: میرے پاؤں تو بیڑیوں نے جکڑ رکھے ہیں۔

عامر: میں یہ ابھی کھولے دیتا ہوں۔ چچا جان۔

خبیبؓ: (اس کی بات پر مسکراتے ہوئے) سن رہی ہیں، کیا کہہ رہے ہیں آپ کے صاحبزادے؟

جلیلہ: تھوڑی دیر پہلے ہم دونوں اس بات پر اتفاق کر چکے ہیں کہ آپ کو آزاد کر دیں؟

خبیبؓ: سچ؟

جلیلہ: ہاں بھائی! آپ نے مجھ پر جو احسان فرمایا ہے اس کے عوض تو یہ بات کچھ بھی نہیں۔

عامر: ہمیں جلدی کرنی چاہیئے کہیں کوئی آ ہی نہ جائے؟ (سرگوشی کرتے ہوئے) مجھے بیڑیوں کی چابی دیجیئے امی جان۔

جلیلہ: (چابی دیتے ہوئے) یہ لو بیٹا!

خبیبؓ: جو آپ کر رہے ہیں کیا آپ اس کے نتائج کو سمجھتے ہیں؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جلیلہ: کیا آپ ہمارے بارے میں خوف محسوس کر رہے ہیں؟

خبیبؓ: ہاں بہن!

عامر: میں ماموں جان سے کہہ دوں گا کہ میں نے اپنی مرضی وخوشی سے چھوڑا ہے، اس میں امی جان کا قصور نہیں۔

خبیبؓ: لیکن چابی تو آپ کی امی جان کے پاس ہے۔ سارا الزام توانہی کے سر آئے گا۔

عامر: میں کہوں گا کہ چابی میں نے چرائی تھی۔

خبیبؓ: مجھے ڈر ہے بیٹا کہ آپ کا ماموں آپ کو بہت مارے گا۔

عامر: یہ سب کچھ میں آپ کے لئے برداشت کرلوں گا۔

جلیلہ: زیادہ سے زیادہ وہ ہمیں چند کوڑے مارلیں گے۔

خبیبؓ: نہیں بہن! وہ آپ کو دردناک عذاب میں مبتلا کردے گا۔

جلیلہ: آپ عقبہ بھائی کے متعلق چنداں فکرمند نہ ہوں، میں خود ان سے نمٹ لوں گی۔

خبیبؓ: آپ اپنے بھائی سے تو نمٹ لیں گی، مگر اہل مکہ کا مقابلہ کیسے کریں گی جنہیں آپ کے بھائی نے صبح التنعیم میں میرے قتل کا نظارہ کرنے کے لئے بلایا ہے۔

(عامر روتے ہوئے فریاد کررہا ہے)

جلیلہ: عامر کی طرف دیکھیئے وہ آپ کے لئے کیسے رورہا ہے۔ اس کی تو ہچکیاں بندھ گئی ہیں۔ کیا آپ کو اس معصوم کے آنسوؤں پر رحم نہیں آرہا؟

خبیبؓ: (محبت بھرے انداز میں کہتے ہیں) جلیلہ بہن! اس کے آنسو تو مجھے خون رُلا رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلیلہ: خبیبؓ بھائی! خدارا آپ میری خاطر بھاگ جائیں۔ میں آپ کے دین پر ایمان بھے لے آئی ہوں۔

خبیبؓ: (خوشی سے) پیاری بہن کیا یہ سچ ہے؟

جلیلہ: جی ہاں! خدا کی قسم یہ بالکل سچ ہے۔

عامر: (اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے) اور چچا جان! میں تو امی جان سے پہلے اسلام قبول کر چکا ہوں۔

خبیبؓ: اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دے۔ آپ کو بہت بہت مبارک ہو اور اب آپ مل کر کہیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

دونوں: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

خبیبؓ: وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

دونوں: وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

خبیبؓ: (یہ کہتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں) الحمد للہ اب آپ دونوں مسلمان ہیں اللہ آپ کو قبول فرمائیں۔

جلیلہ: اچھا اب ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آپ کو آزاد کر دیں تاکہ پھر آپ ہمارے دین کی اصلاح کر سکیں۔

خبیبؓ: اب آپ دونوں نے اپنے دین کی اصلاح کر لی ہے۔ آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ ایک بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں۔ اچھا خدا حافظ۔ اب آپ جلدی سے چلے جائیں۔ کہیں کوئی آ نہ جائے۔ (عامر بلکتا ہوا اور جلیلہ سسکیاں لیتی ہوئی اور آنکھوں سے آنسو برساتی ہوئی باہر نکل جاتی ہے۔ خود خبیبؓ کی آنکھوں میں بھی آنسو تیرنے لگتے ہیں۔)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دسواں منظر

(مکہ سے باہر لکڑی کی صلیب بلندی پر نصب کی گئی ہے۔ حضرت خبیبؓ کو عقبہ اور دوسرے اشخاص باندھ کر لا رہے ہیں۔ عامر اور جلیلہ بھی پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ حضرت خبیبؓ صلیب کے قریب آتے ہیں تو کہتے ہیں۔)

خبیبؓ: موت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

عقبہ: نہیں نہیں، ہرگز نہیں۔

جلیلہ: عقبہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ آخرت کے راہی کی آخری بات تو مان لو۔

عقبہ: تمہیں اس سے کیا غرض ہے؟

جلیلہ: ان کا مجھ پر احسانِ عظیم ہے۔ میرا بیٹا ان کے قبضہ میں تھا اور پوری قدرت کے باوجود انہوں نے میرے بیٹے کو قتل نہیں کیا۔

عامر: ماموں جان! ان کی یہ معمولی خواہش ضرور پوری کر دیجیے۔

عقبہ: (نرم پڑ کر) اچھا پڑھ لو نماز مگر جلدی کرو؛

(حضرت خبیبؓ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے)

گیارہواں منظر

خبیبؓ: (نماز پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں) السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، (کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں) بخدا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم طعنہ دو گے کہ موت کے ڈر سے نماز بھی لمبی کر دی ہے تو میں اپنی نماز کو سکون اور خشوع وخضوع سے پڑھتا۔ آؤ اچھا اب آؤ مجھے قتل کرو!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقبہ: آؤ صلیب کے قریب کھڑے ہو جاؤ۔

خبیبؓ: خدا تمہیں غارت کرے۔ کیا تم مجھے مصلوب کرنا چاہتے ہو؟

عقبہ: ہاں............کیا ڈر گئے ہو؟

خبیبؓ: سُن اے شخص، مسلمان کبھی موت سے نہیں ڈرتا۔ (شجاعت اور بہادری ان کے انگ انگ سے نمایاں ہے)

(عقبہ اور اس کے ساتھی غیض وغضب کے عالم میں کر حضرت خبیبؓ بن عدی کو رسّی کے ساتھ باندھتے ہیں اور پھر ان کا ایک ایک عضو کاٹتے ہیں۔)

خبیبؓ: الحمدللہ..........الحمدللہ..........الحمدللہ..........

عقبہ: (آخری وار کرنا چاہتا ہے) تو تماشا دیکھنے والے شور مچا کر اسے روکتے ہیں۔ ایک شخص آگے بڑھ کر کہتا ہے۔)

ایک عرب: ٹھہرو عقبہ! ہمیں ایک سوال تو پوچھ لینے دو۔

عقبہ: ٹھیک ہے؛ پوچھو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو!

وہی شخص: اے خبیبؓ بتا۔ کیا تو یہ پسند کرے گا کہ تو امن اور آرام کے ساتھ اپنے گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ ہو اور تیری جگہ یہاں محمد ﷺ ہو؟

خبیبؓ: (ایک عزم سے) خدا کی قسم میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میرے آقا ﷺ کے پاؤں مبارک میں کانٹا چبھ جائے اور میں آرام سے رہوں۔

سب: اگر تو اب بھی اسلام سے پھر جائے تو ہم تجھے قتل نہیں کریں گے۔

خبیبؓ: اے باطل کے پرستارو، اللہ کی لعنت ہو تم پر (دعا کرتے ہیں) اے اللہ ان سب کو گن رکھ اور ایک ایک کو چن چن کر قتل کرنا ان میں سے کوئی باقی نہ بچے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقبہ: سنا تم نے۔ یہ ہمیں بددعائیں دے رہا ہے۔ خدا کی قسم! میں اسے اکیلا قتل نہیں کروں گا۔ سب لوگ مل کر ایک ساتھ اس کے جسم میں اپنے نیزے اور خنجر گھونپ دو!

سب: ٹھیک ہے ہمیں اپنے نیزے آزمانے دو۔

خبیبؓ: (آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے) اے اللہ! کوئی نہیں ہے یہاں جو آپ کے رسول ﷺ تک میرا اسلام پہنچائے۔ پس اے رب کریم اپنے حبیب تک خود ہی میرا اسلام پہنچا دے۔

(نیزے حرکت کرتے ہیں اور جناب خبیبؓ کے جسم کے آر پار ہو جاتے ہیں، عامرؓ اور ان کی والدہ حضرت جلیلہؓ کی چیخیں بلند ہوتی ہیں اور وہ آنسو بھری آنکھوں سے حضرت خبیبؓ بن عدی کا آخری دیدار کر رہے ہیں۔ ہجوم کی آوازوں کے درمیان حضرت خبیبؓ بن عدی کی آواز سنائی دیتی ہے؛)

اے میرے اللہ اے میرے رب، اپنے حبیب تک میرا اسلام پہنچا دے۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زادِراہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا منظر

(ایک نوجوان حضرت ابو ذرؓ غفاری کے گھر آتا ہے۔ آپ اس کا استقبال کرتے ہیں۔ نوجوان کا نام ثعلبہ ہے۔ وہ کہتا ہے:)

ثعلبہ: معاف کیجیے گا اے صحابی رسول ﷺ، بغیر جان پہچان کے حاضر ہوا ہوں۔

ابوذرؓ: کوئی بات نہیں اے نوجوان .... آپ کا تعارف؟

ثعلبہ: میرا نام ثعلبہ بن حاطب ہے۔

ابوذرؓ: کیا آپ انصاری ہیں؟

ثعلبہ: جی ہاں ...... قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں سے ہوں۔

ابوذرؓ: بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر ...... تشریف رکھیں!

ثعلبہ: اے ابوذرؓ! میں ایک غریب نوجوان ہوں۔ سنا ہے آپ صدقہ وخیرات تقسیم کرتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کچھ مجھے بھی ملے۔

ابوذرؓ: (حیران ہوکر) اے نوجوان کیا تو غریب ہے؟

ثعلبہ: بخدا اے ابوذرؓ، میرے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔

ابوذرؓ: سُن اے نوجوان، نبی ﷺ فرماتے ہیں۔ مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے گھروں کا چکر لگا کر روٹی کے چند نوالے اور گنتی کی چند کھجوریں مانگتا ہے، بلکہ مسکین وہ جس کے بارے میں قرآن حکیم ارشاد کرتا ہے **لَايَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافاً** (مگر وہ لوگ ایسے نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں)۔ اور میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال پھیلانے والا جب قیامت کے دن حاضر ہوگا تو اس کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا۔

ثعلبہ: عجیب۔ ابوذرؓ ؟ کیا آپ مجھے خیرات نہیں دینا چاہتے جو یہ باتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنانی شروع کر دیں؟

ابوذرؓ: نہیں۔نہیں، بلکہ میرا ارادہ تو صرف نصیحت کرنے کا ہے کہ تو ایک مضبوط جسم کا نوجوان ہے اور کام کر کے کما سکتا ہے۔

ثعلبہ: لیکن کون سا کام کروں؟ مجھے کوئی کام نہیں ملتا۔

ابوذرؓ: جو کام بھی ملے وہ کرو۔ چاہے لکڑیاں کاٹ کر بیچنی پڑیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: **لان یاخذ احد کم حبله ثم یاتی الجبل فیاتی بحزمة من حطب علی ظهره فیبیعها فیکف اللّٰه بها وجهه خیر له من ان یسال الناس اعطوه امنعوه:**

ثعلبہ: اے صحابئ رسول ﷺ میری بیوی کے ہاں عنقریب ولادت ہونے والی ہے اور آپ مجھے پہاڑوں سے لکڑیاں کاٹ کر بیچنے کی نصیحت کر رہے ہیں۔

ابوذرؓ: کیا جلدی ہی ولادت متوقع ہے؟

ثعلبہ: میں آپ کے پاس ہرگز نہ آتا اگر ایسی بات نہ ہوتی۔

(ابوذرؓ تھوڑی دیر کے لیے گھر کے اندر جاتے ہیں۔واپسی پر ہاتھ میں دو تھیلے پکڑے ہوئے ہیں، تھیلے نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں)

ابوذرؓ: میرے پاس اس وقت یہ کھجوریں اور تھوڑے سے جو ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ بھی نہیں، یہ قبول کرو! اے ثعلبہ! بخدا اگر میرے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو ضرور عطا کرتا۔

ثعلبہ: جزاک اللہ خیراً اے ابوذرؓ! یہ ہمارے لیے بہت کافی ہے۔

دوسرا منظر

(ثعلبہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں تھیلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ وہ اپنی بیوی زہیرہ کے سامنے دونوں تھیلے رکھتے ہوئے کہتا ہے:

ثعلبہ: یہ لو زہیرہ اور بچے کے یوم ولادت کے لیے سنبھال رکھو۔

زہیرہ: کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ ابھی تو چھٹا مہینہ ہے۔

ثعلبہ: جلد ہی نواں مہینہ بھی آنے والا ہے۔ یہ چیزیں اُس وقت کام آئیں گی۔ خبردار اس دن سے پہلے ان کو نہ چھیڑنا۔

زہیرہ: اگر ہمیں اس سے پہلے ہی ان کی ضرورت پڑ جائے تو؟

ثعلبہ: خبردار ان کو چھونا بھی نہیں؛

زہیرہ: آخر کیوں؟

ثعلبہ: جناب ابوذرؓ نے یہ چیزیں ہمیں اسی دن کے لیے عطا کی ہیں اور میں ان کے سامنے جھوٹا نہیں ہونا چاہتا۔

زہیرہ: ثعلبہ! (بڑے دکھی انداز میں سمجھاتے ہوئے) آخر کب تک یوں لوگوں سے مانگتے رہو گے؟ کیا تمہیں اس سے بہتر کوئی کام نہیں ملتا؟

ثعلبہ: (غصے سے) خاموش۔ اگر تمہارا باپ امیر ہوتا تو مجھے بھی امیر کر دیتا۔

تیسرا منظر

(حضرت ابوذر غفاریؓ کا گھر۔ ثعلبہ داخل ہوتا ہے۔)

ابوذرؓ: کیا ہوا ثعلبہ؟ کیا تمہاری بیوی کے ہاں ولادت ہو گئی؟

ثعلبہ: نہیں اے صحابی رسول اللہ ﷺ۔ ہم ابھی انتظار ہی میں ہیں۔ اور جو کچھ آپ نے عطا فرمایا تھا اس میں سے بھی کچھ میں نے اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا ہے۔

ابوذرؓ: (حیرانی کی ساتھ) کیا اُس میں سے خیرات کر دیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثعلبہ: ہاں اے ابوذرؓ! مجھے شرم آتی تھی کہ میرے گھر اتنا مال پڑا رہے۔ پس اس میں سے کچھ میں نے صدقہ کر دیا ہے۔

ابوذرؓ: اے ثعلبہ! اللہ کریم نے تمہارے لیے اور جو بہت سارے راستے کھول رکھے ہیں تاکہ صدقہ کرنے کا اجر تمہیں مل جائے۔

ثعلبہ: کون سے راستے؟

ابوذرؓ: دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے۔ کسی آدمی کو گھوڑے پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا سامان اٹھا کر گھوڑے پر رکھوا دینا صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا صدقہ ہے، راستے کو تکلیف دہ چیزوں سے پاک کرنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا یہ سب صدقہ ہے۔ ثعلبہ! میں نے نبی ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے۔

ثعلبہ: لیکن اے ابوذرؓ، میں چاہتا ہوں کہ مساکین اور فقراء میں مال تقسیم کروں۔

ابوذرؓ: میرا خیال ہے تم دولت کے بارے میں بہت حریص ہو!

ثعلبہ: یہ لالچ صرف اور صرف صدقہ و خیرات کے لیے ہے اے ابوذرؓ!

ابوذرؓ: تو پھر صبر کرو، حتی کہ اللہ تمہارے لیے رزق کے دروازے کھول دے۔

ثعلبہ: کیا خیال ہے آپ کا؟ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دولت کے لیے دعا کی درخواست نہ کروں؟

ابوذرؓ: اگر تم نبی ﷺ سے دعا کروانا چاہتے ہو تو ان سے مال و دولت سے بہتر چیز کے لیے دعا کرواؤ۔

ثعلبہ: نہیں نہیں، مجھے صرف مال چاہیئے، کیونکہ اس حالت میں بھی میں نماز پڑھ سکتا ہوں۔ روزہ رکھ سکتا ہوں۔ اللہ کی حمد و ثنا جب چاہوں بیان کر سکتا ہوں، لیکن صدقہ بالمال نہیں کر سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوتھا منظر

(ثعلبہ کا گھر، وہ اپنے گھر خوشی خوشی آتا ہے اور اپنی بیوی کو پکارتا ہے۔)

ثعلبہ: زہیرہ! زہیرہ!

زہیرہ: کیا بات ہے ثعلبہ؟

ثعلبہ: مبارک ہو زہیرہ! اب میں بہت امیر ہو جاؤں گا، میرے پاس مال و دولت کے ڈھیر ہوں گے۔ (خوشی سے پھولے نہیں سماتا)

زہیرہ: (حیرانی سے کہتی ہے) لیکن یہ سب کچھ آئے گا کہاں سے؟

ثعلبہ: رسول اللہ ﷺ سے صدقہ ملے گا۔

زہیرہ: کیا نبی ﷺ تمہیں مال و دولت عطا فرمائیں گے؟

ثعلبہ: انہوں نے مجھے اس سے زیادہ اچھی چیز عطا فرمائی ہے۔ وہ چیز عطا فرمائی ہے جو کبھی بھی ختم نہیں ہوگی۔

زہیرہ: کیا تمہارے لیے جنت کی دعا فرمادی ہے؟

ثعلبہ: جنت کی؟ نہیں...... دعا رزق کے لیے........ ثروت کے لیے مال و دولت کے ڈھیروں کے لیے! (تصور ہی تصور میں مال و دولت کے ڈھیر پر اپنے آپ کو کھڑا دیکھتا ہے)

زہیرہ: الحمد للہ، اب ہمیں لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کرنا پڑے گا۔

ثعلبہ: کیا کہتی ہو زہیرہ! دستِ سوال دراز کرنے کا کیا موقع، میں تو لوگوں میں صدقات وخیرات تقسیم کرنے والا ہوں گا۔

زہیرہ: اچھا تو اس نیک کام کی ابتداء آج سے ہی کردو۔ اور فطرانہ ادا کرو جو تمہارے ذمہ واجب الادا ہے۔

ثعلبہ: فطرانہ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زہیرہ: یہ ماہِ رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے۔

ثعلبہ: فی الحال تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

زہیرہ: ٹھیک ہے، لیکن ہمارے پاس ایک تھیلہ جو اور ایک تھیلہ کھجوروں کا جو ہے۔

ثعلبہ: وہ تو ہم نے اپنے بچے کے یوم ولادت کے لیے سنبھال کے رکھا ہے۔ یہ ہمارے لیے جائز نہیں ہے کہ حضرت ابوذرؓ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے سے انحراف کریں۔

زہیرہ: عجیب: لیکن حضرت ابوذرؓ یہ کبھی نہ چاہیں گے کہ تم فطرانہ ادا نہ کرو اور پھر تمہیں ڈر کیسا؟ کیا نبی ﷺ نے تمہارے لیے دعائیں نہیں کیں؟

ثعلبہ: لیکن دعا کے اثر سے میں ابھی تک امیر تو نہیں ہوا ناں!

زہیرہ: اُف، لیکن کیا تم ڈرتے نہیں کہ واجب الادا فطرانہ ادا نہ کرنے سے اللہ کے نبی کی دعا سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔

ثعلبہ: (کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد) تم سچ کہتی ہو زہیرہ،.......... میں آج ہی فطرانہ ادا کرتا ہوں۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ مجھے دو، جلدی کرو۔

پانچواں منظر

(حضرت ابوذرؓ کا گھر۔ثعلبہ آتا ہے۔حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں)

ابوذرؓ: کیا ہو گیا ہے تمہیں اے ثعلبہ؟ کچھ دنوں سے تم مسجد میں نماز کے لیے نہیں آ رہے؟

ثعلبہ: معاف کیجیئے گا اے ابوذرؓ۔ اصل میں مَیں نے شہر والا چھوٹا مکان چھوڑ دیا ہے اور نواحی بستی میں نسبتاً کھلا مکان لے لیا ہے۔

ابوذرؓ: یہیں شہر میں بڑا مکان لے لیا ہوتا، تاکہ مسجدِ نبوی کے قریب رہتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثعلبہ: نہیں ابوذرؓ، میرے لیے یہ ممکن نہ تھا کیونکہ بھیڑ بکریوں کی کثرت کی وجہ سے مدینہ منورہ کے میدان تنگ ہو گئے تھے۔ میں لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث نہیں بننا چاہتا، بہر حال نمازِ جمعہ کے لیے آپ مجھے حریص پائیں گے۔

ابوذرؓ: کل تیری بھیڑ بکریوں کے لیے مدینہ منورہ کے مضافات کی چراگاہ بھی تنگ ہو جائے گی، تو کیا اس نواحی بستی سے بھی دور جا کر رہنے لگے گا، حتّٰی کہ جمعۃ المبارک کے لیے بھی نہیں آیا کرے گا؟

ثعلبہ: معاذ اللہ، اے ابوذرؓ! کبھی ایسا نہ ہوگا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکوں۔

ابوذرؓ: میں سوچ رہا تھا نہ جانے کس مصیبت نے تمہیں گھیر لیا ہے تم کیوں ہمارے ہاں نہیں آئے؟

ثعلبہ: (فخریہ لہجہ میں) کیا خیال ہے آپ کا اے ابوذرؓ! اگر میں ہفتہ بھر آپ کے پاس رہوں تو آپ کے لیے بوجھ تو نہ بن جاؤں گا؟

ابوذرؓ: نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔

ثعلبہ: اگر اجازت ہو تو میں اپنے کھانے پینے کا سامان گھر سے لیتا آؤں، کیونکہ الحمدللہ آج دولت وثروت میرے گھر کی لونڈی ہے۔

ابوذرؓ: (غصّے سے) اللہ تجھے ہدایت دے مجھے تیرے مال و دولت کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ میری نظروں سے دُور ہو جا۔ اور خبردار کبھی میری طرف نہ آنا۔

چھٹا منظر

(ثعلبہ کا گھر۔ دولت کی فراوانی نظر آتی ہے۔ وہ صدقات وزکوٰۃ وصول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے عامل سے باتیں کر رہا ہے۔)

عامل: اے ثعلبہ بن حاطب، میں نبی ﷺ کی طرف سے صدقات وصول کرنے والا ہوں۔اور مال زکوٰۃ لینے آیا ہوں۔

ثعلبہ: مجھے کیا معلوم کہ تم رسول ﷺ کے ہی بھیجے ہوئے ہو؟

عامل: ہوش کرو ثعلبہ! کیا میں نبی ﷺ کے نام پر جھوٹ بولوں گا؟

ثعلبہ: لیکن میں تو تمہیں نہیں جانتا۔

عامل: یہ رہا نبی ﷺ کا حکمنامہ، لو اسے پڑھو (ثعلبہ حکمنامہ پڑھتا ہے اور کمزور لہجے میں کہتا ہے) معاف کرنا بھائی، برا نہ ماننا۔ یہ سب کچھ میں نے اطمینان کے لیے کیا اور یہ میرا حق ہے۔

عامل: اچھا تو پھر اپنے مال و اسباب کے حسابات دکھاؤ!

ثعلبہ: آپ یوں کریں کہ پہلے دوسروں سے زکوٰۃ وصول کر آئیں اور پھر جاتے ہوئے مجھ سے بھی لیتے جائیں۔

عامل: زکوٰۃ سب سے وصول کی جا چکی ہے، بس اب تم ہی رہتے ہو۔

ثعلبہ: خدا کی قسم میری سمجھ میں تو یہ بات بالکل نہیں آ رہی کہ مسلمانوں پر زکوٰۃ کیسے واجب کر دی گئی ہے۔ یہ زکوٰۃ جزیہ کی بہن کے سوا اور کیا ہے؟

عامل: اللہ تجھے غارت کرے یہ کیا کہہ رہا ہے تو؟

ثعلبہ: ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہوں۔

عامل: بخدا میں نبی ﷺ سے تیری شکایت کروں گا۔

ثعلبہ: (غصّے سے) خبردار اگر تم نے شکایت کی تو!

عامل: اے منافق، بخدا میں ایسا ہی کروں گا!

ثعلبہ: (مکارانہ ہنسی ہنستے ہوئے) تو پھر میں بھی کہوں گا کہ تم نے مجھے بے ایمانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اکسایا تھا اور جب میں راضی نہ ہوا تو مجھ پر الزام تراشی شروع کر دی۔

عامل: کیا تو بھول گیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ پر وحی نازل ہوتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تیرے بارے میں ضرور وحی نازل ہوگی۔

ثعلبہ: (سوچتے ہوئے آہستہ آہستہ کہتا ہے) اچھا ٹھہرو میں تمہارے لیے ایک نیکی کرتا ہوں، میری پہلی باتوں کو نظر انداز کر دو میں تمہاری پردہ پوشی کروں گا۔

عامل: (بہت غصے سے) اللہ تجھے تباہ کرے، تو میری کیا پردہ پوشی کرے گا، جو چاہے نبی ﷺ کے سامنے بیان کرنا۔

ثعلبہ: (کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے) تم مجھے ایک غریب آدمی لگتے ہو، کیا خیال ہے تمہارا، کیوں نہ تمہارے بچوں کے لیے کچھ تحائف دے دوں؟

عامل: یہ تیرا دوسرا بڑا گناہ ہے، خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے تیری شکایت ضرور کروں گا۔

ثعلبہ: (مصنوعی خوشی ظاہر کرتے ہوئے) اللہ تمہارا بھلا کرے میرے بھائی، اب تو تم نے مجھے یقین دلا دیا ہے کہ واقعی تم ایک ایماندار اور سچے آدمی ہو۔ کتنا پیارا ہے ہمارے نبی ﷺ کا چناؤ۔

عامل: اچھا تو اب مجھے تُو یہ یقین دلانا چاہتا ہے کہ تو میرا امتحان لے رہا تھا؟

ثعلبہ: واقعی میں تو صرف آپ کا امتحان لے رہا تھا۔

عامل: (ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) رہنے دے میں سب کچھ جانتا ہوں۔

ثعلبہ: بخدا میرا اس کے سوا کوئی اور ارادہ نہ تھا۔

عامل: (ذرا تیکھے انداز میں) اور یہ تیرا تیسرا حملہ ہے اے منافق۔

ثعلبہ: کیا تو نے میرا دل چیر کر دیکھ لیا ہے کہ میں کیا چھپا رہا ہوں اور کیا ظاہر کر رہا ہوں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عامل: اچھا اب جو کچھ بھی ہے میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس چل، جو کہنا ہو وہاں کہہ لینا۔

ثعلبہ: تم چلو اور میں ابھی اپنے گھوڑے پر آتا ہوں۔

عامل: ٹھیک ہے۔

(عامل باہر نکلتا ہے اور زہیرہ کمرے میں داخل ہوتی ہے)۔

زہیرہ: یہ کیا کر دیا ہے آپ نے؟

ثعلبہ: کیا تم ہماری گفتگو سن رہی تھیں؟

زہیرہ: (غم سے نڈھال ہو کر) شروع سے لے کر آخر تک۔ کاش مجھے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا کہ تم نبی ﷺ کے دربار میں مجرم کی حیثیت سے کھڑے ہو گے۔

ثعلبہ: کیا نبی ﷺ اس چھوٹی سی بات پر پکڑ کریں گے جو میری زبان سے بغیر نیت اور ارادے کے نکل گئی تھی؟

زہیرہ: مجھے معلوم ہے تمہارا یہی ارادہ تھا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرو، تم نے تو اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا کبھی شکر ادا نہیں کیا۔

ثعلبہ: (جان چھڑاتے ہوئے) وہ میرے مال میں سے جو کچھ مانگتے ہیں وہ دے دوں گا۔ پھر انہیں اور کیا چاہیئے؟

زہیرہ: (ناصحانہ انداز میں) ثعلبہ! یہ تم کہہ رہے ہو؟ یاد رکھو تم نبی ﷺ کو کچھ نہیں دے رہے۔ یہ تو تمہارے مال پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

ثعلبہ: اللہ کا حق ہو یا اس کے رسول ﷺ کا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ میں انہیں دے دوں گا پھر اور کیا چاہتے ہیں وہ مجھ سے؟

زہیرہ: وہ چاہتے ہیں کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے لیے مخلص ہو جاؤ۔

ثعلبہ: بخدا میں اللہ اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے لیے مخلص ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زہیرہ: اگر تم واقعی مخلص ہوتے تو تمہیں یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔

ثعلبہ: تم بھی مجھ پر ناراض ہو رہی ہو!

زہیرہ: مجھے تو تم پر رحم آ رہا ہے۔

ثعلبہ: کیا خیال ہے تمہارا؟ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤں یا.........؟

زہیرہ: تمہارے دماغ میں فتور آ گیا ہے کیا؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ رسول ﷺ کسی شخص کو بھیجیں اور وہ تمہیں باندھ کر لے جائے؟

ثعلبہ: میں نے کونسا جرم کیا ہے کہ مجھے پکڑ کر لے جایا جائے گا۔ نہ ہی میں نے کفر کیا ہے اور نہ ہی مرتد ہوا ہوں۔

زہیرہ: بہتر ہے کہ خود ہی مطیع اور فرمانبردار بن کر حضور ﷺ کے دربار میں حاضر ہو جاؤ اور اپنے جرم کا اعتراف کر کے معافی مانگو۔ شاید اللہ کے رسول ﷺ تمہیں معاف فرما دیں اور اللہ سے تمہاری مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔

ثعلبہ: سچ کہا تم نے اے زہیرہ، بخدا وہ تو واقعی بڑے رحیم کریم ہیں۔ میں جاتا ہوں۔ تائب ہو گیا ہوں۔

ساتواں منظر

(حضرت ابوذر غفاریؓ کا گھر۔ زہیرہ اور ثعلبہ داخل ہوتے ہیں۔

زہیرہ کہتی ہے:)

زہیرہ: اے رسول اللہ ﷺ کے محترم صحابی، آپ کی بہت مہربانی ہوگی اگر نبی ﷺ سے میرے شوہر کی سفارش فرما دیں۔

ابوذرؓ: لیکن اس کے متعلق تو قرآن حکیم کی آیات نازل ہو چکی ہیں۔ اب میں کیسے سفارش کر سکتا ہوں۔ اللہ پاک نے فرمایا ہے: وَ مِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتَانَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا اٰتٰهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَ هُمْ مُعْرِضُوْنَ۔

(ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا۔ اگر اس نے اپنے فضل سے ہم کو نوازا تو ہم خیرات کریں گے اور صالح بن کر رہیں گے، مگر جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دولت مند کر دیا تو وہ بخل پر اُتر آئے۔ اور اپنے عہد سے ایسے پھرے کہ انہیں اس کی پرواتک نہیں ہے۔)

زہیرہ: اے ابوذرؓ آپ حضرت رسول اللہ ﷺ سے کہیں کہ اس سے صدقہ قبول فرمالیں۔

ثعلبہ: جی ہاں آپ نبی ﷺ سے کہیں کہ میرا صدقہ قبول فرمالیں۔ میں کچھ زیادہ دینے کے لیے تیار ہوں۔

ابوذرؓ: مجھے معلوم ہے نبی ﷺ اب کسی کی سفارش پر بھی تیرا صدقہ قبول نہیں فرمائیں گے۔

زہیرہ: حضرت! یہ تو اب تائب ہے اور اللہ اپنے بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

ابوذرؓ: یہ اللہ ہی جانتا ہے کہ اب اس شخص کے پاس خیر نام کی کوئی چیز ہے بھی کہ نہیں۔ اگر خیر ہوتی تو اللہ کے رسول ﷺ ضرور توبہ قبول فرمالیتے۔

ثعلبہ: (عاجزی سے) اچھا تو یہی کچھ سفارش کر دیں کہ وہ میرے مال میں بے برکتی کی دعا نہ کریں۔

ابوذرؓ: سنا تم نے زہیرہ؟ اسے تو اپنے مال و دولت کے علاوہ کسی چیز کا ہوش ہی نہیں۔

ثعلبہ: سبحان اللہ۔ میں اپنے مال کی وجہ سے خوف کیوں نہ کھاؤں؟

زہیرہ: (ذرا غصے سے) خدا تمہیں غارت کرے۔ کہو کہ میں شرمندہ ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثعلبہ: ہاں یا ابوذر، میں شرمندہ ہوا اور توبہ کرتا ہوں۔

ابوذرؓ: ذرا اپنا مقام اس آیت کریمہ میں تو دیکھو۔ **فاعقبھم نفاقا فی قلوبھم الی یوم یلقونہ بما اخلفوا اللہ بما وعدوا و بما کانوا یکذبون** (ان کی اس بدعہدی کی وجہ سے جو انہوں نے اللہ کے ساتھ کی اور اس جھوٹ کی وجہ سے جو وہ بولتے رہے۔ اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق بٹھا دیا ہے۔

ثعلبہ: نہیں نہیں خدا کی قسم میں جھوٹا نہیں ہوں اور نہ ہی منافق ہوں۔

ابوذرؓ: اللہ تجھے تباہ کرے، کیا ہم اللہ کے قول کو جھٹلا کر تیری بات کی تصدیق کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان پر تیرے منافق اور کاذب ہونے کی گواہی دی ہے۔

ثعلبہ: (خوشی اور خوف کے ملے جلے اثرات سے کہتا ہے) کیا ساتویں آسمان پر؟ ساتویں آسمان پر (پھر بہت زور سے قہقہہ لگاتا ہے) ہاہاہا.........ساتویں آسمان پر۔ پھر تو میں تم سے ہزار درجے بہتر ہوں اے ابوذرؓ! کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے ساتویں آسمان پر یاد فرمایا ہے اور میرا ذکر کیا ہے۔

زہیرہ: ہائے میری قسمت پھوٹ گئی........اے ابوذرؓ یہ تو شاید پاگل ہو گیا ہے۔

ابوذرؓ: سن اے منافق تیرے متعلق نبی ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔

زہیرہ: اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے ابوذرؓ۔ یہ پاگل ہو گیا ہے۔

ابوذرؓ: نہیں یہ شیطان ہے، اسے ساتھ لے کر یہاں سے چلی جاؤ!

ثعلبہ: (زور زور سے پھر قہقہے لگاتا ہے اور زہیرہ اسے باہر کی طرف دھکیلتی ہے۔ ثعلبہ برابر کہے جا رہا ہے۔ ساتویں آسمان پر، ساتویں آسمان پر (زہیرہ اُسے دھکیل کر باہر لے جاتی ہے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوذرؓ: (دونوں افسوس سے ہاتھ ملتے ہیں اور پھر دعا مانگتے ہیں۔)

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّاب

(اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی طاقت نہ قوت۔ اے ہمارے پروردگار ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں میں زنگ نہ لگانا اپنی جناب سے رحمتیں عطا کیجیے آپ تو بہت عطا کرنے والے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا منظر

(دوسری صدی ہجری میں شہر طرسوس کے نواح میں صحرا ــــــ پس منظر میں کچھ گھڑ سوار ہیں اور قلعہ نظر آ رہا ہے۔شہر کے باہر دو اشخاص ملتے ہیں جن کے چہرے ان کے زُہد و تقویٰ کی گواہی دے رہے ہیں۔ان میں سے ایک شہر میں داخل ہو رہا ہے اور دوسرا باہر نکل رہا ہے۔دونوں کے تھیلوں میں اوزار ہیں اور وہ لاٹھی ٹیک کر چل رہے ہیں۔ پہلے ابراہیم بن ادھمؒ اور دوسرے شقیق البلخیؒ ہیں۔)

ابراہیمؒ: السلام علیکم!

شقیقؒ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ (ابراہیم کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے) میرا خیال غالب یہی ہے کہ آپ اہلِ خراسان میں سے ہیں؟

ابراہیمؒ: جی ہاں! میں خراسانی ہوں۔

شقیقؒ: میں بھی خراسانی ہوں اور بلخ کا رہنے والا ــــــ کیا آپ بلخ کے متعلق جانتے ہیں؟

ابراہیمؒ: میں بھی بلخ ہی سے ہوں۔

شقیقؒ: (گرمجوشی سے معانقہ کرتے ہوئے) آیئے آیئے میرے بھائی خوش آمدید میرے ہموطن۔ کیا اللہ کی اس وسیع زمین کی سیاحت کے ارادے ہیں؟

ابراہیمؒ: نہیں بھائی، میں تو رزق کی تلاش میں جا رہا ہوں۔

شقیقؒ: تو پھر طرسوس ہی کیوں نہیں ٹھہرتے؟

ابراہیمؒ: باوجود کوشش کے میں ملازمت حاصل نہ کر سکا۔ پھر میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کرلیا کہ کہیں اور جا کر کام تلاش کروں گا۔

شقیقؒ : اگر آپ طرسوس میں کام حاصل نہیں کر سکے تو آپ کو کہیں بھی کام نہیں مل سکتا۔

ابراہیمؒ: کیا آپ طرسوس ہی میں قیام پذیر ہیں؟

شقیقؒ : نہیں، البتہ یہاں میرے بہت سے ملنے والے اور دوست احباب رہتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اُن کے پاس لے چلتا ہوں۔ وہ آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق کام دلوا دیں گے۔

ابراہیمؒ: اللہ آپ کا بھلا کرے۔ کیا آپ بھی تلاشِ رزق میں یہاں تشریف لائے ہیں؟

شقیقؒ : میرے بھائی رزق تو ہر جگہ موجود ہے، حتّٰی کہ بلخ میں بھی!

ابراہیمؒ: (شقیق کی بات کو محسوس کر کے ہلکا سا مسکراتے ہوئے) پھر آپ کیوں اتنا لمبا سفر کر کے یہاں تشریف لائے ہیں؟

شقیقؒ : ہم نے تو لَو لگا لی ہے۔

ابراہیمؒ: اللہ سے؟

شقیقؒ : ہاں؟

ابراہیمؒ: تو اللہ تو ہر جگہ موجود ہے، حتّٰی کہ بلخ میں بھی۔

شقیقؒ : (سوچتے ہوئے) یہ سچ ہے، مگر اللہ کی مرضی حاصل کرنے کے لیے مجاہدہ اور سیاحت ضروری ہے۔

ابراہیمؒ: اچھا تو آپ کا شمار مجاہدین اور سیاحوں میں ہوتا ہے؟

شقیقؒ : اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس مجاہدے کو قبول فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

براہیمؒ: میں نے بعض صالحین سے سنا ہے کہ اگر انسان اخلاص سے اللہ کو اپنے گھر میں بیٹھے ہی پکارے تو اللہ اس کی سنتا ہے اور اس کو قبول فرماتا ہے۔

شقیقؒ: سچ کہا آپ نے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اخلاص کی دعا کرتے ہیں۔

ابراہیمؒ: میرے بھائی! میں نے یہ بھی سنا ہے کہ اللہ انہیں اخلاص عطا نہیں فرماتے ہیں جو خود اپنے لیے مخلص نہ ہوں۔

شقیقؒ: کیا خوب ارشاد فرمایا آپ نے۔ میرا خیال ہے کہ آپ مریدین میں سے ہیں۔ کیا آپ بھی میری طرح اسی راہ کے راہی ہیں؟

ابراہیمؒ: ہاں بھائی۔ ہم بھی اس راہ کے مسافر ہیں۔

شقیقؒ: اگر آپ میری بات سنیں تو میں ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ پھر غرور قریب بھی نہ پھٹکے گا۔

ابراہیمؒ: بعض اوقات انسان جسے غرور سمجھتا ہے وہ غرور نہیں ہوتا۔

شقیقؒ: کب سے آپ اس راہ پر چل رہے ہیں؟

ابراہیمؒ: سات برس سے۔

شقیقؒ: اچھا آپ نئے ہیں، لیکن غیر معمولی کامیابی حاصل ہے۔

ابراہیمؒ: اور جناب کب سے ہیں؟

شقیقؒ: بیس برس سے، مگر ابھی تک پہلی ہی منزل میں ہوں۔

ابراہیمؒ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دن جو تم گنتے ہو وہ تمہارے رب کے ہاں ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔

شقیقؒ: کیا میں آپ سے کوئی سوال پوچھ سکتا ہوں؟

ابراہیمؒ: کیا آپ میرا امتحان لینا چاہتے ہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شقیقؒ: اگر آپ اجازت دیں۔

ابراہیمؒ: جو مزاج یار میں آئے۔

شقیقؒ: آپ نے شکر اور صبر میں کیا مقام پایا ہے؟

ابراہیمؒ: کیا میں پہلے آپ کا ارشاد سُن سکتا ہوں؟

شقیقؒ: کچھ عطا ہو تو شکر ادا کرتے ہیں اور کچھ نہ ملے تو صبر کرتے ہیں۔

ابراہیمؒ: میرے بھائی ایسے تو بلخ کے کُتّے بھی کرتے ہیں، اگر مل جاتا ہے تو شکر کرتے ہیں نہیں ملتا تو صبر کرتے ہیں۔

شقیقؒ: تو پھر آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ابراہیمؒ: ہم عطا کی صورت میں ایثار کرتے ہیں۔ اگر کچھ نہ ملے تو شکر کرتے ہیں۔

شقیقؒ: (خوشی اور محبت سے) اللہ۔ اللہ آپ وہی ہیں جن کی مجھے تلاش تھی۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھے آپ سے ملا دیا ہے۔ آپ شاید ابراہیم بن ادھم ہیں!

ابراہیمؒ: (خوشی سے) اور آپ غالباً شقیق البلخی ہیں؟

شقیقؒ: حیرت ہے؛ مجھے کیسے پہچانا آپ نے؟

ابراہیمؒ: جیسے آپ نے مجھے جانا۔

شقیقؒ: نہیں بھائی میں آپ جیسا کیسے ہوسکتا ہوں۔ آپ تو اس راہ کے مشہور ترین آدمی ہیں۔

ابراہیمؒ: خاموش رہیے، انسان صرف اپنی زبان سے ہی نقصان اٹھاتا ہے۔

شقیقؒ: اے ابن ادھمؒ زبان تو اللہ کی تسبیح بیان کرنے کے لیے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیمؒ: زبان سے ذکر کیا فائدہ دے گا اگر دل مصروف نہ ہو۔

شقیقؒ: اللہ اللہ! حضور مجھے اجازت دیجیئے کہ میں آپ کی مصاحبت اختیار کر سکوں۔

ابراہیمؒ: نہیں بلکہ مجھے جانے کی اجازت دیجیئے۔

شقیقؒ: کیوں میرے آقا؟ کہیں اس لیے تو نہیں کہ میں نے آپ کو پہچان لیا ہے؟

ابراہیمؒ: جی ہاں۔

شقیقؒ: میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ یہ راز راز ہی رہے گا۔ آپ کو کوئی نہ جان سکے گا۔

ابراہیمؒ: کیا آپ میرے ساتھ ضرور ہی رہنا چاہتے ہیں؟

شقیقؒ: میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گا۔ بلکہ کبھی کبھی حاضر ہوا کروں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ شہر سے دوسرے شہر صرف اس لیے ہجرت کرتے ہیں کہ لوگ آپ کو پہچان نہ جائیں۔

ابراہیمؒ: ہاں میرے بھائی۔

شقیقؒ: ان شاءاللہ! میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا کہ لوگ آپ کو پہچان نہ جائیں۔ آیئے ہم طرسوس چلتے ہیں، تاکہ آپ کے لیے ایسا کام تلاش کر سکوں جو آپ کے لیے مناسب ہو۔

ابراہیمؒ: تو پھر آپ مجھے میرے نام سے نہیں بلائیں گے۔

شقیقؒ: آپ خود ہی اپنے لیے نام تجویز فرما دیجیئے۔ میں آپ کو اسی نام سے پکاروں گا۔

ابراہیمؒ: آپ مجھے ابا اسمٰعیل کہہ سکتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شقیقؒ : اے ابا اسمٰعیل! آپ کونسا کام پسند فرمائیں گے؟

ابراہیمؒ: کوئی بھی کام ہو، مگر اس میں لوگوں سے تعلق کم سے کم ہو اور مجھے اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے۔

شقیقؒ : میں ایک باغ کے مالک کو جانتا ہوں جو اسی نواحی بستی میں رہتا ہے۔ اگر اس کے ہاں آپ کو مالی کی حیثیت سے کام مل جائے تو آپ کا کیا خیال ہے؟

ابراہیمؒ: بہت ہی اچھا کام ہے۔ ابھی مجھے ان کے پاس لے چلئے۔

دوسرا منظر

(ایک بہت بڑا باغ پس منظر میں مالک کا محل ایک چھوٹی سی جھونپڑی جس میں ابراہیم بن ادہمؒ رہتے ہیں۔ سامنے مٹی کے چبوترے پر وہ ذکر اللہ میں مشغول ہیں۔ شقیق بلخی تشریف لا رہے ہیں۔)

شقیقؒ : السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اس جگہ آپ کیسا محسوس فرما رہے ہیں اے ابا اسمٰعیل؟

ابراہیمؒ: اللہ آپ کو جزائے خیر دے اے شقیق۔ آپ نے بہت ہی اچھا کام دلوایا ہے۔

شقیقؒ : اچھا تو اب میں جاتا ہوں۔

ابراہیمؒ: کیا آپ ہمارے پاس نہیں بیٹھیں گے؟ (آدھی روٹی پیش کرتے ہوئے) آیئے اکٹھے کھانا کھاتے ہیں۔

شقیقؒ : میں اپنے وعدے پر قائم ہوں اے.......ابا اسمٰعیل (یہ کہہ کر باہر چلے جاتے ہیں)

ابراہیمؒ: (خود کلامی کے انداز میں مسکراتے ہوئے) الحمد للہ۔ اب میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہاں رہ سکتا ہوں۔ اِن شاءاللہ (کھانا شروع کرتے ہیں۔
باغ کے دروازے پر مانگنے والی ایک عورت آتی ہے اور صدا
لگاتی ہے۔)

عورت: میں دکھوں اور غموں کی ماری ہوں میرے بھائی، بھوک نے نڈھال کر رکھا ہے۔ اللہ کے دیے میں سے کچھ مجھے بھی کھانے کو عنایت فرمایئے۔

ابراہیمؒ: یہ لیجیے محترمہ! آپ ہی کے لیے ہے یہ (آدھی روٹی) دیتے ہیں

عورت: آدھی روٹی۔ بس یہی کچھ ہے آپ کے پاس!!

ابراہیمؒ: مجھے معاف فرمایئے اور میری معذرت قبول کیجیے۔ میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

عورت: مجھے کچھ پھل ہی دے دیجیے۔

ابراہیمؒ: محترمہ! میرے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے۔ (بڑی بے بسی سے کہتے ہیں)

عورت: (تعجب کے ساتھ کہتی ہے) اور یہ سارے کا سارا پھلوں سے لدا باغ؟

ابراہیمؒ: یہ میرا تو نہیں میں تو یہاں صرف ایک مالی ہوں۔

عورت: کیا آپ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اگر آپ نے مجھے سیب یا انگور دیے تو آپ کا مالک ناراض ہو جائے گا؟

ابراہیمؒ: اگر آپ کل تشریف لائیں تو میں مالک سے اجازت لے کر ضرور دوں گا۔

عورت: کل؟ اگر میں انتظار کرنے کے قابل ہوتی، تو کبھی دست سوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دراز نہ کرتی۔ میرے بچے بھوک کی وجہ سے بلک رہے ہیں۔

(وہ التجا کرتی ہے)

ابراہیمؒ: اچھا ٹھہریے ذرا دیر! (اپنی جگہ سے اٹھ کر جاتے ہیں پھر دوبارہ آتے ہیں تو ان کے ہاتھ میں دو سیب اور کچھ انگور ہیں۔ وہ اس عورت کو دیتے ہیں)۔

عورت: اللہ آپ کو جزائے خیر دے.........اس کی کسی کو بھی خبر نہ ہوگی۔ (رازداری کے انداز میں سرگوشی کرتی ہے اور باہر چلی جاتی ہے)

ابراہیمؒ: (خود سے آہستہ آہستہ سوچتے ہوئے کہہ رہے ہیں) دو سیب اور انگور کا گچھا......میرے خیال میں ان کی قیمت ایک درہم ہوگی۔ چلو آدھا درہم احتیاطاً ملا کر ڈیڑھ درہم میں ان کو دے دوں گا۔

تیسرا منظر

(ابراہیمؒ باغ کی مالکہ کے منشی معتوق کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔)

معتوق: یہ کیا ہے ابا اسمٰعیل؟

ابراہیمؒ: سیب اور انگور میں نے کل باغ سے لیے تھے ان کی قیمت ہے۔

معتوق: ہر روز باغ میں سے کوئی نہ کوئی چیز لیتے ہو، پھر اس کی قیمت ادا کرتے ہو۔ خدا کی قسم ہم تو ابھی تک یہ بھی نہیں جان سکے کہ آپ یہاں مالی ہیں یا تاجر؟

ابراہیمؒ: میرے آقا میں تو صرف ایک مالی ہوں۔

معتوق: سنیئے! جو کچھ بھی آپ یہاں سے لینا چاہیں لے لیا کریں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ قیمت ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

ابراہیمؒ: نہیں حضور، یہ میرے لیے جائز نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معتوق: ہم آپ کو خود اجازت دیتے ہیں۔

ابراہیمؒ: معلوم نہیں آپ کی مالکہ بھی راضی ہوتی ہے یا نہیں؟

معتوق: آپ کو مالکہ سے کیا غرض؟ میں اسی کا تو قائم مقام ہوں۔

ابراہیمؒ: بہت بہت شکریہ حضور کا، لیکن مہربانی فرما کر آپ مجھے وہی کرنے دیں جسے میں نے خود اختیار کیا ہے۔

معتوق: جیسے آپ کی مرضی ابا اسمٰعیل۔ ہاں۔ میری بات غور سے سُن لیجیے؛ کہیں میں بھول نہ جاؤں۔ آج باغ کی مالکہ سیر کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی دو سہیلیاں ہونگی جو بڑے اونچے خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کے لیے کچھ سیب، کچھ انگور اور انار اکٹھے کریں اور ہاں باغ کے اندر جو سب سے اچھے اور میٹھے پھل ہیں وہی پیش کریں۔

ابراہیمؒ: جو حکم ہو سرکار (ابراہیم باہر چلے جاتے ہیں)۔

معتوق: (خود ہی اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے) شاید یہ سمجھتا ہے کہ یہ درہم میں اپنی مالکہ کو دے دیتا ہوں۔ کتنا احمق ہے یہ شخص۔ لیکن۔ لیکن ممکن ہے کہ یہ شخص پھل تو زیادہ توڑ لیتا ہو۔ اور ہمیں دھوکے میں رکھ کر تھوڑے پیسے دیتا ہو۔ لیکن کبھی تو اس کی خیانت ظاہر ہو ہی جائے گی۔ کتنی نمازیں پڑھتا ہے یہ شخص، کتنا ذکر میں مصروف رہتا ہے، لیکن یہ حرکت اسے زیب نہیں دیتی۔ یہ شیطانوں والی حرکت ہے!

چوتھا منظر

(باغ کے محل کا ایک کمرہ، باغ کی مالکہ اور ان کی سہیلیاں دستر خوان پر بیٹھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتیں کر رہی ہیں۔ ان کے سامنے مختلف قسم کے پھل رکھے ہوئے ہیں۔)

ایک سہیلی: یہ سیب آپ کے اپنے باغ کا ہے؟

مالکہ: (چہکتے ہوئے) سارے طرسوس میں اس باغ جیسے میٹھے پھل آپ کو کہیں نہیں ملیں گے۔

دوسری سہیلی: (سیب کھاتی ہے اور منہ بنا کر پھینک دیتی ہے) اوہو یہ تو انتہائی کھٹا ہے۔

مالکہ: کھٹا؟ (حیرت سے دیکھتے ہوئے)

پہلی سہیلی: (انگور کے گچھے میں سے کھاتے ہوئے) اور انگور بھی کھٹے ہیں۔

مالکہ: انگور بھی؟

پہلی سہیلی: اگر تم نہیں مانتی تو چکھ کر دیکھ لو۔

دوسری: اور ذرا اس سیب کو بھی چکھنا۔

مالکہ: (انگور اور سیب کو چکھتے ہوئے غصے سے بھڑک اٹھتی ہے) غشی، اللہ تمہارا بیڑا غرق کرے! ہمارے سامنے وہ پھل پیش کیا ہے جو ابھی پکا ہی نہیں (آواز دیتے ہوئے) معتوق! معتوق!

معتوق: (داخل ہوتے ہوئے) بندہ حاضر ہے۔ سرکار!

مالکہ: اللہ تمہاری منحوس آواز کو ہمیشہ کے لیے بند کر دے۔ اے بیوقوف یہ تم نے ہمارے مہمانوں کے سامنے کیا پیش کیا ہے؟ انگور، سیب سب کچھ کھٹا، تمہارا کچھ نہ رہے تم نے میٹھا پھل اپنے لیے رکھ کر ہمیں اور ہماری معزز سہیلیوں کو کھٹا پھل پیش کیا ہے؛

معتوق: معاف کیجیے گا بیگم صاحبہ! یہ پھل مالی نے جمع کیے تھے۔

مالکہ: تجھے موت آئے اتنے اہم موقع پر تو نے خود انتظام کیوں نہیں کیا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اُس پر اعتماد کیسے کرلیا؟

معتوق: بیگم صاحبہ مالی تجربہ کار ہے اور مجھ سے اچھا پھل چننا جانتا ہے۔

مالکہ: پھر بھی تمہی ذمہ دار ہو کیونکہ تمہی نے اسے ملازم رکھا تھا؟

معتوق: جی ہاں محترمہ۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ وہ بڑا ہی نیک اور امین ہے۔

مالکہ: اسے ابھی حاضر کرو!

معتوق: بیگم صاحبہ ابھی لاتا ہوں اس کو (باہر نکل جاتا ہے)۔

(مالکہ اچھے اچھے پھل چن کر اپنی سہیلیوں کو پیش کرتی ہے۔

معتوق ابراہیمؒ کو لے کر اندر داخل ہوتا ہے)

مالکہ: تم نے آج ہمارے لیے پھل چنے ہیں؟

ابراہیمؒ: (حیا کی وجہ سے عورتوں کی طرف سے نظروں کو بچاتے ہوئے) جی بیگم صاحبہ۔

مالکہ: کیا تم ہمیں ہمارے مہمانوں کے سامنے شرمندہ کرنا چاہتے تھے؟ سیب ہے تو وہ کچا انگور ہیں تو وہ کھٹے!

ابراہیمؒ: معاذ اللہ محترمہ: میں ایسا کیوں سوچتا!

معتوق: کیا میں نے تمہیں بار بار تاکید نہیں کی تھی کہ اچھے پھل چننا؟

ابراہیمؒ: جی ہاں۔ غلطی ہوگئی جناب: ورنہ اپنی طرف سے تو اچھے اچھے ہی پھل چنے تھے۔

مالکہ: تمہارا ستیاناس ہو۔ ہم نے تمہیں باغ کا مالی مقرر کیا ہے اور تم کھٹے اور میٹھے پھل میں تمیز نہیں کرسکتے؟

معتوق: محترمہ: اس کو ڈیڑھ سال ہوگیا ہے۔ اتنی دیر میں تو بچہ بھی پہچان جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

براہیمؒ: میں ..میں.....!

مالکہ: جواب دے تجھے کھٹے اور میٹھے پھلوں کی پہچان کیوں نہیں ہوئی؟

ابراہیمؒ: میں نے باغ کے کسی بھی پھل کو کبھی چکھا ہی نہیں۔

مالکہ: اس تمام عرصے میں تم نے کبھی کوئی چیز نہیں چکھی؟ کتنی عجیب بات ہے؛ (سب سہیلیاں ہنستی ہیں۔)

معتوق: اے ابا اسمٰعیل میں تو تمہیں بڑا پاکباز سمجھتا تھا۔ مگر یہ کیا تم تو جھوٹ بھی بول رہے ہو۔

مالکہ: ہاں یہ مالی تو جھوٹا لگتا ہے۔

ابراہیمؒ: بخدا میں جھوٹ نہیں بول رہا۔

معتوق: اور یہ دوسرا جھوٹ ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ اس نے مجھے پیسے دیے کہ میں نے باغ سے پھل لیا ہے، لیکن اب یہ کہتا ہے کہ میں نے کبھی پھل چکھا تک نہیں!

مالکہ: اب کھودھوکے باز؟

ابراہیمؒ: اے خاتون! آپ کسی اور مالی کا بندوبست فرمالیں۔ میں اس کا اہل نہیں ہوں، غیر شعوری طور پر جو کچھ ہوا اس پر میں معذرت خواہ ہوں محترمہ۔

مالکہ: جاؤ معتوق اس کا حساب دے کر رخصت کردو۔

معتوق: ابا اسمٰعیل میرے ساتھ آؤ! (دونوں باہر نکل جاتے ہیں)۔

پانچواں منظر

(شقیق البلخیؒ اور معتوق ابراہیم بن ادھم کے جھونپڑے میں بیٹھے ہیں شقیق البلخیؒ کے چہرے سے حزن وملال ظاہر ہو رہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معتوق: بخدا ہم نے اُسے چھٹی نہیں دی بلکہ اس نے خود استعفیٰ دیا ہے۔

شقیقؒ: یقیناً تم نے انہیں شرمندہ کیا ہوگا۔

معتوق: نہیں بلکہ اس نے مجھے میری مالکہ کے سامنے شرمندہ کرادیا تھا اور بیگم صاحبہ کو ان کی سہیلیوں کے سامنے۔ اگر مجھے آپ کا خیال نہ ہوتا تو میں اس کی کبھی پروانہ کرتا۔

شقیقؒ: کیا تم سمجھتے ہو کہ انہوں نے جھوٹ بولا تھا۔ جب انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے باغ سے کوئی چیز چکھی نہیں؟

معتوق: یہ میرا خیال نہیں بلکہ مجھے یقین ہے۔

شقیقؒ: (غم اور حزن وملال ان کے چہرے پر عیاں ہے) معتوق تم ان کو نہیں جانتے۔ دنیا میں اگر ہر شخص جھوٹ بولنا شروع کردے تو بخدا وہ واحد شخص ہوں گے جنہوں نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہوگا۔

(ایک عورت باغ کے دروازے پر کھڑی نظر آتی ہے۔ معتوق اس کے پاس جاتا ہے۔)

معتوق: کیا بات ہے کیا چاہتی ہیں آپ؟

عورت: میں انتظار کروں گی حتّٰی کہ وہی آجائے۔

معتوق: کون؟

عورت: مالی۔

معتوق: آپ کو اس سے کیا کام ہے؟

عورت: (ڈرتے ہوئے) کچھ نہیں...... بس ان کے آنے تک انتظار کروں گی۔

شقیقؒ: (بڑی محبت سے) کہیئے محترمہ آپ کیا چاہتی ہیں؟ ڈریں نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مالی کے دوستوں میں سے ہوں۔

معتوق: کیا وہ آپ کو باغ سے پھل دیا کرتا تھا؟

عورت: (خوشی اور احسان مندی سے سرشار ہو کر کہتی ہے) جی ہاں۔ اللہ اُن کو جزائے خیر دے۔ کہاں ہیں وہ؟ (شقیقؒ اور معتوق ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں)

معتوق: ٹھہریے محترمہ (چلا جاتا ہے)

عورت: (شقیق سے) وہ عظیم اور پاک سیرت مالی کہاں ہیں؟

معتوق: (کچھ پھل لا کر عورت کو دیتا ہے) لیجیے۔

عورت: کیا آپ کو مالی نے کہا تھا کہ میں آؤں تو آپ مجھے پھل دے دیں؟

معتوق: ہاں۔

عورت: اللہ اُسے جزا دے اور آپ دونوں کو بھی۔ میرے یتیم بچے پھل دیکھ کر خوش ہو جائیں گے۔

شقیقؒ: کیا تم نے دیکھا میرے دوست۔ تم ان کو بھیج کر کتنے بڑے خزانے سے محروم ہو گئے ہو۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ شخص کون تھا؟

معتوق: کون تھے؟

شقیقؒ: ابراہیمؒ بن ادھم۔

معتوق: (غم سے اس کی چیخ نکل جاتی ہے) ابراہیم بن ادہم!

شقیقؒ: جی، جی ہاں۔

معتوق: میں انہیں شہر سے ڈھونڈ کر واپس لاتا ہوں۔

شقیقؒ: اب یقیناً وہ کسی اور شہر چلے گئے ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معتوق: تو جناب والا! آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا؟

شقیقؒ: اگر انہیں پتہ چل جاتا کہ تم انہیں جانتے ہو تو وہ تمہارے ہاں ایک لمحہ کے لیے بھی نہ رُکتے۔

معتوق: ہاں مجھے اُس سونے کی کان کا اس وقت پتہ چلا جب میں اسے ضائع کر چکا تھا۔

(افسوس سے سر جھکا لیتا ہے۔ شقیق بلخیؒ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور باہر جاتے ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بازگشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا منظر

(خلیفہ ہارون الرشید کی سواری جا رہی ہے، جلوس کے درمیان میں سے ایک آواز بلند ہوتی ہے۔)

آواز: اے امیر المومنین ۔۔۔۔۔۔! اے امیر المومنین! میرے پاس آپ کے لیے ایک امانت ہے۔

ہارون الرشید: اس شخص کو راستہ دو!

بہت سی آوازیں: راستہ چھوڑ دو۔ اس کو راستہ دے دو۔ (ایک شخص خلیفہ کی سواری کے قریب آتا ہے)

آدمی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم ۔۔۔۔۔۔ اے امیر المومنین!

ہارون الرشید: وَعَلَيْكَ السَّلَام ۔۔۔۔۔۔ کیا بات ہے؟

آدمی: میرے پاس آپ کے لیے ایک امانت ہے۔

ہارون الرشید: امانت؟

آدمی: جی ہاں ۔۔ مجھے یہ انگوٹھی آپ تک پہنچانے کے لیے کہا گیا ہے۔

ہارون الرشید: (انگوٹھی دیکھتے ہی خلیفہ ہارون رشید حزن وملال میں ڈوبے نظر آ رہے ہیں اور بھرّائی ہوئی آواز میں) یہ انگوٹھی تم کہاں سے لائے ہو؟

آدمی: اے امیر المومنین! انگوٹھی کے مالک سے لایا ہوں۔

ہارون الرشید: کیا تم اُسے جانتے ہو؟

آدمی: جی امیر المومنین۔ اسی نے تو مجھے آپ تک پہنچانے کے لیے کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید: (اپنے غلاموں سے) اس شخص کو اپنے ساتھ سوار کرلو۔ محل میں ہمارے سامنے پیش کرنا۔

آوازیں: امیر المؤمنین کا حکم سر آنکھوں پر۔

دوسرا منظر

(خلیفہ کا محل غلام اُس شخص کو خلیفہ ہارون الرشید کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

ہارون الرشید: اے شخص ہمارے اور قریب آؤ!

آدمی: حاضر ہوں امیر المؤمنین۔

ہارون الرشید: کیا نام ہے تمہارا اور کہاں سے آئے ہو؟

آدمی: اے امیر المؤمنین! میرا نام عبداللہ بن الفرج ہے اور بصرہ سے آیا ہوں۔

ہارون الرشید: تم نے کہا کہ تم صاحبِ انگشتری کو جانتے ہو؟

عبداللہ: جی ہاں۔۔۔اس کا نام ہے احمد السبتی۔

ہارون الرشید: احمد السبتی؟

عبداللہ: جی ہاں۔۔۔۔ہم وہاں اُسے اسی نام سے پکارتے ہیں۔

ہارون الرشید: کہاں؟

عبداللہ: بصرہ میں۔

ہارون الرشید: وہ اب بصرہ میں ہے؟

عبداللہ: وہ بصرہ میں رہا کرتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید: اور اب وہ کہاں ہے؟

عبداللہ: اللہ آپ کا سایہ ہم پر قائم رکھے اے امیر المؤمنین! وہ تو فوت ہو گیا۔

ہارون الرشید: فوت ہو گیا ہے؟ (دونوں ہاتھ مَل کر افسوس ظاہر کرتا ہے) اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

عبداللہ: اس بیچارے کے لیے جس طرح آپ پوچھ رہے ہیں اس پر اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور مزید عظمت عطا کرے۔

ہارون الرشید: اے شخص! ذرا اُس کا حُلیہ تو بیان کر!

عبداللہ: اے امیر المؤمنین! وہ تقریباً بیس سال کا نوجوان تھا۔۔ لمبا قد۔۔ چوڑے کھلے شانے۔۔۔۔ ستواں ناک۔۔۔۔ سیاہ آنکھیں جن میں سرخ ڈورے تھے۔

ہارون الرشید: لیکن تم ہمارے چہرے کی طرف کیوں گھور رہے ہو؟

عبداللہ: معاف کیجئے گا امیر المؤمنین، اگر وہ جسمانی طور پر دُبلا بتلا نہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ بالکل آپ ہی جیسا تھا۔

ہارون الرشید: بس یا عبداللہ بس کر۔۔۔۔۔ تو یہ وہ تھا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ..... اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ہائے افسوس احمد۔۔۔ ساری عمر کا غم دے گیا ہے تو ہمیں۔

عبداللہ: اے امیر المؤمنین کیا وہ آپ کا فرزند ارجمند تھا؟

ہارون الرشید: (غم میں ڈوبی آواز میں رُک رُک کر کہتے ہیں) ہاں عبداللہ! ہاں! وہ میرا سب سے پہلا بیٹا تھا۔ میرا محبوب بیٹا۔۔ کیا اس نے تمہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ: نہیں امیر المومنین .... اس نے تو مجھے کچھ نہیں بتایا تھا، البتہ الحاجہ خدیجہ الحمویہ نے مجھے بتایا تھا جس کے ہاں وہ رہائش پذیر تھا۔

ہارون الرشید: اور یہ الحاجہ کون ہے؟

عبداللہ: یہ ایک بہت ہی نیک خاتون ہیں جو اپنے زُہد اور تقویٰ میں مشہور ہیں اور احمد نے اپنے بچپن ہی سے اُن کے ہاں تربیت پائی تھی۔

ہارون الرشید: اچھا تو تُو اس کے متعلق جو کچھ اور جانتا ہے مجھے وہ سب کچھ بتا۔ مجھے بتا کہ تیری اُس سے جان پہچان کیسے ہوئی؟

عبداللہ: جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔

ہارون الرشید: تو کس لیے ڈرتا ہے؟

عبداللہ: اے امیر المومنین اس کا قصہ بیان کرتے ہوئے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔

ہارون الرشید: اے عبداللہ، بلاخوف وخطر وہ سب کچھ بتا دے جو کچھ تو جانتا ہے۔

عبداللہ: کیا آپ میری بات مان لیں گے اے امیر المومنین! کہ وہ تھوڑی سی اجرت پر معمار کا کام کیا کرتا تھا۔

ہارون الرشید: (حالت غم میں) ہائے ....عبداللہ مجھے بتا کہ تیری اس سے ملاقات کیسے ہوئی؟

عبداللہ: امیر المومنین، ایک دن مجھے گھر کی مرمت کے لیے ایک معمار کی ضرورت پڑی تو میں معماروں کے ٹھکانے پر گیا وہاں میں نے ایک نوجوان کو دیکھا جس کی رنگت پیلی تھی۔ اور ایک بڑے سے تھیلے میں اوزار ڈالے کھڑا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید: اُف! (سر جھکا لیتا ہے)

تیسرا منظر

(بصرہ کا بازار۔ ایک جگہ بہت سے معمار اور مزدور کھڑے ہیں۔ عبداللہ احمد سے باتیں کر رہا ہے)

عبداللہ: کیا تم معمار ہو؟

احمد: جی ہاں۔

عبداللہ: ایک دن کی کیا مزدوری لو گے؟

احمد: تین درہم۔

عبداللہ: یہ تو بہت زیادہ ہیں دو درہم لے لو۔

احمد: اللہ آپ کا بھلا کرے کسی اور کو لے جائیں۔

عبداللہ: جسم سے تو مجھے کمزور دکھائی دیتے ہو۔

احمد: اِن شاء اللہ جب آپ کام دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے۔

عبداللہ: اچھا تو چلو میرے ساتھ!

احمد: لیکن ایک شرط پر۔

عبداللہ: کیا ہے وہ شرط؟

احمد: ظہر کی آذان ہوتے ہی نماز کے لیے چلا جاؤں گا۔ اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر آؤں گا۔ اور اسی طرح نماز عصر کے لیے بھی چلا جاؤں گا۔

عبداللہ: لیکن ــــــــ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد: ڈرو نہیں۔ اللہ کا حق ادا کرنے سے آپ کا حق بھول نہیں جاؤں گا۔

عبداللہ: میں نے تمہاری شرط مان لی چلو میرے ساتھ۔

چوتھا منظر

(خلیفہ ہارون الرشید کا دربار۔ عبداللہ خلیفہ سے باتیں کر رہا ہے۔)

عبداللہ: دن ڈھلنے پر جب میں نے دیکھا تو وہ دو آدمیوں کے برابر کام کر چکا تھا۔ میں نے اُسے زیادہ مزدوری دینا چاہی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ اے امیر المؤمنین! بخدا میں اس کا کام دیکھ کر حیران رہ گیا۔

ہارون الرشید: پھر کیا ہوا؟

عبداللہ: پھر جب بھی مجھے ضرورت پڑتی، تو اسی کو بلاتا۔ میں نے اپنے دوستوں سے اس کا تعارف کروا دیا۔ وہ سب بھی میری طرح اس کے کام کی تعریف کرتے۔ ایک دن ماہ رمضان میں اُس کی ضرورت پڑی، اس دن کمزوری اور بھوک کی وجہ سے اس کے چہرے کی رنگت اُڑی ہوئی تھی۔

پانچواں منظر

(عبداللہ کا مکان ۔۔۔ وہ احمد سے باتیں کر رہا ہے)

عبداللہ: احمد، آج تم بڑے ہی تھکے ہوئے اور کمزور دکھائی دیتے ہو، مناسب ہے واپس چلے جاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد: حضورِ والا۔ یہ تو صرف روزے کے اثر کی وجہ سے ہے۔ جو آپ کو کمزور دکھائی دے رہا ہوں۔

عبداللہ: پھر بھی اچھا یہی ہے کہ آج جا کر آرام کرو۔

احمد: اگر آپ کو میری ضرورت نہیں تو میں کسی اور کے ہاں جا کر کام کر لوں گا کیونکہ مجھے مزدوری چاہیئے۔

عبداللہ: بہت ضرورت مند ہو تو میں تمہیں پورے دن کے پیسے دے دوں گا۔کام کرنے کی ضرورت نہیں۔

احمد: آپ جانتے ہیں کہ میں صدقہ نہیں لیتا۔

چھٹا منظر

(خلیفہ ہارون الرشید کا دربار۔عبداللہ خلیفہ سے باتیں کر رہا ہے۔)

عبداللہ: پھر اے امیر المؤمنین میں نے اُسے کام کرنے کی اجازت دے دی،لیکن ظہر کے وقت میں نے دیکھا کہ وہ پسینے میں شرابور فرش پر بیٹھا ہے اور اس کا سارا جسم کانپ رہا ہے۔میں نے کہا: بیٹے! میں نے کہا نہیں تھا کہ آج کام نہ کرو؟

احمد: جناب عالی! کیا آپ میرے لیے کوئی نیکی کریں گے؟

عبداللہ: ہاں۔ہاں۔ضرور۔بتاؤ کیا بات ہے؟

احمد: جلدی سے مجھے محلہ الحسن البصری میں الحاجہ خدیجہ الحمو یہ کے گھر پہنچادو۔مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کو دیکھے بغیر ہی میں مر نہ جاؤں۔

اُس کی یہ بات سن کر میں اپنے خچر پر لاد کر اُسے الحاجہ کے گھر لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ الحاجہ خدیجہ الحمو یہ نے اسے بستر پر لٹا دیا۔ اور دردمندی کے لہجے میں کہا۔

الحاجہ: میں تمہیں نہ کہتی تھی کہ بیٹے آج کام پر نہ جانا!

احمد: امی جان۔۔۔ میں اپنے اللہ سے اس حال میں نہیں ملنا چاہتا کہ بیکار ہوں۔

عبداللہ: محترمہ یہ لیجیے پیسے یہ ان کی اجرت ہے۔

احمد: کتنے پیسے ہیں؟

عبداللہ: تین درہم۔

احمد: امی حضور! آپ ان سے صرف آدھے دن کی مزدوری ڈیڑھ درہم لے لیں۔ جزاک اللہ خیراً۔ اے عبداللہ! کیا میرے ساتھ ایک اور نیکی کریں گے؟

عبداللہ: اے بیٹے، بڑی خوشی سے۔

احمد: اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ امّی حضور! میرے خیال میں یہ صاحب نہایت امانتدار اور نیک آدمی ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو، میں اپنی وصیت کر جاؤں۔

الحاجہ: پیارے بیٹے جو جی میں آئے کرو۔

احمد: امی حضور، وہ انگوٹھی کہاں ہے؟

الحاجہ: یہ ہے انگوٹھی پیارے بیٹے! (الحاجہ انگوٹھی دیتے ہوئے)

احمد: اے عبداللہ! میری بات غور سے سنو، اگر میں مر جاؤں تو یہ انگوٹھی خلیفہ ہارون الرشید تک پہنچانے کی کوشش کرنا۔

عبداللہ: ہارون الرشید تک؟ تمہارا مطلب ہے خلیفۃ المسلمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر المومنین تک؟

احمد: ہاں، لیکن کس بات نے تمہیں مشکوک کر دیا ہے؟

عبداللہ: میں انہیں کیسے پہنچاؤں گا۔ بس یہی سوچ کر کسی قدر پریشانی ظاہر ہوئی ہے۔

احمد: خلیفہ کی سواری والے دن کا انتظار کرنا اور راستہ میں بلند جگہ کھڑے ہو جانا جہاں سے وہ تمہیں دیکھ لیں۔ پھر انہیں یہ انگوٹھی دکھانا۔ وہ تمہیں بلا لیں گے اور عزت واحترام کریں گے۔ پھر جب علیٰحدگی میں ملاقات ہو تو ان سے کہنا کہ انگوٹھی کے مالک نے آپ کو سلام بھیجا ہے۔

ساتواں منظر

(خلیفہ کا محل۔ عبداللہ اور خلیفہ باتیں کر رہے ہیں)

ہارون الرشید: اور کیا کہا اس نے جلدی بتاؤ!

عبداللہ: مجھے معاف کر دیجیے امیر المومنین۔

ہارون الرشید: نہیں نہیں ضرور کہو!

عبداللہ: اس نے آپ کے لیے پیغام دیا ہے کہ خدارا اسی گمراہی اور عیاشی کی حالت میں نہ مرنا۔ اگر اسی گمراہی میں مر گئے تو آپ کے لیے بڑی شرمندگی اور ندامت ہے جو آپ اس دن محسوس کریں گے۔ جب نہ مال و دولت کام آئے گی نہ اولاد سوائے نیک اعمال کے!

(خلیفہ بیقرار ہو جاتا ہے)۔

زبیدہ: (پردے کے پیچھے) اے امیر المومنین، آپ کے غم نے مجھے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نڈھال کر دیا ہے۔کیا یہ سارا غم آپ کو اپنے بیٹے کی موت کا ہے؟

ہارون الرشید: مجھے اکیلے چھوڑ دو زبیدہ۔۔۔۔۔۔۔خدا کی قسم! اگر میں اس کے لیے ساری عمر بھی روتا رہوں تو کم ہے۔ہائے وہ دو دو درہم پر لوگوں کے ہاں معمار کے طور پر کام کرتا رہا اور میرے غلام یہاں محل میں عیش سے زندگی گزار رہے ہیں۔

زبیدہ: یہ راستہ اس نے خود ہی اپنے لیے اختیار کیا تھا اس میں حضور کا کیا قصور ہے؟

ہارون الرشید: کاش ہم نے اس سے محبت کی ہوتی اور اس کی بات سنی ہوتی جب وہ ہمارے ہاں نصیحت کرنے آیا تھا۔

زبیدہ: وہ تو چاہتا تھا کہ ہم سب عمر بن عبدالعزیزؒ کی طرح اپنی زندگی گزاریں تو کیا یہ حضورِ انور کے لیے ممکن تھا؟

ہارون الرشید: وہ سمجھانے آیا تھا۔ محبت کرنے آیا تھا۔ ہم نے اس سے غفلت برتی۔محل کے لوگوں نے نہ اُسے بات کرنے دی اور نہ ہی قریب آنے دیا، بلکہ پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑے۔اور وہ محل سے بھاگ کر کہیں چھپ گیا۔

زبیدہ: حضورِ انور آپ نے وہی کیا ہے جس میں آپ کی اور اس مملکت خداداد کی بھلائی تھی۔

ہارون الرشید: نہیں، بلکہ تم اس لیے اس سے ڈرتی تھیں کہ کہیں ہم اس کو تمہارے بیٹے کی جگہ ولیعہد نہ مقرر کر دیں!

زبیدہ: اے امیر المؤمنین، کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس جیسا متشدد، عابد اور زاہد حکومت کے لیے موزوں تھا؟ حکمران بن کر سب سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنوعباس کی بادشاہت کوختم کرتا اور ایسا ہوتا تو کیا آپ کا خاندان اسے قتل نہ کر دیتا؟

ہارون الرشید: ان شاء اللہ کل میں بصرہ جاؤں گا اور اس کی قبر کی زیارت کروں گا۔

زبیدہ: ضرور جایئے اے امیر المؤمنین، تاکہ یہ غم کچھ ہلکا ہو۔

ہارون الرشید: اور اس کی ماں کو بھی دیکھنے کے لیے جاؤں گا۔

زبیدہ: اس کی ماں کو؟ کیا آپ نے بتایا نہیں تھا کہ وہ مر چکی ہے۔

ہارون الرشید: اطمینان رکھو زبیدہ، اس کی وہ ماں جس نے اسے جنا تھا اور جس کی وجہ سے تم پریشان ہوئی ہو۔ وہ مر چکی ہے۔ میری مراد اس ماں سے ہے جس نے اسے تربیت دی تھی۔

زبیدہ: مجھے اندازہ ہے آپ اس سے اس لیے ملنا چاہتے ہیں کہ احمد کی ماں کے بارے میں باتیں کریں۔ جو آپ کے دل کے قریب ہے۔ آخر وہ آپ کی محبوبہ تھی!

ہارون الرشید: کاش ہم نے اسے یہ درجہ دیا ہوتا کاش۔ (اپنی جگہ سے اٹھ جاتا ہے۔ دربار برخاست ہو جاتا ہے۔)

آٹھواں منظر

(بصرہ کا قبرستان۔ خلیفہ ہارون الرشید اور عبداللہ باتیں کر رہے ہیں)۔

ہارون الرشید: کہاں ہے اس کی قبر اے عبداللہ بن الفرج؟

عبداللہ: یہیں ہے امیر المؤمنین، عبداللہ بن مالک کے احاطہ میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید: خاموش، مجھے امیر المؤمنین نہ کہو۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی جان لے کہ میں کون ہوں۔

عبداللہ: معافی چاہتا ہوں اے امیر!

ہارون الرشید: ہارون۔

عبداللہ: معافی چاہتا ہوں اے ہارون۔ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔

ہارون الرشید: تو مجھے اس قبر کے متعلق نہ بتانا۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ یہ قبر میرے پیارے بیٹے کی ہے۔

عبداللہ: جی ہاں، بالکل ٹھیک، یہی قبر اس کی ہے اور یہ قبر اس کی والدہ کی ہے، دیکھیے اس پر اس کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔

ہارون الرشید: (روتے ہوئے کتبہ پڑھتا ہے) یہ قبر اللہ کی رحمت کے ایک طالب کی ہے۔ احمد السبتی وفات ۱۷ رمضان المبارک بروز بدھ۔

نواں منظر

(الحاجہ کا گھر۔ ہارون الرشید اور عبداللہ اس سے باتیں کر رہے ہیں)۔

الحاجہ: بسم اللہ...... خوش آمدید اے عبداللہ بن الفرج۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ سلامتی کے ساتھ واپس پہنچ گئے ہیں۔ کیا میرے بیٹے کی وصیّت پہنچا دی تھی؟

عبداللہ: جی ہاں۔

الحاجہ: اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

عبداللہ: محترمہ، آپ کے پاس ایک مہمان بھی آیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاجہ: میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ آیئے اے امیر المؤمنین، کیا آپ اپنے بیٹے کی قبر کی زیارت کے لیے تشریف لائے ہیں؟

ہارون الرشید: ہاں محترمہ، ہم عبداللہ بن الفرج کے ساتھ زیارتِ قبر کے لیے گئے تھے۔

الحاجہ: کیا اس کے ساتھ والی قبر کی بھی زیارت کی تھی جناب نے؟

ہارون الرشید: ہاں ہم نے امینہ کی قبر کی بھی زیارت کی تھی۔ (غم کی تصویر بنے ہوئے)۔

الحاجہ: اللہ تعالیٰ دونوں پر اپنا رحم فرمائے، ماں بیٹا دونوں ہی بڑے پاک سیرت تھے۔ انہوں نے دنیا سے منہ موڑ کر آخرت سے لو لگالی تھی، بیشک آخرت کا گھر ہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

ہارون الرشید: محترمہ، اب مجھے پتہ چلا ہے کہ احمد نے زُہد و تقویٰ کہاں سے حاصل کیا تھا۔

الحاجہ: جی امیر المؤمنین، اس نے اپنی والدہ ماجدہ امینہ سے حاصل کیا تھا جو بڑی ہی زاہدہ اور عابدہ تھی۔

ہارون الرشید: کاش اے محترمہ، آپ مجھ سے امینہ کے متعلق کچھ دیر باتیں کریں اور بتائیں کہ وہ آپ تک کیسے پہنچی؟

الحاجہ: کیوں نہیں اے امیر المؤمنین! امینہ کی محبت مجبور کرتی ہے کہ میں اس کے متعلق باتیں کروں کیونکہ اس کی زندگی نیک اور صالحہ عورتوں کے لیے بھی نمونہ ہے۔ امیر المؤمنین! پچیس ۲۵ سال قبل ایک رات کو میرے دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو حسن و جمال کے پیکر کو اپنے سامنے پایا۔ جس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہرے کو حزن وملال نے اور بھی خوبصورت بنادیا تھا۔

دسواں منظر

(الحاجہ کا گھر۔ امینہ دروازے پر کھڑی ہے اور الحاجہ سے باتیں کر رہی ہے)

امینہ: کیا آپ ہیں الحاجہ خدیجہ الحمویہ؟

الحاجہ: ہاں بیٹی! اندر آجاؤ۔

امینہ: اے نیک خاتون! میں ایک غریب الدّیار، دکھوں کی ماری بے بس عورت ہوں۔ میرے ہاں بچہ ہونے والا ہے کیا آپ بچے کی پیدائش تک اپنے ہاں ٹھہرنے کی اجازت دے دیں گی اور تعاون فرمائیں گی؟ میں ساری عمر احسان مند رہونگی۔

الحاجہ: اے میری بیٹی! تمہارے والدین کہاں ہیں؟

امینہ: میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ میں اپنی دادی کے ساتھ رہتی تھی جواب فوت ہوگئی ہے۔

الحاجہ: یہاں بصرہ میں؟

امینہ: نہیں محترمہ، وہ بغداد کی ایک نواحی بستی میں رہتی تھیں۔

الحاجہ: کیا نام ہے بیٹی تمہارا؟

امینہ: میرا نام امینہ ہے۔

الحاجہ: تم بسروچشم یہاں رہو اور اسے اپنا ہی گھر سمجھو۔

امینہ: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ ان شاءاللہ میں بھی آپ کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھوں گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیارہواں منظر

(الحاجہ کا گھر۔ الحاجہ اور خلیفہ باتیں کر رہے ہیں)

الحاجہ: اس طرح وہ نیک بخت میرے گھر آئی۔ پھر اپنے زُہد و تقویٰ اور نیکی کی وجہ سے اس نے بیٹی کا مقام حاصل کر لیا۔ جب اللہ نے اُسے چاند سا بیٹا عطا فرمایا تو ہم نے اس کا نام احمد رکھا اور جب وہ ذرا بڑا ہوا تو معماروں کے پاس کام سکھانے کے لیے بھیج دیا۔ بخدا مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ ہارون الرشید کا فرزندِ ارجمند ہے۔

ہارون الرشید: کیا امینہ نے آپ کو سب کچھ بتا نہیں دیا تھا؟

الحاجہ: نہیں امیر المؤمنین، پہلے پہل تو اس نے کچھ نہیں بتلایا تھا۔ اور اللہ مجھے معاف کرے میں خود بھی بس یہی سمجھتی تھی کہ یہ اولاد، گناہ کی ہے اور یہ لڑکی اب گناہ سے توبہ کرنا چاہتی ہے اور یہ عمل اللہ کے نزدیک بہت فضیلت والا ہے۔ اسی طرح وہ ہمارے ساتھ رہی۔ حتّٰی کہ اسے ایک دن جان لیوا مرض نے آلیا۔ میں اور احمد اس کی چارپائی کے پاس بیٹھے تھے اُس نے کہا:

امینہ: اے نیک خاتون آج میں چاہتی ہوں کہ آپ کو بتلاؤں کہ احمد کے والد کا کیا نام ہے۔ اور پیارے احمد تمہارے لیے بھی ضروری ہے کہ میری موت سے پہلے جان لو کہ تمہارے والد محترم کون ہیں؟ ان کا نام ہارون الرشید ہے۔ خلیفہ ہارون الرشید لیکن جس وقت انہوں نے میرے ساتھ شادی کی تھی تو بتایا تھا کہ وہ بغداد کے تاجر ہیں۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ وہ امیر المؤمنین مہدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بیٹے اور ولیعہد ہیں۔ شادی کے بعد وہ کچھ دن ہمارے گھر رہے۔ پھر چلے گئے اور دوبارہ لوٹ کر نہیں آئے۔

الحاجہ: کیا تمہارا مطلب ہے کہ یہی امیر المؤمنین ہارون الرشید؟

امینہ: ہاں --- یہ انگوٹھی انہی کی ہے۔ اب آپ اسے حفاظت سے رکھیں۔ جب احمد بڑا ہو جائے اور اپنے والد سے ملنا چاہے تو اسے یہ انگوٹھی دے دیں۔ وہ اسی انگوٹھی سے اِسے پہچان لیں گے۔

بارہواں منظر

(الحاجہ کا گھر۔ الحاجہ اور خلیفہ باتیں کر رہے ہیں)

الحاجہ: وہ ہم سے جدا ہو گئی۔ احمد مسلسل اصرار کرتا رہا کہ میں اسے آپ کے پاس جانے کی اجازت دے دوں۔ حتّٰی کہ بفضلِ خدا وہ ایک جواں مرد بن گیا۔ ان دنوں اس نے اصرار کیا کہ۔۔۔ امی حضور! اب تو میں جوان ہو گیا ہوں براہِ کرم ابا حضور کے پاس جانے کی اجازت دے دیجیے، لیکن میں نے کہا۔ بیٹے! مجھے ڈر ہے کہ تم دوبارہ لوٹ کر میرے پاس نہیں آؤ گے۔ اس نے کہا:

میں جانتا ہوں کہ آپ کیوں ڈر رہی ہیں، آپ ڈر رہی ہیں کہ کہیں اپنے والد محترم کی بادشاہت اور دنیاوی جاہ و جلال سے مرعوب ہو کر اللہ اور آخرت کو بھول نہ جاؤں۔ لیکن اطمینان رکھیے امی حضور ایسا کبھی نہ ہوگا۔ میں تو صرف اس لیے جانا چاہتا ہوں کہ انہیں کوئی نصیحت کر سکوں۔ شاید میری نصیحت سے وہ، عادل خلیفہ عمرؒ بن عبدالعزیز کی طرح ہو جائیں۔ یا امیر المؤمنین، یہ سن کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے اُسے اجازت دے دی اور انگوٹھی اور زادِراہ دے کر رخصت کیا اور پھر جو کچھ وہاں ہوا آپ جانتے ہیں۔

ہارون الرشید: ہاں خاتون! ہم نے اُسے ولی عہد بنانا چاہا تو اس نے ہم سے سیرت عمرؒ بن عبدالعزیز کے مطابق زندگی گزارنے کی درخواست کی۔ ہم نے اُسے دنیا عطا کرنا چاہی تو اُس نے ہمارے لیے آخرت چاہی اور جب اُسے وہ سب کچھ نہ ملا جو وہ چاہتا تھا، تو وہ محل سے چلا گیا۔ ہم نے اس کے پیچھے آدمی دوڑائے، مگر اس کا کوئی سُراغ نہ ملا، حتٰی کہ ایک دن یہ عبداللہ بن الفرج اس کی موت کی خبر لے کر آ گئے۔

الحاجبہ: اے امیر المؤمنین، جب وہ واپس آیا تھا تو اس نے مجھے سارا واقعہ سنایا تھا۔

ہارون الرشید: کیا کہا تھا اس نے؟

الحاجبہ: جب وہ مجھے یہ حالات سنا رہا تھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک رہے تھے۔ اس نے کہا تھا امی حضور! ابو جان نے میری بات پر بالکل کان نہیں دھرا، ان کے محل کے سب لوگ خوشامدی ہیں۔ ان میں کوئی نہیں جو اللہ کی طرف رجوع کرے۔ اس کی بات سن کر میں نے کہا تھا۔

۔۔۔ جو کچھ تم نے اپنے والد سے طلب کیا ہے وہ کوئی آسان کام نہیں، سمجھ لو، غم نہ کرو، تم نے نصیحت کر کے اپنا فرض ادا کر دیا میری یہ بات سن کر اس نے کہا تھا: امی حضور! مجھے ڈر ہے کہ میدانِ حشر میں والدِ محترم کو کہیں ندامت نہ اٹھانی پڑے۔ امی حضور کیا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے والدِ محترم کے لیے کچھ نہیں کر سکتا؟ تب میں نے سمجھایا تھا: کیوں نہیں بیٹا، اللہ سے ڈرتے ہوئے عمل صالح کرتے رہو۔ اور اپنے والدِ محترم کے لیے اللہ کے حضور دعائیں مانگو۔

ہارون الرشید: ہائے افسوس! میں سمجھتا رہا کہ وہ میرے خلاف دل میں کینہ لیے چلا گیا تھا۔

الحاجبہ: نہیں ۔۔۔ امیر المؤمنین، وہ تو آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے چاہتا تھا۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد وہ سارا دن محنت مزدوری کرتا تھا۔ تاکہ فقیروں اور مسکینوں کو صدقہ وخیرات کر سکے اور رات کو قیام کیا کرتا تھا۔ استغفار کرتے اس کی زبان نہ تھکتی تھی اس مشقت سے اس کے جسم میں کمزوری نمایاں ہونی شروع ہو گئی۔ امیر المؤمنین، مجھے تو اس پر ترس آتا تھا۔ سمجھاتی، بیٹے، تم اپنے آپ کو کیوں ہلکان کر رہے ہو۔ جسم بہت کمزور ہو گیا ہے، اب لوگوں کے ہاں کام کرنا چھوڑ دو۔ میرے پاس اتنا اندوختہ ہے کہ ہم دونوں کا گذارا ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ کہتا۔ نہیں امی حضور، بہترین عمل صدقہ ہے اور بہترین مال وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھوں سے کماتا ہے۔ مجھے بہترین مال سے صدقہ کرنے دیجیے۔ شاید اللہ سبحانہ وتعالیٰ میرے والدِ محترم امیر المؤمنین کی مغفرت فرما دے۔ (کچھ دیر رُک کر)

اے امیر المؤمنین، آپ نے مجھ سے بہت سے سوالات پوچھے ہیں۔ کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ آپ سے سوال کر سکوں؟

ہارون الرشید: کیوں نہیں ضرور پوچھیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاجہ: آپ نے احمد کی ماں امینہ سے کیسے شادی کی، پھر اسے کیوں چھوڑ دیا؟ حتّٰی کہ اسے یہاں بصرہ میں پناہ لینا پڑی۔

ہارون الرشید: بہت اچھا اے نیک خاتون: میں وہ سب کچھ بتاؤں گا جو آپ سُننا چاہتی ہیں۔ اپنے والدِ محترم کے زمانے میں جب کہ میں سترہ برس کا نوجوان تھا۔ایک دن گھوڑے پر بغداد کے نواح میں سیر کر رہا تھا کہ میں نے ایک دوشیزہ کو دیکھا جو اپنی جھونپڑی کے سامنے بکری کا دودھ دوہ رہی تھی۔ میں بہت پیاسا تھا اس لیے اس سے دودھ مانگ کر پیا۔اس کی حیا اور میٹھی باتوں نے میرا دل موہ لیا۔ پھر ہر شام اس کے پاس جانا شروع کر دیا۔ اس طرح وہ اپنے بہترین اخلاق کی بدولت میری محبوب ترین ہستی بن گئی۔میں نے اُسے اور اس کے اہل خانہ کو بتایا کہ میں ایک تاجر ہوں۔ پھر میں نے اپنے والدِ محترم سے چھپ کر اس سے شادی کر لی۔ والد صاحب نے میری منگنی میری چچازاد سے کر رکھی تھی۔کچھ دن بعد انہوں نے زبیدہ سے میری شادی کر دی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد والد محترم کا انتقال ہو گیا۔اور مجھے حکومت کی ذمہ داریوں نے آگھیرا، تاہم مصروفیت سے ذرا جان چھوٹی تو فوراً ملاقات کے لیے گیا تا کہ حقیقت حال اس پر منکشف کر دوں اور اس کو محل میں لے آؤں۔

تیرہواں منظر

(بغداد کی ایک نواحی بستی میں ایک خیمے پر مشتمل گھر جو اہلِ خانہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غربت کا آئینہ دار ہے۔اور گھر کی مختصر سے اساس اس قدر قرینے سے پڑی ہے کہ گھر والوں کے انتہائی مہذب اور سلیقہ مند ہونے کا اظہار کر رہی ہے۔)

امینہ: اتنا لمبا عرصہ آپ ہم سے دور کیوں رہے؟

ہارون الرشید: آج دوریاں ختم ہوگئی ہیں۔اب تم ہمارے ساتھ ہی بغداد کے محل میں رہوگی۔

امینہ: کیا آپ نے بغداد میں محل خرید لیا ہے؟

ہارون الرشید: نہیں امینہ ہم نے خریدا نہیں، بلکہ ابا حضور سے ورثے میں ملا ہے۔

امینہ: لاحول ولاقوۃ الاباللہ، آپ کے والد محترم وفات پا گئے اور مجھے بتایا بھی نہیں۔

ہارون الرشید: لیکن تم نے ہمارے والد محترم کی وفات کے متعلق ضرور سنا ہوگا۔

امینہ: نہیں سرتاج! مجھے کیسے خبر ہوسکتی ہے۔ میں تو انہیں جانتی بھی نہیں۔ بس اتنا ضرور معلوم ہے کہ ان کا اسمِ گرامی محمد بن عبداللہ ہے۔

ہارون الرشید: اس مملکت میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے۔ جسے ہمارے والدِ محترم کی وفات کا علم نہ ہو۔

امینہ: کیا مطلب ہے آپ کا؟

ہارون الرشید: کیا تم نے امیر المؤمنین المہدی کی رحلت کی خبر نہیں سنی؟

امینہ: جی ہاں سنی ہے۔

ہارون الرشید: وہی تو ہمارے والدِ محترم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امینہ: (حیرانگی سے) آپ کے والد؟ کیا وہ آپ کے والد ہیں؟

ہارون الرشید: ہاں۔ اور ہم ہیں ہارون الرشید۔ (یہ بات سن کر وہ ہچکیاں لے کر رونے لگی) کیوں رو رہی ہو پیاری؟ کیا تمہیں خوشی نہیں ہوئی کہ تمہارے شوہر امیر المؤمنین ہیں

امینہ: نہیں۔ (سسکیوں میں روتے ہوئے)

ہارون الرشید: کیوں؟

امینہ: میں آپ کو کھو چکی ہوں ہارون! اب مجھے بھول جائیں۔

ہارون الرشید: کیا مطلب ہے تمہارا؟

امینہ: تم تو زبیدہ بنت جعفر کے شوہر ہو۔

ہارون الرشید: اور امینہ کا شوہر تو زبیدہ سے پہلے ہوں۔

امینہ: چھوڑیئے۔ رہنے دیجیئے۔ وہ تو آپ کی چچازاد ہے اور آپ ہی کے حسب نسب سے ہے۔

ہارون الرشید: لیکن تم تو ہماری پہلی محبوبہ ہو۔

امینہ: رہنے دیجیئے ہارون بس آج کے بعد ہمیں بھول جاؤ۔

ہارون الرشید: امینہ، تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ تم ہماری محبت کا گلا گھونٹ دو۔

امینہ: اچھا تو بتائیں آپ مجھے کہاں رکھنا چاہتے ہیں؟

ہارون الرشید: اپنے پاس۔

امینہ: ملکہ زبیدہ کو تکلیف نہ ہوگی؟

ہارون الرشید: یہ بات تمہارے سوچنے کی نہیں ہم جانتے ہیں کہ اسے کیسے خوش رکھا جا سکتا ہے۔

امینہ: تاہم اب مجھے آپ کی نیت کا پتہ چلا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید: کیا مقصد ہے تمہارا؟

امینہ: اللہ آپ کی محبت میں اضافہ فرمائے کیا آپ محل میں مجھے وہ مرتبہ دے سکیں گے جو آپ نے اپنی چچازاد ملکہ زبیدہ کو دیا ہے؟

ہارون الرشید: اس کی اس بات کا جواب نہ دے سکے اور خاموش ہو جاتے ہیں۔

امینہ: کیا بات ہے آپ جواب نہیں دے رہے۔ بولیے۔ جواب دیجیئے!

ہارون الرشید: یہ تو ہم سے نہ ہو سکے گا، لیکن تمہیں ہم محل..

امینہ: (بات کو کاٹتے ہوئے) میری بات غور سے سنیئے ہارون،۔۔۔ میں نے یہ جانے بغیر آپ سے شادی کی تھی کہ آپ امیر المؤمنین المہدی کے بیٹے ہیں۔ میں تو آپ کو عام لوگوں میں سے سمجھتی تھی۔ اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ آپ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ سے کبھی شادی نہ کرتی۔ اب بہتر یہی ہے کہ آپ مجھے بہتر طریقے سے طلاق دے دیں۔

ہارون الرشید: (کھڑے ہو جاتے ہیں) نہ، کبھی نہیں۔ میں طلاق نہیں دے سکتا۔ میں تو تم سے شدید محبت کرتا ہوں۔

امینہ: اچھا تو پھر مجھے آپ یہیں اسی حالت میں رہنے دیجیئے۔ جب کبھی آپ کا دل کرے مل جایا کرنا۔

ہارون الرشید: نہیں امینہ! آج کے بعد میرا یہاں آنا میرے بس میں نہیں۔

امینہ: (طنزیہ انداز میں) ہاں اس طرح زبیدہ جان جائے گی کہ اس کے علاوہ بھی آپ کی کوئی بیوی ہے اسی بات سے ڈر گئے ناں آپ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید: (قدرے تلخی سے) یہ کیا تم نے زبیدہ زبیدہ کی رٹ لگا رکھی ہے؟

امینہ: کیا ان کے ذکر سے آپ کو غصہ آ جاتا ہے؟

ہارون الرشید: بچوں کی سی باتیں نہ کرو وہ میری چچازاد بھی ہے۔

امینہ: جائیے امیر المومنین اس سے محبت کیجیئے اور مجھے طلاق دے دیجیئے میں نے فیصلہ سُنا دیا:

ہارون الرشید: (بڑے وقار سے) نہیں! ہم تمہیں کبھی طلاق نہیں دیں گے۔ بلکہ تمہیں زبردستی محل میں لے جائیں گے۔

امینہ: یاد رکھیے ہارون! میں آزاد ہوں لونڈی نہیں۔

ہارون الرشید: ہم امیر المومنین ہیں!

امینہ: مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں۔

چودھواں منظر

(الحاجہ کے گھر کا منظر۔ کمرے میں امیر المومنین ایک تخت پر تشریف فرما ہیں۔ اور گفتگو ہو رہی ہے۔ اور عبداللہ دونوں کی گفتگو سُن رہا ہے۔ سارے منظر میں اداسی چھائی ہوئی ہے۔)

الحاجہ: تو پھر اے امیر المومنین، کیا آپ اس سے ملتے رہے؟

ہارون الرشید: نہیں خاتون! ہمیں ندامت ہے کہ ہمیں اس پر غصہ آ گیا تھا اسی لیے کچھ دن بعد ہی اسے منانے اور اپنے محل میں لانے کے لیے ہم گئے، مگر جھونپڑی کو خالی پایا۔ ہم نے اس کی تلاش میں فوجی دستے بھیجے، مگر کوئی سراغ نہ مل سکا۔

الحاجہ: کیا آپ جانتے تھے کہ وہ حاملہ تھی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہارون الرشید: ہاں محترمہ! ہمیں پتہ تھا۔ اسی غم نے ہمیں نڈھال کیے رکھا اور اس تمام عرصہ میں حسرت ویاس کی تصویر بنے رہے۔

الحاجہ: اللہ اس پر اپنا رحم فرمائے۔ وہ آپ سے شدید محبت کرتی تھی۔

ہارون الرشید: کاش ہمیں معلوم ہوتا کہ وہ آپ کے ہاں مقیم ہے!

الحاجہ: جو ہوا سو ٹھیک ہوا امیر المومنین، یہی اللہ کی مشیت تھی۔

(خاتون کی یہ بات سُن کر ہارون بے بسی سے آسمان کی طرف منہ اٹھاتا ہے اور پھر سر جھکا لیتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا منظر

(حضرت سلمان فارسیؓ کے گھر کا ایک کمرہ۔ یہ کمرہ سادہ سا ہے، مگر تمام چیزیں انتہائی قرینے اور سلیقے سے رکھی ہیں۔ ایک طرف گدّا رکھا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی بیوی حضرت اُمیمہؓ کمرے کی صفائی سے فارغ ہونے ہی والی ہیں کہ دروازے پر دستک ہوتی ہے۔)

امیمہؓ: کون؟

آواز: میں ہوں اُمِ درداء

امیمہ: (دروازہ کھولتے ہوئے) آیئے آیئے اُمِ درداء، خوش آمدید۔

اُمِ درداءؓ: میرے خیال میں آپ صفائی کر رہی تھیں؟ آپ اپنا کام مکمل کر لیں۔

امیمہؓ: صفائی سے تو بس فارغ ہوا ہی چاہتی ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ (دونوں گدّے پر بیٹھ جاتی ہیں)۔

اُمِ درداءؓ: کیسی ہیں آپ اور کیا حال ہے آپ کے شوہر جناب سلمانؓ کا؟

امیمہؓ: اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے بہن، آپ فرمایئے آپ کے کیا حالات ہیں۔ ابی درداءؓ خیریت سے تو ہیں؟

اُمِ درداءؓ: کیا پوچھتی ہو بہن ان کے بارے میں بس وہ تو اپنے حال ہی میں گم ہیں۔

امیمہؓ: کیوں، کیا بات ہے؟ کیا ان کا حال ایسا نہیں جیسا تم چاہتی ہو؟

اُمِ درداءؓ: نہیں تو! ایسا ہی ہے جیسا میں چاہتی ہوں اور جیسا وہ خود اپنے لیے چاہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیمہؓ: ہوں، تو وہ اپنے حال میں مگن ہیں۔لیکن معاف کرنا بہن، مجھے تو یہی اندازہ ہوا ہے کہ ان کی حالت آپ کی مرضی کے خلاف ہے۔

اُمِ درداءؓ: استغفراللہ، بہن، میں نے یہ کب کہا ہے؟

امیمہؓ: کہا تو نہیں، لیکن کہنا تو یہی چاہتی تھیں ناں؟

اُمِ درداءؓ: نہیں نہیں، مجھے ان سے کوئی شکایت نہیں۔

امیمہؓ: آپ مجھ سے کچھ چھپا رہی ہیں صاف اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے شوہر سے خوش نہیں ہیں۔

اُمِ درداءؓ: کیا ہوگیا ہے آپ کو اُمِ عبداللہ: آپ نے یہ کیوں سوچ لیا ہے؟

امیمہؓ: میری اچھی بہن، آپ کا لہجہ چغلی کھا رہا ہے۔

اُمِ درداءؓ: یقین کریں بہن جی، اپنے شوہر سے میں بالکل خوش ہوں۔

امیمہؓ: تو پھر آپ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟

اُمِ درداءؓ: آپ کو میری حالت میں کیا چیز نرالی لگی؟

امیمہؓ: اپنے الجھے الجھے بال تو دیکھئے، نہ کنگھی کی ہے اور نہ تیل لگایا ہے۔

اُمِ درداءؓ: (مصنوعی انداز میں ہنس کر) اوہ، آپ نے بھی کیا اندازہ لگایا وہ تو میں ابی درداء کی قمیض سینے میں مصروف تھی۔اس لئے بال نہ سنوار سکی۔

امیمہؓ: مجھے تو یوں لگتا ہے کہ آپ کے بالوں نے کئی روز سے تیل کی شکل تک نہیں دیکھی۔کیا تیل ختم ہوگیا ہے؟

اُمِ درداءؓ: الحمدللہ! میرے پاس سب کچھ ہے تیل بھی ہے کنگھی بھی آئندہ آپ سے ملوں گی تو ان شاءاللہ مجھے اچھی حالت میں دیکھیں گی۔

امیمہؓ: میرے لئے سنگھار کرو گی یا ابی درداء کے لئے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمِ درداءؓ: پہلے آپ کے لئے پھر ان کے لئے۔

امیمہؓ: نہیں نہیں پہلے ابی درداء کے لئے پھر میرے لئے۔

اُمِ درداءؓ: اچھا بہن۔۔۔آپ جیسے چاہیں۔

امیمہؓ: (اُمِ درداء کے جوابات سے مطمئن نہ ہوتے ہوئے) اور یہ کپڑے جو آپ نے پہن رکھے ہیں۔کیا شایانِ شان ہیں؟

اُمِ درداءؓ: کیا ہے انہیں؟

امیمہؓ: مجھے تو اچھا نہیں لگتا کہ آپ ایسے کپڑے پہنیں۔خدا نہ کرے آپ محتاج ہیں نہ بیوہ۔

اُمِ درداءؓ: خدارا چھوڑیئے بھی اس ذکر کو۔میں تو تسلی کے چند الفاظ سننے آئی تھی نہ کہ اپنے کپڑوں اور بالوں پر تنقید۔

امیمہؓ: میری پیاری بہن! آپ کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ جب نبی ﷺ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان رشتۂ اخوت قائم کیا تھا تو میرے اور آپ کے شوہر کو بھائی بھائی بنایا تھا۔

اُمِ درداءؓ: بھلا یہ بھی کوئی بھولنے والی بات ہے۔

امیمہؓ: تو یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجیئے کہ جس طرح سلمان الفارسی اور ابو درداء الخزرجی ایک جان دو قالب ہیں اسی طرح میں اور آپ بھی ایک جان دو قالب ہیں۔

اُمِ درداءؓ: (فخر سے) بے شک۔

امیمہؓ: تو پھر مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں آپ سے اچھا لباس پہنوں۔ اپنے بالوں کو سنواروں اور آپ کے بال الجھے رہیں۔

اُمِ درداءؓ: (بے پروائی سے ہنس کر) آپ ایسی باتوں پر دھیان نہ دیجیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دراصل آپ کی طرح بن سنور کر رہنے کو جی نہیں چاہتا۔

امیمہؓ: بخدا پہلے تو انصار کی خواتین میں حسن و جمال کو سنوارنے اور اچھے لباس کے استعمال کرنے میں اپنا جواب نہ رکھتی تھیں۔

اُمِ درداءؓ: بہن وہ زمانہ لدُ چکا اب حالات کچھ اور ہیں۔

امیمہؓ: کیسے........کیا ہوا زمانہ کو؟

اُمِ درداءؓ: کبھی ابودرداءؓ ایک خوشحال تاجر تھے۔ اب تو وہ تجارت سے دور اور عبادت میں مگن رہتے ہیں۔

امیمہؓ: کیوں؟ ابودرداءؓ ایسے تو نہ تھے۔

اُمِ درداءؓ: (افسوس سے) اب ان کا خیال ہے کہ عبادت اور تجارت ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔

امیمہؓ: کیوں؟ سلمان فارسیؓ تو ابھی تک اپنے ہاتھوں سے چٹائیاں بُنتے ہیں اور ان کے خیال میں یہ ایک بہترین کام ہے۔

اُمِ درداءؓ: اُمِ عبداللہ! آپ کے شوہر کی تو بات ہی اور ہے۔ ان کی راہ میں تو کوئی چیز بھی رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

امیمہؓ: آپ بھی تو اُمِ درداءؓ، اپنے شوہر کی طرح ہو گئی ہیں، یہ بھول ہی گئی ہیں کہ شادی شدہ عورت کے لئے بناؤ سنگھار کتنا ضروری ہے۔

اُمِ درداءؓ: کیا یہ کام صرف شادی شدہ عورت کے لیے ہی ضروری ہے؟ مرد کے لیے نہیں؟

امیمہؓ: دونوں کے لیے ضروری ہے۔

اُمِ درداءؓ: (رنج سے) بہر حال میرے شوہر کو آج کل میری شکل و صورت سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میرا کاجل لگانا یا نہ لگانا، بالوں کو سنوارنا یا نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنوارنا ان کے لیے برابر ہے اور جب یہ صورت ہے تو پھر میں یہ بناؤ سنگھار کس لیے کروں... کیا شیطان کے لیے۔!

امیمہؓ: معاذ اللہ: اُمِ درداءؓ! یہ آپ نے کیا کہہ دیا؟

اُمِ درداءؓ: میں نے اپنی زبان پر تالا لگا رکھا تھا مگر آپ نے مجھے مجبور کر دیا کہ میں یہ سب کچھ کہہ دوں۔

امیمہؓ: میری اچھی بہن۔ آپ کو تو چاہیئے تھا کہ شروع ہی میں دل کی بات کہہ دیتیں۔

اُمِ درداءؓ: مجھے اچھا نہیں لگتا تھا کہ اپنا قصہ غم سنا کر آپ کو بھی مغموم کر دیتی۔

امیمہؓ: شاید میں آپ کے کسی کام آسکتی۔

اُمِ درداءؓ: آپ کر بھی کیا سکتی تھیں؟ یہی نا کہ کپڑوں کا ایک جوڑا اور دے دیتیں۔

امیمہؓ: زہے نصیب، یہ سعادت ملتی تو اور کیا چاہیئے تھا مجھے اجازت دیں تو اب یہ سعادت حاصل کروں؟

اُمِ درداءؓ: نہیں نہیں نہیں۔ اللہ آپ کو مبارک کرے، پہلے بھی تو آپ نے ایک جوڑا دیا تھا۔ جانتی ہیں کہ میرے شوہر نے کیا کیا تھا؟

امیمہؓ: کیا کیا تھا؟

اُمِ درداءؓ: جونہی انہوں نے مجھے وہ جوڑا پہنے دیکھا فوراً حکم دیا کہ اسے اُتار دوں اور اللہ کی راہ میں خیرات کر دوں۔

امیمہؓ: اللہ معاف کرے ابی درداءؓ کو۔ بخدا آج تو میں اپنے شوہر سے ضرور کہوں گی کہ وہ انہیں نصیحت کریں۔

اُمِ درداءؓ: نہ، نہ ایسا نہ کرنا ام عبداللہؓ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیمہؓ: آخر اس میں حرج کیا ہے؟

اُمِ درداءؓ: یہ میرا اور میرے شوہر کا معاملہ ہے۔ انہیں نہیں پتہ چلنا چاہیئے کہ میں نے ان کے متعلق کوئی شکوہ کیا ہے۔

امیمہؓ: آپ تو جانتی ہیں کہ سلمانؓ ذہین فطین آدمی ہیں۔ آپ کے شوہر کو ذرہ برابر شک نہ ہونے دیں گے۔

اُمِ درداءؓ: نہیں بہن! مجھے ان سے زیادہ آپ کے شوہر سے شرم آتی ہے کہ وہ کیا کہیں گے؟

امیمہؓ: سلمانؓ آپ کے شوہر کے بھائی ہیں اور آپ کے لیے بھی بھائی کے برابر ہیں۔

اُمِ درداءؓ: چاہے میرے حقیقی بھائی ہوں۔ پھر بھی مجھے شرم آتی ہے کہ وہ ایسے معاملے کے متعلق جانیں۔

امیمہؓ: لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جو چھپانا چاہتی ہیں۔ سلمانؓ اسے جان چکے ہیں۔

اُمِ درداءؓ: انہیں کیسے پتہ چلا؟

امیمہؓ: خود آپ سے!

اُمِ درداءؓ: یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟

امیمہؓ: ایک دن وہ آپ کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے آپ کی حالت دیکھ کر پوچھا تھا۔ تو آپ نے کہا تھا کہ آپ کے بھائی ابودرداءؓ کو اب دنیا سے رغبت نہیں رہی۔

اُمِ درداءؓ: اُف! یہ بات تو میں نے ان سے کہی تھی، لیکن میرا یہ مطلب تو ہرگز نہ تھا کہ وہ اُسے ایک شکایت خیال کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیمہؓ: آپ کا کچھ بھی مقصد تھا، لیکن وہ حقیقت پہچان گئے۔ وہ بڑے ذہین اور معاملہ شناس ہیں۔ بخدا اگر میں ان سے کوئی بات چھپاؤں بھی تو وہ یوں جان جاتے ہیں جیسے کسی کتاب میں پڑھ لیا ہو۔

اُمِ درداءؓ: ہائے یہ کتنی شرم کی بات ہے؟

امیمہؓ: کوئی بات نہیں بہن! وہ تو آپ کے بھائی ہیں۔

اُمِ درداءؓ: اچھا بہن اب میں چلتی ہوں، خدا حافظ (بات ختم کر کے کھڑی ہو جاتی ہے اور باہر جاتی ہے۔)

دوسرا منظر

(ابی الدرداءؓ کا گھر۔ گھر کی ہر چیز سے غربت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ داخل ہوتے ہیں۔ ابودرداءؓ ان کا استقبال کرتے ہیں اور کہتے ہیں)۔

ابودرداءؓ: خوش آمدید ابوعبداللہؓ! خوش آمدید!

سلمانؓ: (خوشی کے ساتھ) میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں جنہوں نے یہ لقب مجھے عطا فرمایا۔

ابودرداءؓ: یہ تو نبی ﷺ کی عطائے خاص ہے۔

سلمانؓ: عزیز بھائی! میں اور میرے اہلِ خانہ سب حاضر ہوئے ہیں۔

ابودرداءؓ: سر آنکھوں پر! ابوعبداللہؓ بسر و چشم۔

سلمانؓ: (بڑی بے تکلفی کے ساتھ) ہم دوپہر اور شام کا کھانا آپ ہی کے ہاں کھائیں گے۔

ابودرداءؓ: (خوش ہوتے ہوئے) زہے نصیب۔ تشریف رکھیں اور ہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہاں ہیں آپ کی محترمہ؟

سلمانؓ: مجھ سے پہلے آپ کی محترمہ کے پاس چلی گئی ہیں۔

ابودرداءؓ: عجیب۔ بخدا ہمیں تو پتہ ہی نہیں چلا۔

سلمانؓ: آپ کو پتہ چلتا بھی کیسے؟ آپ تو دنیا جہاں سے بے نیاز ہیں، گھر والوں تک کی خبر نہیں آپ کو تو!

ابودرداءؓ: (افسوس کے انداز میں گہرا سانس لیتے ہیں اور پھر اپنی بیوی کو پکارتے ہیں) ام درداءؓ۔۔۔۔ام درداءؓ!

اُمِ درداءؓ: ابھی آتی ہوں ابودرداءؓ۔

ابودرداءؓ: دیکھو تو میرے بھائی سلمانؓ تشریف لائے ہیں۔

اُمِ درداءؓ: ان کی تشریف آوری کا بہت بہت شکریہ۔ آپ کے بھائی کی زوجہ محترمہ میرے پاس تشریف رکھتی ہیں۔

ابودرداءؓ: ان کی تشریف آوری کا میری طرف سے شکریہ ادا کرو اور ان کے لیے کچھ تیار کرو۔ وہ دوپہر کا کھانا ہمارے ہاں ہی کھائیں گے۔

اُمِ درداءؓ: بلکہ رات کا کھانا بھی۔

ابودرداءؓ: اچھا بہت اچھا۔ تو پھر پیش کرو جو تمہارے پاس ہے۔

اُمِ درداءؓ: ابھی سب کچھ حاضر کیے دیتی ہوں۔

ابودرداءؓ: (اظہارِ تشکر کے انداز میں) اللہ تمہارا بھلا کرے۔ تم بہت ہی نیک بخت ہو۔

تیسرا منظر

(ابودرداءؓ کے گھر کا اندرونی حصہ)

ابودرداءؓ: آیئے ابوعبداللہؓ، ام درداءؓ نے آپ کے لیے دسترخوان بچھادیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

سلمانؓ: دستر خوان کی طرف دیکھتے ہوئے) ماشاءاللہ۔بہن اُمِ درداءؓ تم نے تو بڑا تکلف کیا ہے۔

ابودرداءؓ: بسم اللہ کیجیئے بھائی۔

سلمانؓ: (دستر خوان پر ابودرداءؓ کو ذرا پیچھے ہٹ کر بیٹھے دیکھ کر) اور کیا آپ ہمارے ساتھ کھانا تناول نہیں فرمائیں گے؟

ابودرداءؓ: معاف فرمایئے گا سلمانؓ بھائی، میں تو روزے سے ہوں۔

سلمانؓ: (حیرت کے ساتھ) روزے سے؟ میں اپنے گھر سے آپ کے ساتھ کھانا کھانے آیا ہوں اور آپ روزے سے ہیں۔

ابودرداءؓ: لیکن میرے بھائی روزے کی نیت تو میں نے آپ کی تشریف آوری سے پہلے کی تھی۔

سلمانؓ: اچھا اب تو میں آ گیا ہوں، مناسب یہ ہے کہ روزہ افطار کرلیں۔

ابودرداءؓ: کیا آپ مجھے روزہ مکمل کرنے کی اجازت نہ دیں گے۔ میں آپ کے ساتھ بیٹھوں گا۔ کھانے کے دوران میں آپ سے گفتگو ہوگی۔

سلمانؓ: (طنز کرتے ہوئے) اے عرب! کیا یہ تمہاری شریعت میں جائز ہے؟

ابودرداءؓ: کتنی عجیب بات کہی آپ نے، میرے بھائی اللہ نے ہمیں اسلام سے نواز کر عرب کے دستور اور معاشرت سے بے نیاز کردیا ہے۔

سلمانؓ: (ناصحانہ انداز میں) مہمان نوازی کی تاکید تو اسلام نے بھی کی ہے۔ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو کہتے سنا ہے: انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (مجھے تو اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے)۔ بخدا میں اس وقت تک کھانا نہ کھاؤں گا جب تک آپ ساتھ نہ دیں گے۔

ابو درداءؓ: اچھا تو پھر میں آپ کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں۔ بسم اللہ، نفلی روزہ ہے۔ پھر رکھ لوں گا۔

سلمانؓ: جزاک اللہ، جزاک اللہ (دونوں کھانا کھاتے ہیں)۔

چوتھا منظر

(ابو درداءؓ کا گھر، ام درداءؓ سنگھار کر رہی ہیں اور حضرت سلمان فارسیؓ کی بیوی ان کی مدد فرما رہی ہیں۔

اُمِ درداءؓ: بہن! آپ کے شوہر نماز پڑھ کر تشریف لے آئے ہیں، لیکن ابو درداءؓ ابھی تک نہیں آئے۔

امیمہؓ: ابھی آجائیں گے۔

اُمِ درداءؓ: بخدا میں یہ بات پسند نہیں کرتی کہ گھر میں مہمان بیٹھے ہیں اور جناب ابھی تک مسجد سے تشریف نہیں لائے۔

امیمہؓ: یہ سلمانؓ پر چھوڑ دو بہن! وہ ان کی بے پروائی کی طرف ضرور توجہ دلائیں گے۔

اُمِ درداءؓ: اللہ ایسا ہی کرے۔

امیمہؓ: آپ اپنا سنگھار مکمل کر لیں۔

اُمِ درداءؓ: مکمل تو ہو گیا ہے۔ اب اور کیا چاہتی ہیں آپ؟

امیمہؓ: خوشبو کو تو چھوا تک نہیں آپ نے، خوشبو لگانا تو سنت ہے۔

اُمِ درداءؓ: یہ بات درست ہے آپ کی، ابھی یہ حکم پورا کرتی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچواں منظر

(ابودرداءؓ کا گھر۔ وہ داخل ہوتے ہیں۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں۔)

سلمانؓ: آپ کہاں رہ گئے تھے ابودرداءؓ؟ میں تو کافی دیر پہلے مسجد سے آ گیا تھا۔

ابودرداءؓ: میں مسجد میں ہی تھا بھائی، کسی چیز کی حاجت ہو تو فرمائیں۔

سلمانؓ: اللہ بھلا کرے بہن اُمِ درداءؓ کا۔ کیا خوب کھانا تیار کیا تھا۔ زیادہ کھانے کی وجہ سے مجھے تو اُونگھ آنے لگی ہے۔

ابودرداءؓ: اگر آپ سونا چاہیں تو کچھ دیر سو لیں، ابھی انتظام کیے دیتا ہوں۔

سلمانؓ: اس کی ضرورت نہیں، آپ اندر تشریف لے جائیں۔ اُمِ درداءؓ منتظر ہوں گی۔

ابودرداءؓ: نہیں ابھی نہیں۔ میں رات کا کچھ حصہ یہیں عبادت میں گزاروں گا۔ آپ اور آپ کی اہلیہ ساتھ کے حجرے میں آرام کریں۔

سلمانؓ: عجیب۔ کیا یہ اچھا لگتا ہے کہ میں اور میری بیوی آرام کریں، آپ رات عبادت اور تہجد میں گزاریں اور آپ کی بیوی آپ کا انتظار کرتی رہے۔ اگر آپ پسند نہیں فرماتے کہ ہم آپ کے گھر رات گزاریں، تو ہمیں اپنے گھر جانے دیجیئے۔

ابودرداءؓ: معاذ اللہ بھائی! چلئے آپ اپنے حجرے میں اور میں بھی اپنے اہل خانہ کے پاس جاتا ہوں۔

سلمانؓ: نہیں، پہلے آپ داخل ہوں۔ پھر میں اپنے حجرے میں جاؤں گا۔

ابودرداءؓ: بہتر، پہلے میں ہی گھر میں جاتا ہوں۔

سلمانؓ: ایک اور بات، تہجد اور نماز کے لئے مجھے جگانے کی فکر نہ کیجیئے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان شاء اللہ وقت پر بیدار ہو جاؤں گا۔

ابودرداءؓ: (کسی قدر خفگی سے) اچھا بھائی اچھا!

چھٹا منظر

(**ابودرداءؓ کا گھر**۔ حضرت سلمانؓ کھانا لیے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔

ابودرداءؓ کہتے ہیں۔

ابودرداءؓ: یہ کیا سلمانؓ بھائی آپ اپنے گھر سے کھانا لے کر آئے ہیں؟

سلمانؓ: ہمیں آپ کی ضیافت میں تین دن ہو چکے ہیں۔ تین دن کے بعد آدمی مہمان نہیں رہتا۔

ابودرداءؓ: جو بھی ہو، لیکن سلمانؓ بھائی! یا تو دونوں میرے مہمان بن کر رہیے یا اپنے گھر تشریف لے جایئے۔

سلمانؓ: اچھا تو پھر آپ دونوں بھی چند دنوں کے لیے ہمارے ہاں تشریف لے چلیں۔

ابودرداءؓ: آپ ہمیں کیوں دعوت دے رہے ہیں۔ دعوت کے لیے کوئی تقریب ہوتی ہے۔

سلمانؓ: نیکی اور تقویٰ میں تعاون کے لیے، کیا یہ تقریب ملاقات نہیں؟ اکٹھے مسجد جائیں گے۔ اکٹھے واپس آئیں گے اور آخر شب اکٹھے قیام کریں گے۔

ابودرداءؓ: (غصے کو چھپاتے ہوئے) سلمانؓ بھائی، میں نے بہت صبر کیا لیکن اب وقت آگیا ہے کہ صاف صاف کہہ دوں کہ آپ نے نیکی میں تعاون کرنے کی بجائے مجھے روکا ہے۔ جب سے آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ نہ تو میں دن میں روزہ رکھ سکا۔ نہ رات میں قیام کر سکا۔

سلمانؓ: (بڑے فیصلہ کُن انداز میں) میرے لیے بھی یہی موقعہ ہے کہ آپ سے صاف صاف کہہ دوں۔ اگر آپ قربِ الٰہی چاہتے ہیں تو جان رکھیئے واجب الادا حقوق کو پس پشت ڈال دینے سے اللہ کی رضا نہیں ملتی۔

ابودرداءؓ: کون سے حقوق ہیں جو میں نے بھلا رکھے ہیں؟

سلمانؓ: آپ پر آپ کے جسم کے، آپ کے اہلِ خانہ اور ہمسایوں وغیرہ کے سب کے حقوق ہیں۔ سب کے حقوق ادا کرنے چاہیئں۔

ابودرداءؓ: سچ ہے، اور بحمد اللہ میں سب کے حقوق ادا کر رہا ہوں۔

سلمانؓ: نہیں بھائی، آپ اپنے جسم اور اہلِ خانہ کے حقوق غصب کر رہے ہیں۔

ابودرداءؓ: تو کیا آپ یہی اندازہ کرنے کے لیے ہمارے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے؟

سلمانؓ: جی ہاں! اسی لیے، تا کہ آپ کو نیکی کے سیدھے راستے پر چلا سکوں

ابودرداءؓ: لیکن میری رائے آپ کی رائے کے خلاف ہے۔

سلمانؓ: پھر ہم نبی ﷺ کے پاس چلتے ہیں۔ وہ فیصلہ فرما دیں گے کہ کون سیدھی راہ پر ہے۔

ابودرداءؓ: ٹھیک ہے۔ چلو! (دونوں اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں)

ساتواں منظر

(حضرت سلمان فارسیؓ کا گھر۔ ام درداءؓ حضرت امیمہؓ سے ملنے کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائی ہیں اور انہوں نے بہترین سنگھار کیا ہوا ہے۔)

امیمہؓ: آیئے آیئے، خوش آمدید اُمِ درداءؓ! آج تو آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔

اُمِ درداءؓ: اللہ بھلا کرے آپ کا اور بھائی سلمانؓ کا جنہوں نے ابودرداءؓ کو حقوق العباد کا مسئلہ سمجھا دیا۔ اب تو وہ بہت بدل گئے ہیں۔

امیمہؓ: بہن انہیں تو نبی ﷺ کے ارشادات نے ٹھیک کیا ہے۔

اُمِ درداءؓ: جی ہاں۔۔۔۔ میرے شوہر اب میرا خیال رکھتے ہیں۔

امیمہؓ: ہلاکت ہے رہبانیت کے لیے۔

اُمِ درداءؓ: جب ابودرداءؓ اور سلمانؓ حضرت نبی ﷺ کے پاس فیصلے کے لیے گئے تھے، تو نبی ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

امیمہؓ: آپ ﷺ نے فرمایا تھا سلمانؓ نے سچ کہا ہے اور سلمان تم سے زیادہ فہیم ہے اے ابودرداءؓ۔ ہلاکت ہے رہبانیت کے لیے۔

دونوں: رہبانیت مردہ باد!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روشنی کے رشتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا منظر

(اُمِ حکیم کا گھر۔ان کی چچازاد بہن فاختہ،ان سے محوِ گفتگو ہیں)

اُمِ حکیمؓ: (بڑے فیصلہ کن انداز میں سمجھاتی ہیں)خبردار میری بہن! اُس کا خیال بھی دل میں نہ لانا، جب تک وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ کا اقرار نہ کر لے۔

فاختہؓ: (امید کا دامن تھامتے ہوئے)شاید میرا اس کے پیچھے جانا ہی اس کے دل میں اسلام کی محبت بھر دے۔

اُمِ حکیمؓ: (گفتگو میں مہارت اور تجربہ عیاں ہے)نہیں بہن، ہرگز نہیں۔ اگر تم نے اس کا پیچھا کیا، تو وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دینے کی پوری کوشش کرے گا۔

فاختہؓ: (پورے عزم اور قوت کے ساتھ)معاذ اللہ! چاہے آسمان زمین پر آگرے۔میں اپنے دین سے ہرگز نہ پھروں گی۔

اُمِ حکیمؓ: (سمجھاتے ہوئے) پھر میری رائے ہے کہ اپنے موٗقف پر ڈٹی رہو،حتّٰی کہ وہ سچائی کی طرف پلٹ آئے اور اللہ کے پیارے دین میں داخل ہو جائے۔ جس میں لوگ جوق در جوق داخل ہو رہے ہیں۔

فاختہؓ: (اپنے عزم اور قوت ایمان کا اظہار کرتے ہوئے) چاہے مجھ پر قیامت کیوں نہ ٹوٹ پڑے آپ مجھے ثابت قدم پائیں گی۔ میں اپنے دین سے ہرگز نہ پھروں گی۔

اُمِ حکیمؓ: پھر بھی میرا مشورہ یہی ہے کہ اپنے موٗقف پر قائم رہو، جب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ حق کی طرف پلٹ نہ آئے اور اللہ کے دین میں داخل ہو جائے۔

فاختہؓ: (اندر کے ایک خوف کا اظہار کرتے ہوئے) ڈرتی ہوں کہ کہیں آپ کے شوہر عکرمہ کی طرح ملک چھوڑ کر ہی نہ چلے جائیں اور پھر ان کے حق کی طرف پلٹ آنے کی کوئی امید ہی باقی نہ رہے۔

اُمِ حکیمؓ: (سمجھاتے ہوئے) صفوان ایسا کیونکر کرے گا؟ نبی ﷺ نے عکرمہ کی طرح اس کو قتل کر دینے کا حکم تو نہیں فرمایا۔ (صفوان بن امیہ بغیر اجازت کے اندر داخل ہوتا ہے۔)

اُمِ حکیمؓ: (کسی قدر ناگواری سے) کیسے آئے ہو صفوان؟

صفوان: عجیب! اُمِ حکیم آپ اپنی چچازاد کے شوہر کا یوں استقبال کرتی ہیں؟

اُمِ حکیمؓ: (فیصلہ کن انداز میں) میں تو تمہیں اس کا شوہر ہی تسلیم نہیں کرتی۔ اب تمہارے اور اس کے درمیان اسلام کی فصیل حائل ہو چکی ہے۔

صفوان: آپ مجھے مہمان ہی سمجھیں، کیا آپ مہمانوں کا یوں استقبال کرتی ہیں؟

اُمِ حکیمؓ: (چوٹ کرتے ہوئے) تم مہمان ہوتے تو یقیناً ہم تمہارا استقبال کرتے۔ تم تو شیطان ہو۔ اللہ نے اسے اپنے خاص فضل و کرم سے مشرف بہ اسلام فرمایا ہے اور تم ہو کہ اس بیچاری کو کافر بنانے کے درپے ہو۔

صفوان: کیا تمہیں اچھا لگتا ہے فاختہ کہ تمہاری بہن مجھے شیطا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمِ حکیمؓ: اور تمہاری حیثیت ہی کیا ہے صفوان؟

صفوان: میری حیثیت تو کسی قریشی سے پوچھیے جو مجھے سخی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

اُمِ حکیمؓ: (موقع ملتے ہی دعوت دیتی ہیں) اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کے فخر وغرور کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اگر تم شرف حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر اسلام قبول کرنے کے علاوہ تمہارے پاس کوئی راستہ نہیں۔

صفوان: (محبت اور عزت نفس کے درمیان کشمکش کا عالم ہے) فاختہ کیا تم مجھ سے بات بھی نہ کرو گی؟ اور کیا تم اتنا بھی نہیں کر سکتیں کہ تمہاری بہن صاحبہ اپنی زبان بند رکھیں؟

اُمِ حکیمؓ: (بڑے اعتماد کے ساتھ) یہ تم سے کبھی بھی بات نہ کرے گی۔

صفوان: فاختہ۔۔!

اُمِ حکیمؓ: اس نے اللہ عزّ وجلّ کے نام پر قسم کھائی ہے کہ جب تک تم اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان نہیں لاتے تم سے بات نہیں کرے گی۔

صفوان: کیا یہ سچ ہے فاختہ؟

فاختہؓ: دل میں دعا کرتے ہوئے کہ اللہ صفوان کو قبول فرمالے اور چہرے پر اثرات کا اظہار ہے) سر کی جنبش سے امّ حکیم کی تصدیق کرتی ہے۔

اُمِ حکیمؓ: میں نے کہا نہیں تھا!

صفوان: (طنزیہ انداز میں غصّے سے) پہلے آپ اپنے شوہر کے بارے میں سوچیں۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ یہ پند ونصیحت آپ عکرمہ کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھا رکھیں۔

اُمِ حکیمؓ: (اشتیاق سے) وہ ہیں کہاں؟

صفوان: (مذاق اڑاتے ہوئے) شاید تم سے ڈر کر دور بھاگ گیا ہے؟

اُمِ حکیمؓ: (کرب کے ساتھ) صفوان! تمہیں زیب نہیں دیتا کہ اپنے دوست کے متعلق یوں کہو۔ کیا تم جانتے نہیں کہ وہ کیوں بھاگ گئے ہیں؟

صفوان: مجھے معلوم ہے کہ جن لوگوں کا قتل محمد ﷺ نے جائز قرار دیا ہے ان میں اس کا بھی نام ہے۔

اُمِ حکیمؓ: اگر عکرمہ کے متعلق اچھی بات نہیں کہہ سکتے تو تمہیں خاموش رہنا چاہیے۔

صفوان: (ایک اور طنز کے ناصحانہ تیر چلاتے ہوئے) آپ کو میرا تو خیال ہے۔آپ کو اس کے ساتھ جانا چاہیئے تھا۔محبت کا تقاضا یہی ہے۔

اُمِ حکیمؓ: (اچانک غم والم میں ڈوب جاتی ہیں) کاش جانتی ہوتی کہ وہ کہاں گئے ہیں؟

صفوان: وہ یمن کی طرف گیا ہے۔

اُمِ حکیمؓ: (پرامید انداز میں) بخدا ابھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عکرمہ کے پاس جانے کی اجازت طلب کروں گی اور انہیں واپس لاؤں گی۔

صفوان: کیا کہہ رہی ہو؟ اگر محمد ﷺ کو پتہ چل گیا تو وہ فوجی دستہ بھیج کر اُسے گرفتار کرلیں گے اور پھر قتل کرادیں گے۔

اُمِ حکیمؓ: (محبت اور عقیدت سے) صفوان! محمد ﷺ سے رحم وکرم کی امید

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وہ بہت ہی عظیم ہیں۔

صفوان: (اندر سے ڈرتے ہوئے) کاش میں نے آپ کو نہ بتایا ہوتا۔ بخدا میں نے اپنے دوست پر خود ہی ظلم کیا ہے۔ اگر آپ کو اپنے شوہر سے سچی محبت ہے تو للہ اس کے لیے قتل اور عذاب کا طوفان نہ کھڑا کیجیے۔

اُمِ حکیمؓ: گھبراؤ نہیں! میں نے بے وجہ اُن کے پاس جانے کا ارادہ نہیں کیا۔ میں نے آقا ﷺ سے ان کے لیے امان طلب کی تھی اور انہوں نے عکرمہ کو معاف فرما دیا۔

صفوان: معاف کر دیا؟۔۔۔محمد ﷺ نے عکرمہ ابن ابی جہل کو امان دے دی؟

اُمِ حکیمؓ: ہاں۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ اگر آج خود ابوجہل موجود ہوتا اور امان طلب کرتا تو نبی ﷺ اسے بھی معاف فرما دیتے۔ (فاختہ سے) اچھا میں جا رہی ہوں فاختہ۔۔ (باہر جانے کے لیے تیار ہو جاتی ہے)

فاختہؓ: للہ مجھے بھی اللہ کے رسول ﷺ کے حضور لے چلیے!

صفوان: ٹھہرو فاختہ!

فاختہؓ: (کچھ کہنے کا ارادہ کرتی ہی ہے کہ اسے اپنی قسم یاد آ جاتی ہے۔ پھر ایک دم اُمِ حکیم کی طرف رُخ کرتی ہے) آیئے اُمِ حکیم! (دونوں باہر نکل جاتی ہیں)

صفوانؓ: (صدمے سے نڈھال ہے اور بڑبڑاتا ہے) اُف، میرے اور فاختہ کے درمیان کتنی بڑی دیوار حائل ہو گئی ہے؟!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا منظر

(یمن کے راستے میں ایک جگہ قافلہ فروکش ہے۔اُمِ حکیم اہلِ قافلہ کے چہروں کی طرف بغور دیکھتی ہیں۔اچانک عکرمہ کے چہرے پر نگاہ پڑتی ہے اور وہ بھی انہیں پہچان لیتے ہیں۔دونوں چہرے خوشی سے چمک اٹھتے ہیں)۔

عکرمہ: اُمِ حکیم! (اس کی طرف بھاگتے ہوئے) اُمِ حکیم! تم اس دور دراز علاقے میں کیسے آگئیں؟

اُمِ حکیمؓ: عکرمہ! آپ کی محبت کھینچ لائی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کے بغیر زندہ رہ سکوں گی۔۔۔؟

عکرمہ: میرے لیے آپ کو یہ تکلیف نہیں اٹھانی چاہیے تھی۔میں تو آندھیوں میں رکھا چراغ ہوں۔ جس کے پاس کہیں دور بھاگ جانے کے سوا اور کوئی چارہ کار ہی نہیں۔

اُمِ حکیمؓ: کیا یمن کی طرف؟

عکرمہ: کیسے پتہ چلا آپ کو؟ کس نے بتایا ہے؟

اُمِ حکیمؓ: بس بتلا دیا کسی مہربان نے۔

عکرمہ: شاید صفوان بن اُمیہ نے؟

اُمِ حکیمؓ: ہاں۔

عکرمہ: عجیب ہے وہ بھی!

اُمِ حکیمؓ: عجیب تو آپ ہیں۔کیا آپ کو یہ اچھا لگا کہ اپنی محبت کرنے والی بیوی کو چھوڑ کر ایک ایسے سفر پر چلے جائیں جہاں سے واپسی ممکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو۔

عکرمہ: محمد ﷺ نے مکّہ پر قبضہ کر کے جب میرے قتل کا اعلان کر دیا تو میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ بھی تو نہ تھا۔ اور پھر میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ آپ بے گناہ میرے ساتھ مصائب برداشت کریں۔

اُمِ حکیمؓ: میں کیسے بے گناہ ہوں۔کیا بھول گئے؟ جنگِ اُحد میں آپ کے ساتھ نہ تھی؟

عکرمہ: وہ دن تو ہماری عظمت اور قوت کا دن تھا!!

اُمِ حکیمؓ: (طنزیہ اور غیرت دلانے کے انداز میں) ہوگا۔ اب تو اپنے بارے میں سوچیے۔مشکل پڑی تو مجھے چھوڑ آئے۔یہاں تک کہ چلتے وقت ملنے کی زحمت بھی گوارا نہ کی!

عکرمہ: (اظہارِ محبت کرتے ہوئے) قسم اُس شہر کی جس پر محمد ﷺ قابض ہے۔آپ کیجدائی ناقابلِ برداشت ہے، مگر میں بے بس ہوں۔ اگر وہاں رہتا تو یقیناً قتل کر دیا جاتا۔میں نے بہتر سمجھا کہ کہیں دور چلا جاؤں۔سوچا ہے کہ قسمت نے یاوری کی تو واپس آپ کے پاس چلا آؤں گا۔

اُمِ حکیمؓ: عکرمہ! آپ کو محمد ﷺ کے رحم وکرم سے اس قدر مایوس نہیں ہو جانا چاہیے۔ انہوں نے اپنے کتنے ہی دشمنوں کو معاف فرما دیا ہے۔

عکرمہ: (اعترافِ جرم کرتے ہوئے کچھ اظہارِ ندامت بھی ہے) نہیں اُمِ حکیم! میرے جیسی دشمنی شاید کسی کی بھی نہ تھی۔میں اور میرے والدِ محترم محمد ﷺ کو تکلیفیں پہنچانے اور اذیتیں دینے میں سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے آگے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے میرے والد کو ابوجہل کہنا شروع کر دیا۔

اُمِ حکیمؓ: (ایک داعی کی طرح) کیا آپ ابھی تک محمد ﷺ کو ایک عام قریشی سردار سمجھ رہے ہیں جو فاتح ہو تو جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے؟

عکرمہ: وہ جیسا بھی ہو، لیکن وہ مجھے معاف نہیں کر سکتا۔

اُمِ حکیم: نہیں عکرمہ! وہ تو اللہ کے نبی ہیں۔ ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ وہ تو سرچشمہ ہدایت ہیں، لوگوں کے لیے باعثِ رحمت ہیں۔

عکرمہ: اُمِ حکیم! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم صابی ہو گئی ہو؟

اُمِ حکیمؓ: صابی نہیں؛ مسلمان کہو عکرمہ! میں اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آئی ہوں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

عکرمہ: پھر آپ کو ایک ایسے شخص سے رشتہ نہیں جوڑنا چاہیے جو کسی طرح ایمان نہیں لا سکتا۔

اُمِ حکیمؓ: (اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے) یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے تھے اور کیا میں نے آپ کو ٹوٹ کر چاہا نہیں؟

عکرمہ: (صفائی پیش کرتے ہوئے) اسی محبت نے تو مجبور کیا ہے کہ آپ کو اس نئے دین کے لیے آزاد چھوڑ دوں جسے آپ نے خود پسند کیا ہے۔

اُمِ حکیمؓ: (پوری قوت واعتماد کے ساتھ) ایمان کے معاملے میں تو آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر سبقت لے جانی چاہیے تھی۔ ہونا تو یوں چاہیے تھا۔ آپ کو اللہ نے حکمت و دانش عطا فرمائی ہے، آپ مجھے دعوتِ اسلام دیتے۔ میں آپ کو اپنی محبت کا واسطہ دے کر پوچھتی ہوں۔ کیا آپ کا دل و دماغ دعوتِ محمدی ﷺ کی سچائی کی گواہی نہیں دیتا۔

کیا محمد ﷺ رشد و ہدایت اور بھلائی کی دعوت نہیں دیتے؟

عکرمہ: آپ نے مجھے میری سب سے عزیز چیز کی قسم دی ہے تو میں سچ کہتا ہوں کہ وہ سچے رسول ہیں۔ اور جیسا آپ نے کہا ہے بالکل ویسے ہی ہیں۔

اُمِ حکیمؓ: پھر آپ کو کیا چیز منع کرتی ہے کہ آپ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کریں؟

عکرمہ: اُمِ حکیم! میرے قتل کے اعلان کے بعد بھی۔۔۔؟

اُمِ حکیمؓ: بس یہی چیز مانع ہے؟

عکرمہ: ہاں۔

اُمِ حکیمؓ: الحمدللہ، تو پھر آپ میرے ساتھ محمد ﷺ کے حضور تشریف لے چلیں۔

عکرمہ: کیا مطلب ہے آپ کا؟

اُمِ حکیمؓ: میں نے آنے سے پہلے دنیا کی اس عظیم ترین ہستی سے آپ کے لیے اَمان مانگی تھی!

عکرمہ: تو کیا وہ امان دینے پر راضی ہو گئے؟

اُمِ حکیمؓ: وہ تو خوش ہوئے تھے اور اُن کا چہرہ اقدس دمک اٹھا تھا۔

عکرمہؓ: اگر یہ سب کچھ ہے تو بخدا وہ نبی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمِ حکیمؓ: تو پھر میرے ساتھ چلیے تا کہ ان کے دربار میں حاضری دیں۔

تیسرا منظر

(مکہ شہر میں صفوانؓ کا گھر۔۔۔۔۔صفوانؓ بن امیہ اور فاختہ باتیں کرر ہے ہیں)

صفوانؓ: فاختہ! دل تو تمہاری محبت سے پہلے ہی لبریز تھا مگر اب اس پر تمہارا مکمل قبضہ ہے۔ تمہاری محبت لازوال ہے۔

فاختہؓ: یہ اضافہ مشرف بالاسلام ہونے سے ہوا ہے؟

صفوانؓ: ہاں۔

فاختہؓ: تو پھر محمد ﷺ کو مجھ سے بڑھ کر چاہو صفوان!

صفوانؓ: ان کی محبت تو میرا ایمان ہے۔ سنو فاختہ! جب میں جنگِ حنین میں گیا تھا تو اس کرہ ارض پر محمد ﷺ سے زیادہ قابلِ نفرت کسی کو نہ سمجھتا تھا (نعوذُ باللہ) مگر اب اُن سے زیادہ محبوب ہستی اس جہاں میں کوئی نہیں۔

فاختہؓ: (مزاح کے انداز میں) کیونکہ انہوں نے ہوازن کے مالِ غنیمت میں سے تمہیں بہت کچھ عطا فرمایا ہے؟

صفوانؓ: نہیں فاختہ نہیں، تم تو جانتی ہو کہ مال و متاع میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ مجھے تو ان کی بہادری اور ثابت قدمی نے بہت متاثر کیا ہے۔

فاختہؓ: جب زور کا رَن پڑا اور مسلمانوں کے قدم اُکھڑ گئے تو وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ میدانِ کارزار میں اکیلے کھڑے تھے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زوردار، مگر انتہائی مطمئن آواز میں کہہ رہے تھے:

الی ایها الناس

الی ایها الناس

انا النبی لا کذب

انا بن عبد المطلب

صفوانؓ: پھر مسلمان پورے جوش اور جذبے سے پلٹے اور مشرکوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ فاختہ! اسی وقت مجھے یقین ہو گیا کہ وہ اللہ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔

فاختہؓ: اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے صفوان جس نے ہمیں ہدایت اور سچائی پر اکٹھا کیا۔

صفوانؓ: فاختہ! تم نہ ہوتیں تو نہ میں جنگِ حنین میں جاتا اور نہ ہی میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوتی۔ پیاری! سچ تم بہت عظیم ہو۔

فاختہؓ: عظیم تو اُمِ حکیم ہیں صفوان! کیونکہ اُنہی نے مجھے سخت رویہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا تھا اور یقین دلایا تھا کہ ایک دن تم ضرور حق کی طرف پلٹ آؤ گے۔

صفوانؓ: کتنی عظیم اور سچی خاتون ہیں وہ!!

فاختہؓ: (پریشانی کے ساتھ) لیکن اب۔۔ نہ جانے وہ کہاں ہیں؟ دو ماہ سے ان کی کوئی خبر ہی نہیں ملی!

صفوانؓ: وہ اس وقت ہم سے بہت دور ہیں فاختہؓ!

فاختہؓ: مجھے ڈر ہے کہ کہیں راستے میں بھٹک نہ گئی ہوں۔ کسی مصیبت میں نہ پھنس گئی ہوں!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفوانؓ: ڈرنے کی کوئی بات نہیں فاختہ! جن لوگوں کے ساتھ انہیں بھیجا ہے انہیں میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دیں گے۔

فاختہؓ: سنا ہے نبی ﷺ نے مدینہ منورہ جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

صفوانؓ: ہاں، سنا ہے۔ دو یا تین دن کے بعد تشریف لے جائیں گے، بہر حال تم تیار رہو، ہم بھی انہی کے ساتھ جائیں گے۔

فاختہؓ: کیا ہم اُمِ حکیم اور ان کے شوہر کا انتظار یہاں مکہ میں نہ کریں؟

صفوانؓ: نہیں فاختہ! بہتر یہی ہے کہ مدینۃ النبی ﷺ میں ان کا استقبال کریں۔ امید ہے وہ دونوں بھی وہیں جائیں گے۔

چوتھا منظر

(مدینہ منورہ۔ حضرت رسول اللہ ﷺ فتحِ مکہ اور جنگِ حنین سے واپس تشریف لا چکے ہیں۔ صفوان اور فاختہ باتیں کرتے ہوئے اپنے گھر میں داخل ہو رہے ہیں)۔

صفوانؓ: مبارک ہو فاختہ! مبارک ہو! اللہ نے ہمیں امن کی بستی میں جائے پناہ دی۔

فاختہؓ: کیا آپ نبی ﷺ کے ہاں سے آ رہے ہیں؟

صفوانؓ: ہاں۔۔۔۔۔

فاختہؓ: یہ تو بتایئے: ملاقات کیسی رہی؟ کیسے ملے اپنے آقا ﷺ اور عکرمہؓ؟

صفوانؓ: (اشتیاق بڑھاتے ہوئے) مختصر بتاؤں یا تفصیل سے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاختہؓ: (چہکتے ہوئے) اتنی تفصیل سے کہ یوں لگے جیسے سارا منظر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہوں۔

صفوانؓ: (منظر کشی کرتے ہوئے جزئیات بیان کرتے ہیں) میں آقا ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ عکرمہؓ ام حکیمؓ کے ساتھ آئے اور دور ہی کھڑے ہو کر کہا: "اے محمد ﷺ! انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ﷺ نے میری جان بخشی فرما دی ہے۔ آقا ﷺ نے فرمایا" ام حکیم نے سچ کہا ہے، تم ہماری امان میں ہو۔ پھر عکرمہ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا: آقا ﷺ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں قلبِ سلیم سے مسلمان ہوتا ہوں:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

یہ سننا تھا کہ نبی ﷺ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس خوشی سے تمتما رہا تھا۔ فرمایا: خوش آمدید؛ خوش آمدید، جو تم مومن اور مہاجر ہو کر آئے۔

فاختہؓ: کتنے قسمت والے ہیں عکرمہؓ کہ آقا ﷺ نے ان کی پذیرائی فرمائی۔ ان دونوں پر اللہ کا خاص فضل ہوا۔۔۔

صفوانؓ: یہی نہیں ہوا، بلکہ ان پر تو اللہ کا مزید کرم ہوا۔ نبی ﷺ نے محسوس فرمایا کہ عکرمہؓ شرم کے مارے سر جھکائے ہوئے ہیں تو ان کی مدارت کرتے ہوئے فرمانے لگے: "مانگو عکرمہؓ مانگو! آج تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو میری استطاعت میں ہے"۔

فاختہؓ: (پورے اشتیاق کے ساتھ) پھر کیا مانگا عکرمہؓ نے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفوانؓ: عکرمہؓ نے کہا، اللہ کے رسول ﷺ اب سے پہلے میں نے جو عداوت برتی ہے اس کی معافی چاہتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت رسول اللہ ﷺ نے دعا کے لیے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: "اے اللہ، عکرمہؓ نے اپنے قول و فعل سے جو دشمنی کی ہے؛ اسے معاف فرما دے"۔

فاختہؓ: اس سے زیادہ عکرمہؓ کی اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی تھی!

صفوانؓ: یقیناً یقیناً لوگ باتیں کر رہے تھے کہ عکرمہؓ اور ام حکیمؓ کا آنا نبی ﷺ کے خواب کی تعبیر ہے۔ میرے استفسار پر بتایا گیا: نبی ﷺ نے خواب دیکھا کہ وہ جنت الفردوس میں سیر فرما رہے ہیں۔ وہاں ایک بہت ہی خوبصورت محل دیکھا۔ پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو کہا گیا یہ عکرمہؓ بن ابی جہل کا ہے۔ یہ سن کر سب حیران رہ گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "جنت میں سوائے مومن کے اور کوئی داخل نہ ہوگا"۔

آج جب عکرمہؓ مسلمان ہو کر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے خواب کی تاویل کرتے ہوئے فرمایا وہ محل عکرمہؓ کا ہی ہے۔

فاختہؓ: (جیسے کچھ یاد کر رہی ہو) کہاں ہیں وہ اب؟ عکرمہؓ اور اُمِ حکیمؓ کہاں ہیں۔ وہ تمہارے ساتھ کیوں نہیں آئے؟

صفوانؓ: انہیں تمہارے بھائی خالدؓ بن ولید کے پاس باتیں کرتا چھوڑ کر تمہیں خوشخبری سنانے بھاگ آیا ہوں۔

فاختہؓ: کاش تم نے آج دوپہر کے کھانے پر انہیں دعوت دی ہوتی۔

صفوانؓ: سوچا تو یہی تھا، لیکن مجھ سے پہلے خالدؓ دعوت دے چکے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آتی ہے۔ صفوان اٹھ کر دروازہ کھلتے ہیں اور ام حکیم، عکرمہ، خالدؓ بن ولید داخل ہوتے ہیں۔ فاختہ اور اُمِ حکیم خوشی سے گلے ملتی ہیں اور صفوان اور عکرمہ بہت گرمجوش معانقہ کرتے ہیں)۔

خالدؓ: تعجب ہے کسی کو میری پرواہی نہیں۔ کسی نے خوش آمدید تک نہ کہا۔

صفوانؓ: معاف کرنا خالدؓ، دراصل عکرمہ کے مسلمان ہونے کی خوشی میں ہم سب کچھ بھول ہی گئے!

فاختہؓ: (بھائی کی طرف دیکھ کر) خوش آمدید خالدؓ۔ بے شک آج آپ کی خوشی کا بھی کوئی ٹھکانا نہ ہوگا۔

خالدؓ: بخدا میں نے آج تک ایسا خوشی اور مسرّت کا دن نہیں دیکھا۔

صفوانؓ: بخدا بنی مخزوم کی خواتین عظیم ترین ہیں۔ اپنے شوہروں سے پہلے اسلام میں داخل ہوئیں اور پھر جہاد کر کے اپنے شوہروں کو بھی اسلام قبول کروایا۔

خالدؓ: الحمدللہ (عکرمہ کی طرف مڑتے ہوئے) عکرمہ آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟

عکرمہؓ: کیا کہوں بھائی! جب میں نے دنیا کے سب سے عظیم، سب سے شریف اور سب سے زیادہ کریم شخص کی بیعت کی تو یوں لگا جیسے میں آج ہی پیدا ہوا ہوں۔ مجھے نئی زندگی ملی ہے۔(سب خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی عظمت کے بارے میں باتیں کرنے لگتے ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن تیمیہؒ

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا منظر

(شاہی دربار، حاضرین اپنے اپنے مرتبے کے مطابق بیٹھے ہیں۔ سپہ سالار بہت ادب سے کہتا ہے)

سالار: حضور والا! الشیخ ابن مخلوف قاضی المالکی شرف بار یابی کے منتظر ہیں۔

سلطان: (قدرے اظہار بیزاری سے) کیا چاہتا ہے وہ ہم سے؟

سپہ سالار: ابنِ تیمیہ کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں!

سلطان: جانے کیا ہو گیا ہے ان فقیہوں کو؟ کیا ابنِ تیمیہ کو دمشق میں بھی نہیں دیکھ سکتے!

سپہ سالار: سلطانِ معظم! کیا ان کو اجازت ہے؟

سلطان: اجازت ہے، دیکھیں کیا کہتا ہے!

(ابن مخلوف داخل ہوتا ہے)

ابن مخلوف: السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ سلطانِ معظم!

سلطان: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ کیسے آنا ہوا ابن مخلوف؟

ابن مخلوف: یہ جاننے کے لیے حاضر ہوا ہوں کہ ابن تیمیہ کا کیا بندوبست فرمایا ہے حضور نے؟

سلطان: یہاں مصر میں سوائے ابن تیمیہ کے بندوبست کرانے کے تمہیں اور کوئی کام نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن مخلوف: سلطانِ معظم! شام حضور کی سلطنت میں شامل ہے۔ اور وہاں لوگوں میں پھیلنے والی ہر بدعت کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سلطان: کیا تم ہمیں اس دلیر اور بہادر شخص کے خلاف ابھارنے کے لیے آئے ہو جس نے تاتاری سالار قازان کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اپنی فوجوں کو واپس لے جائے؟ جب وہ اپنے ٹڈی دل لشکر کے ساتھ ہمارے عظیم ملک کو تباہ و برباد کرنے کے در پے تھا۔

ابن مخلوف: لیکن حضور والا! وہ تو ایک بدعتی اور گمراہ شخص ہے اور لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔

سلطان: ہمیں ان کی کسی بدعت کے بارے میں علم نہیں۔ ہم تو صرف یہ جانتے ہیں کہ اہلِ شام اُن سے محبت کرتے اور قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

ابن مخلوف: (خطوط کا بنڈل پیش کرتے ہوئے) سلطانِ معظم! یہ سب خطوط دمشق کے علماء نے بھیجے ہیں اور وہ اس کی بدعت کی شکایت کر رہے ہیں۔ اگر حضور خاموش رہے تو ایک دن یہاں مصر میں بھی وہ بدعتیں پھیلا دے گا۔

سلطان: (پورے اعتماد کے ساتھ) یہ سب لوگ حاسد ہیں۔ ہمیں خبر ملی ہے کہ ان کے ساتھ مناظرہ کرنے کی اہلیت تو رکھتے نہیں، مگر ہمیں ان کے خلاف اُکسانے پر آمادہ رہتے ہیں۔ کیا تم بھی اُنہی حاسدوں میں سے ہو ابن مخلوف؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن مخلوف: (انتہائی مکاری کے ساتھ) ہرگز نہیں سلطان عالی! بھلا گمراہی اور بدعت پر کون حسد کرتا ہے؟

سلطان: کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو، کہ ہم انہیں یہاں مصر بلا کر مناظرہ کرادیں اور دلائل سے تمہارا منہ بند کردیں؟

ابن مخلوف: جی نہیں، ہم دلائل سے اسے خاموش کردیں گے۔

سلطان: بہت بہتر۔۔۔۔۔۔۔سالار! والئ شام کو لکھو کہ وہ فوراً الشیخ تقی الدین احمد بنِ تیمیہ کو ہمارے حضور بھیج دے۔

سالار: جو حکم ہو سلطان عالی!

دوسرا منظر

(امیرِ شام کا دربار۔امیر، امام ابنِ تیمیہ سے باتیں کررہے ہیں)

ابنِ تیمیہ: کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ بھاگ کر آج میں مصر چلا جاؤں؟

امیرِ شام: سلطان معظم الناصر کا یہی حکم ہے، ابنِ تیمیہ!

ابنِ تیمیہ: کیا سلطان معظم کو خبر نہیں ہے کہ تاتاری فوجوں کا خطرہ دوبارہ ہماری سرحدوں پر منڈلا رہا ہے۔

امیرِ شام: یہ تو میں انہیں لکھ چکا ہوں۔

ابنِ تیمیہ: کیا ایسے نازک وقت میں، میں شام سے بھاگ جاؤں؟ سلطانِ معظم کو لکھیے کہ مجھے وہاں بلانے کے بجائے فوجیں لے کر خود شام تشریف لائیں اور ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان علماء کو بھی لیتے آئیں جو مناظرے کے شائق ہیں۔ دیکھوں تو کون ہیں جنہیں نہ اللہ کا ڈر ہے نہ عاقبت کی فکر؟

امیرِ شام: سچ فرمایا آپ نے! ہمیں آپ کی یہاں ضرورت ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اطمینان اور ارادوں میں ثبات پیدا کریں۔ لوگ تو ابھی سے کانپ رہے ہیں۔ جب کہ لشکرِ تاتار بڑی دور ہے۔ اگر وہ قریب آ گیا تو ان کا کیا حال ہو گا؟

ابنِ تیمیہ: سلطان معظم کو لکھ بھیجئے کہ فوراً اپنے لشکرِ جرار کے ساتھ تشریف لے آئیں ورنہ مسلمانوں کے خون اور لٹی عصمتوں کے وہی ذمہ دار ہوں گے۔ انہیں بتلا دیجئے کہ ابن تیمیہ کا یہی پیغام ہے۔

امیرِ شام: ابھی لکھے دیتا ہوں۔

(ایک افسر کی طرف دیکھ کر خط لکھنے کا اشارہ کرتا ہے)۔

تیسرا منظر

(دمشق کی سب سے بڑی مسجد الجامع الاموی۔ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ امیرِ شام امام ابنِ تیمیہ سے کہتے ہیں)۔

امیرِ شام: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

ابنِ تیمیہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امیرِ شام: دیکھئے ابنِ تیمیہ! یہی ہے آپ کا مخالف ابن الزملکانی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگوں سے خطاب کرنا چاہتا ہے۔

ابن تیمیہ: شاید وہ تاتار کے خلاف لوگوں کو جہاد کے لیے تیار کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے، تشریف لائیں۔

(ابن الزملکانی منبر پر چڑھ کر تقریر شروع کرتا ہے)

ابن الزملکانی: لوگو! اے امتِ مسلمہ کے عظیم فرزندو! میری بات غور سے سنو۔ اللہ آپ پر رحم فرمائیں۔ خبریں آ رہی ہیں کہ تاتاریوں کا ٹڈی دل لشکر حملہ کر کے ہمیں تباہ و برباد کر دینا چاہتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہ وعدہ کیا ہوا جو ابن تیمیہ نے آپ کے ساتھ کیا تھا کہ اب تاتاری دوبارہ حملہ کرنے کی جرأت نہیں کریں گے۔

امیرِ شام: یہ اس نے آپ کے متعلق کیا بات شروع کر دی ہے ابنِ تیمیہ؟

ابن تیمیہ: اسے اپنی بات مکمل کرنے دیجیے۔

ابن الزملکانی: آپ نے ابن تیمیہ کی باتوں پر اعتبار کر لیا تھا کہ تاتاریوں سے اسی نے آپ کو بچایا ہے۔ اسی خوشی میں آپ نے اسے وہ قدر و منزلت دی جس کا وہ مستحق نہ تھا۔ اس کی شان کو بڑھایا اور اس بدعت کو آنکھیں بند کر کر سہہ گئے جس کے خلاف اہلسنت ہیں۔

اب آپ کو پتہ چل گیا ہوگا اور یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی ہوگی کہ ابنِ تیمیہ تاتاریوں کا حلیف ہے۔ اس نے آپ کو دھوکہ دے کر تاتاریوں کو تیاری کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورا موقع دیا ہے کہ وہ پوری طاقت کے ساتھ حملہ کر کے آپ کے وطن عزیز پر قبضہ کر لیں اور آپ کو غلام بنا کر حکومت کریں۔

(سخت نفرت پھیلتی ہے لوگ شور مچاتے ہیں)۔

امیر شام: ابن تیمیہ، آپ اس کی باتوں کا جواب دیجئے۔

(امیر کی بات سن کر ابن تیمیہ کھڑے ہوتے ہیں اور بلند آواز میں کہتے ہیں)

ابن تیمیہ: لوگو! آپ نے شیخ المکرم کی باتیں سُنیں۔ اب تھوڑی دیر کے لیے مجھے بھی آپ سے کچھ کہنا ہے۔

(لوگ خاموش ہو جاتے ہیں۔ ابن تیمیہ پھر تقریر شروع کرتے ہیں)

حضرات، جب یہ صاحب تقریر کرنے کھڑے ہوئے تھے تو میں یہ سمجھا تھا کہ آپ کو تاتاریوں کے خلاف جہاد کے لیے تیار کرنے تشریف لائے ہیں، لیکن میں حیران ہو گیا ہوں کہ یہ تاتاریوں کا خطرہ تو بھول گئے اور صرف میری مخالفت یاد رہ گئی۔ اور آپ کو میرے خلاف بھڑکانے لگے۔ حضرات! خدارا ہوش میں رہیے۔ کوئی چیز آپ کو جہاد سے نہ روک سکے۔ ڈرنے اور گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ پہلے کی طرح خوف کھا کر اگر آپ اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو آپ اپنے دشمن خود ہی ہوں گے۔ حضرات! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیئے۔ آپس میں اتفاق و اتحاد رکھئے۔ دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رات جہاد کی تیاری میں مصروف رہیے۔ یقین جانیے! اللہ جبّار و قہار آپ کی خود حفاظت فرمائیں گے۔ فتح اور نصرت آپ کے قدم چومے گی۔

حضرات! خوشخبری ہے آپ کے لیے! مبارک ہو! اطمینان رکھئے کہ عنقریب سلطان معظم الناصر مصر سے ایک عظیم الشان فوج لے کر آپ کی مدد کے لیے آرہے ہیں۔

ابن الزملکانی: (چیختے ہوئے) لوگو! اس بدعتی کی باتوں پر یقین نہ کرنا؛ یہ آپ کو یہاں دمشق میں روک کر تاتاریوں کا غلام بنانا چاہتا ہے۔ آپ کو تاتاریوں کی غلامی کے عذاب میں مبتلا کر کے خود بچنا چاہتا ہے۔

ابن تیمیہ: اللہ تمہیں معاف فرمائے۔۔۔۔۔۔۔(بلند آواز میں) اے اللہ کے بندو، میری بات غور سے سنو! بخدا میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کروں گا، بلکہ آپ مجھے اپنی اگلی صفوں میں پائیں گے۔

آپ جانتے ہیں کہ بچپن سے ہی میں نے قلم اور کتاب سے تعلق رکھا ہے، مگر اب میں نے تلوار اٹھانا بھی سیکھ لیا ہے۔ آئیے ہم سب مل کر شانہ بشانہ جہاد کریں۔ قدم سے قدم ملا کر چلیں۔

آوازیں: ہم آپ کے ساتھ ہیں ابن تیمیہ! ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ابن الزملکانی کو قتل کر دو۔ قتل کرو اس منافق کو پکڑ و اس منافق کو۔۔۔۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن تیمیہ: (زور سے) نہیں، نہیں۔ خبردار اللہ کے بندو اگر آپ نے انہیں قتل کیا۔ آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔ اِن کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دو۔ وہی ان کا حساب لے گا۔

آوازیں: اس نے آپ کے خلاف بڑی زبان درازی کی ہے۔ ہم اسے معاف نہیں کریں گے۔

ابن تیمیہ: لیکن میں نے انہیں معاف کر دیا ہے۔

(لوگ خاموش ہو جاتے ہیں۔

چوتھا منظر

(سلطان ناصر اور ابن تیمیہ باتیں کر رہے ہیں)۔

ابن تیمیہ: اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے سلطان معظم! آپ نے ہماری دعوت پر لبیک کہا اور فوراً ہی تشریف لے آئے۔

سلطان ناصر: آپ کو اللہ برکت دے ابن تیمیہ! بخدا یہ سب کچھ آپ ہی کی وجہ سے ممکن ہو سکا۔ میں جانتا ہوں کہ آپ نے لوگوں کے حوصلے بڑھانے اور ان کو ثابت قدم رکھنے میں کیا کچھ کیا ہے۔

ابن تیمیہ: میں تو انہیں صرف یہ خوشخبری دیتا رہا کہ آپ ایک عظیم الشان فوج کے ساتھ ان کی مدد کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔

سلطان ناصر: آہ! کاش مجھے آپ کے خلاف اُکسانے والے جان جائیں کہ آپ کیسی عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیرِ شام: سلطان المعظم، مجھے معلوم ہوا ہے کہ عوام کے اندر یہ بات پھیلائی جا رہی ہے کہ تاتاری مسلمان ہیں، ان کے خلاف جہاد جائز نہیں۔

ابن تیمیہ: یہ بات شاید باطنیوں نے پھیلائی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ فرقہ ہمارے لیے تاتاریوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

سلطان ناصر: واجب ہے کہ پہلے ان بدخواہوں کے سر قلم کر دیے جائیں!

ابن تیمیہ: ابھی نہیں سلطان معظم! ہم تاتاریوں کے خلاف جہاد سے فارغ ہو جائیں تو باطنیوں کی طرف توجہ دینا مناسب ہوگا۔

سلطان ناصر: کیا انہیں یونہی چھوڑ دیں کہ لوگوں کو دھوکہ دیتے اور فتنہ پردازی کرتے رہیں؟

ابن تیمیہ: آقا آپ مطمئن رہیں۔ ان کے لیے میں ہی کافی ہوں۔۔۔۔آج میں لوگوں کو باطنیوں کی اصلیت اور سرگرمیوں سے آگاہ کروں گا۔ امید ہے کہ میری تقریر سُن کر لوگ سچائی کو پہچان جائیں گے۔

(سلطان خوشی کے انداز میں سر ہلا کر اطمینان کا اظہار کرتے ہیں)۔

پانچواں منظر

(ابن تیمیہ مسجد کے منبر پر بیٹھے ہیں اور پُر جوش انداز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں تقریر کر رہے ہیں)۔

ابن تیمیہ: لوگو! دشمن کے جاسوس ہماری صفوں میں عجیب وغریب خبریں پھیلا کر ہمیں جہاد سے روکنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ کبھی ان کو مسلمان قرار دیتے ہیں اور کبھی ان کے انصاف کی قصیدہ خوانی کرتے ہیں۔ لوگو! خبردار ہو جاؤ! تاتاریوں کا سیلاب مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے، ان کی عصمتوں کو تارتار کرنے، ان کے مال و دولت چھیننے ان کے گھروں اور وطنِ عزیز پر قبضہ کرنے کے لیے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ کیا یہی ہے ان کا اسلام؟ کیا ایسا ہی کرتے ہیں مسلمان؟

لوگو! ہوشیار رہو، تمہارے یقین اور استقامت میں نقب زنی ہو رہی ہے۔ خدانخواستہ اگر یقین کے بعد تم شک میں مبتلا ہو گئے تو پھر۔۔۔۔! نہیں نہیں۔۔۔۔۔

لوگو! میرے دل کی آواز سنو! اگر مجھے اس حالت میں بھی تاتاریوں کے ساتھ دیکھو کہ قرآن حکیم میرے گلے میں لٹک رہا ہو تو مجھے صفحۂ ہستی سے مٹا دینا۔

لوگو! مصر کے جیالوں پر مشتمل یہ عظیم فوج تمہیں تاتاریوں کے پنجۂ قہر سے نجات دلانے کے لیے آئی ہے۔ کتنے شرم کی بات ہے کہ ہم میدانِ جہاد سے پیٹھ پھیر لیں اور ہمارے نجات دہندہ اکیلے ہی جہاد کرتے رہیں۔ اچھی طرح سن لو کہ اگر آج کوئی شخص بھاگ گیا تو کل روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس سے باز پرس فرمائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔اور بھاگنے کی پاداش میں جہنم کا ایندھن بنادے گا۔
قسم اس خداوند قدوس کی جس کے قبضۂ قدرت میں
میری جان ہے۔ اگر آپ نے پوری صداقت کے
ساتھ جہاد کیا،اپنی تمام تر قوتوں کو بروئے کار لائے،تو
یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔آپ کو فتح نصیب
ہوگی اور کامیابی اسی طرح آپ کے قدم چومے گی جس
طرح عین جالوت کے موقع پر اللہ نے آپ کو سرخرو
فرمایا تھا۔ کامیابی سے نوازا تھا۔(لوگ پُر جوش انداز
میں نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہیں)۔

چھٹا منظر

(سلطان ناصر اور ابن مخلوف باتیں کر رہے ہیں)

سلطان ناصر: کیا ہوگیا ہے تمہیں ابن مخلوف؟تم ہمیں تاتاریوں پر فتح اور بامراد واپسی پر مبارک باد دینے آئے ہو یا ابن تیمیہ کے خلاف بھڑکانے؟

ابن مخلوف: سلطان معظم! اللہ نے جو آپ کو تاتاریوں پر فتح نصیب فرمائی ہے اور صحیح سلامت ہم تک پہنچایا ہے اس پر جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔آقا،اسی خوشی اور احسان کے موقع پر ہم درخواست کرتے ہیں کہ جس طرح آپ نے ہمیں تاتاریوں سے نجات دلائی ہے اسی طرح اس بدعتی ابن تیمیہ کے فتنے سے بھی نجات دلائیے۔

سلطان ناصر: اللہ تمہیں برباد کرے، تاتاریوں سے ڈرانے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی بجائے اگر تم اپنے بھائیوں اور چچاؤں اور ماموؤں کے بیٹوں کے ساتھ مل کر میدان جہاد میں تلوار کے جوہر دکھاتے، تو تمہاری شان کچھ اور ہی ہوتی۔ تمہاری زبان پر شکایتیں نہ ہوتیں۔

ابن مخلوف: یہ علماءِ شام کے خطوط ہم سے اس کی بدعت سے نجات کا مطالبہ کر رہے ہیں حضورِ عالی!

سلطان ناصر: یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ یہ سب ابن تیمیہ کی اس قدر و منزلت سے جلتے ہیں جو انہیں عوام میں حاصل ہے۔

ابن مخلوف: سلطان عالی! سینوں کے بھید تو اللہ ہی جانتا ہے۔ لیکن ہم علماءِ مصر کے بارے میں یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ حاسد ہیں۔ ہم تو صرف اس بات سے ڈر رہے ہیں کہ کہیں یہ فتنہ یہاں بھی نہ پھیل جائے۔

سلطان ناصر: اگر تم یہ بات ایسے یقین کے ساتھ کہہ رہے ہو تو مناسب یہ ہوگا کہ ابن تیمیہ کو بلا لیا جائے اور ان سے ان کے خیالات معلوم کر لیے جائیں۔

ابن مخلوف: (خوش ہو کر) بس سلطان معظم! ہم آپ سے یہی چاہتے ہیں۔

ساتواں منظر

(امیر شام اور امام ابن تیمیہ باتیں کر رہے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیرِ شام: (فکرمندی کے ساتھ) سلطان معظم کا پیغام تو میں نے پہنچا دیا ہے، لیکن ابن تیمیہ! میری نصیحت ہے کہ آپ مِصر نہ جائیں۔

ابن تیمیہ: (تعجب اور حیرانی کے ساتھ) کیوں؟

امیرِ شام: وہاں کے علماء، عوام کو آپ کے خلاف بھڑکا دیں گے۔

ابن تیمیہ: (اعتماد کے ساتھ) لیکن سلطان معظم تو مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔

امیرِ شام: اگر لوگ آپ کے خلاف ہو گئے تو سلطان معظم عوام کی خوشنودی کے لیے ان کی بات ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔

ابن تیمیہ: جو بھی ہو، لیکن میرا فرض یہی ہے کہ عوام تک حق بات پہنچائی جائے۔ شاید اللہ تعالیٰ نے خود ہی یہ سبب پیدا کر دیا کہ میں وہاں کے لوگوں کو دعوتِ حق دے کر اپنی ذمہ داری پوری کروں۔

آٹھواں منظر

(مصر میں قاضی ابن مخلوف کی عدالت)

ابن تیمیہ: ابن مخلوف! یہ عدالت ہے مجلسِ مناظرہ نہیں۔

ابن مخلوف: ہاں ابن تیمیہ! ہمیں تمہارے مناظرے کی ضرورت بھی نہیں۔ تم ایک بدعتی اور گمراہ شخص ہو۔ ہمارے پاس اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ تم سے توبہ کروائیں۔ اگر تم توبہ کرلو تو آزاد ہو ورنہ جیل کی کوٹھڑی میں ڈال دیئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جاؤ گے تا کہ لوگ تمہارے فتنے سے محفوظ رہیں۔

ابن تیمیہ: آپ مجھے بدعتی سمجھتے ہیں اور میں آپ کو۔ اب آپ یوں کریں کہ ایک مجلسِ مناظرہ کا انتظام فرمائیں تا کہ لوگوں کے سامنے ہم اپنے اپنے دلائل رکھیں۔ اگر آپ کی دلیل مضبوط ہوئی تو میں تسلیم کرلوں گا اور اگر میری دلیل قوی ہوئی تو آپ کو حق کی جانب پلٹنا ہوگا۔

ابن مخلوف: تم یہاں بھی لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہو؟

ابن تیمیہ: گمراہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ انہیں سیدھا راستہ دکھانا چاہتا ہوں۔

ابن مخلوف: (بہت غصّے سے) گرفتار کرلو اسے، اور بند کردو!

(عدالت کے پیادے امام ابن تیمیہ کو گرفتار کرلیتے ہیں)۔

نواں منظر

(جیل خانے کی کوٹھڑی۔ سپاہی کوٹھڑی کا دروازہ کھولتا ہے اور سلطان داخل ہوتا ہے۔

ابن تیمیہ: زہے نصیب! سلطان معظم آپ؟------! جیل کی اس کوٹھڑی میں مجھ سے ملنے کے لیے تشریف لائے ہیں؟

سلطان ناصر: ہمیں آپ کی گرفتاری پر افسوس ہے ابن تیمیہ، لیکن بحکمِ قاضی آپ کو گرفتار کیا گیا ہے اور ہم اس کی مخالفت کر کے عوام کے غیض وغضب کا نشانہ نہیں بننا چاہتے، تاہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بتائیے کہ اگر ہم آپ کو آزاد کروا دیں تو کیا آپ واپس شام چلے جائیں گے؟

ابن تیمیہ: لیکن سلطان المعظم، اب تو یہ ممکن نہیں! ان شاءاللہ اب میں یہاں مصر ہی میں رہوں گا۔ اس وقت تک جب تک عوام سے مل کر انہیں سیدھی راہ نہ دکھالوں۔

سلطان ناصر: ------ ابن تیمیہ، ہمیں آپ کا جیل میں رہنا بہت شاق گزرتا ہے، مناسب ہوگا آپ اپنے فیصلے پر غور کریں اور اسے بدل دیں۔

ابن تیمیہ: جہاں تک جیل کا تعلق ہے مجھے یہاں کوئی تکلیف نہیں، یہ تو وہ مقام ہے جو خاصانِ خدا کا گھر ہے، یہاں تو وہ عظیم انسان بھی رہا تھا۔

سلطان ناصر: کون؟

ابن تیمیہ: امام احمدؒ بن حنبل، جنہیں کوڑے مارے گئے اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا رکھا گیا۔ جبکہ میرے بارے میں تو آپ نے اچھے سلوک کی ہدایت کر رکھی ہے۔ بخدا میری جیل کی یہ کوٹھڑی دمشق میں میرے گھر سے بہتر ہے۔ (سلطان خاموش نظروں سے کچھ دیر ابن تیمیہ کی طرف دیکھتا رہتا ہے اور پھر چلا جاتا ہے)

دسواں منظر

(سلطان کا دربار۔ نقیب ابن تیمیہ کو ساتھ لے کر داخل ہوتے ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن تیمیہ: سلطان معظم! کیا آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے؟

سلطان ناصر: ہمارے عزیز ترین دوست! ہم نے آپ کی خاطر ان فقیہوں کی مخالفت قبول کی، مگر آپ کو تو جیسے ان کے غیض و غضب کی کوئی پرواہی نہیں! مناسب ہوگا اب لوگوں سے اپنے مؤقف کی تفصیل بیان کریں!

ابن تیمیہ: میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے لوگوں کے سامنے حق بیان کرنے کا موقع عنایت فرمایا۔ وہ سب مجھ سے محبت کرتے ہیں اور احترام کرتے ہیں۔ اللہ آپ کو برکت عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔

سلطان: لیکن آپ نے ان فقیہوں کو تو چھوڑ دیا ہے اور ان بیچارے صوفیوں کی خبر لینی شروع کر دی ہے۔

ابن تیمیہ: فقہاء اگرچہ تاویلات کرتے ہیں، مگر ان کا تعلق کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ سے ہے، مگر سلطانِ معظم! یہ نام نہاد صوفی تو نری گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہیں۔ دین کے نام پر سادہ لوگوں کے مال اینٹھتے ہیں۔ اس لیے علماء کا فرض ہے کہ لوگوں کو ان کی حقیقت سے مطلع کریں۔

سلطان: الشیخ نصر المنجی لوگوں کو آپ کے خلاف ابھار رہے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ۔۔۔۔۔۔!

ابن تیمیہ: آقا! گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ میں لوگوں کے سامنے ان کی دھوکہ دہی اور فریب کاری سے جب پردہ اٹھاؤں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا تو لوگ ان سے خود ہی دور بھاگیں گے۔

سلطان: (اظہار ہمدردی کرتے ہوئے) نہیں ابن تیمیہ نہیں، اگر انہوں نے طوفانِ بدتمیزی برپا کر دیا تو آپ قطعی غیر محفوظ ہوں گے۔ مجھ سے وعدہ کیجئے کہ آپ دوبارہ ان کے مقابلے میں نہیں جائیں گے۔

ابن تیمیہ: (پوری شرح صدر کے ساتھ) سلطان المعظم! یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ وہ فرض ہے جو اس نے مجھے سونپا ہے۔ آپ کیونکر مجھ سے اس کو چھوڑ دینے کا وعدہ لے سکتے ہیں۔

سلطان ناصر: (ڈراتے ہوئے) ابن تیمیہ! سنیئے! اب آپ کو دمشق یا جیل دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا!

ابن تیمیہ: (پوری جرأت کے ساتھ) میں جیل کو منتخب کرتا ہوں۔

سلطان: (حیرانیوں میں ڈوبتے ہوئے) جیل؟؟

ابن تیمیہ: ہاں، کیونکہ وہ مجھے دمشق سے زیادہ عزیز ہے۔

سلطان: بخدا ہم آپ کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ جایئے جہاں آپ کا جی چاہے، لیکن یاد رکھیے کہ عوام سے اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچی تو ہم ذمہ دار نہ ہوں گے۔

ابن تیمیہ: میرا اللہ میرے لیے کافی ہے۔ وہی میرا حامی و ناصر ہے۔

گیارہواں منظر

(سلطان کا محل۔ سپہ سالار اور سلطان باتیں کر رہے ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں)۔

سالار: سلطان معظم! مبارک باد دینے والے علماء ورؤساء کا استقبال کرتے کرتے حضور تھک گئے ہوں گے۔ کچھ دیر استراحت فرمالیجئے۔

سلطان: دیکھا تم نے سالار! یہ منافق کس طرح ہمیں مبارک باد دینے کے لیے آرہے ہیں۔ جب جاشنگیر نے ہمارے تخت پر قبضہ کیا تھا تو اسی طرح اُس کو بھی مبارک باد دیتے رہے ہوں گے۔

سالار: جی ہاں! ان لوگوں کا یہی کردار ہے، سوائے ان لوگوں کے جنہیں خداوند کریم نے برائی سے محفوظ رکھا۔ جیسے ابن تیمیہ۔

سلطان: ہم ان کے متعلق پوچھنا ہی بھول گئے۔ کہاں ہیں وہ؟

سالار: اسکندریہ میں! الشیخ نصر المنجی اور قاضی ابن مخلوف جیسے لوگوں کے اُکسانے پر جاشنگیر نے انہیں جلاوطن کردیا تھا۔

سلطان: اللہ انہیں تباہ کرے ------ یہ لوگ چڑھتے سورج کے پجاری ہیں۔ بخدا وہ تو ابن تیمیہ کے جوتوں کی خاک بھی نہیں۔ سالار! کسی کو فوراً بھیجو کہ ابن تیمیہ کو نہایت عزت واحترام سے ہمارے پاس لے آئے۔

(سالار سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتا ہے اور حکم کی تعمیل کرنے کا وعدہ کرتا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارھواں منظر

(سلطان کا محل۔ ابن تیمیہ اور سلطان باتیں کر رہے ہیں)

سلطان ناصر: ابن تیمیہ! جو کچھ آپ ہمارے لیے کرتے رہے ہیں ہمیں اس کی برابر خبر ملتی رہی ہے۔

ابن تیمیہ: سلطان معظم! میں نے آپ کے لیے تو کچھ نہیں کیا۔ میری تمام کوششیں اور جدوجہد صرف اور صرف امّتِ مسلمہ اور وطنِ عزیز کے لیے تھیں۔

سلطان ناصر: آپ کی تمام کوششیں قابلِ قدر ہیں ابن تیمیہ! ہم ابن مخلوف اور آپ کے دوسرے حاسدوں کو دربار میں پیش کرنے کا حکم صادر کر چکے ہیں۔ اب آپ خود اُن کے لیے عبرتناک سزا تجویز کیجئے۔

ابن تیمیہ: کیا اس لیے کہ یہ سب آپ کے دشمن جاشنکیر کو مبارکبادیں دیتے اور اس کے قصیدے کہتے رہے ہیں؟ آقا! میری درخواست ہے انہیں معاف فرما دیجئے۔ کیونکہ یہ سب کچھ دلی رغبت سے نہیں، بلکہ خوف کی وجہ سے کرتے رہے ہیں۔

سلطان: نہیں ابن تیمیہ، انہوں نے دشمنی کی وجہ سے یہ سب کچھ کیا ہے۔ یہ آپ کے بھی کھلے دشمن ہیں۔ آپ کو سخت تکلیفیں پہنچاتے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن تیمیہ: تو کیا آپ میری وجہ سے انہیں سزا دینا چاہتے ہیں؟

سلطان: ہاں آپ کی وجہ سے، ہمیں احساس ہے کہ ان کی ریشہ دوانیوں سے آپ کو بہت اذیت پہنچی ہے۔

ابن تیمیہ: اس توجہ کے لیے میں شکرگزار ہوں سلطان معظم! لیکن میں انہیں معاف کر چکا ہوں۔ آخر یہ علماءِ دین ہیں۔ اگر آپ نے ان پر سختی کی تو علماء کے طبقہ کی توہین ہوگی۔

سلطان: الشیخ نصر المنجی کے بارے میں کیا رائے ہے، جس نے جاشنکیر کو اُکسا کر آپ کو اسکندریہ جلا وطن کروا دیا تھا؟

ابن تیمیہ: ان کا تو مجھ پر بڑا احسان ہے۔

سلطان: وہ کیسے؟

ابن تیمیہ: انہی کی وجہ سے مجھے یہ موقع ملا کہ وہاں کی عوام کو بھولا ہوا سبق یاد دلاؤں جبکہ نام نہاد صوفیوں نے اُن کا دین تباہ کر رکھا تھا۔

سلطان: لیکن اُس نے تو سازش کر کے آپ کو اسکندریہ جلا وطن کروایا تھا کہ وہاں اس کے پیروکار آپ کو اغوا کر کے قتل کر دیں۔

ابن تیمیہ: مگر وہاں اس کی منشا کے خلاف اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور اس کے کتنے ہی پیروکار سنّتِ رسول ﷺ کے پابند ہو گئے۔

سلطان: ابن تیمیہ آپ تو یقیناً عظیم انسان ہیں۔ آپ نے تو ہمیں حیران کر دیا ہے!

ابن تیمیہ: آقا! آپ کو کس چیز نے حیران کیا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی کتاب میں نہیں فرماتا:

وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی

(معاف کر دینا تقوٰی کے زیادہ قریب ہے)

تیرھواں منظر

(سلطان الناصر نے محل میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی ضیافت کی اور ضیافت کے بعد محل میں باتیں ہو رہی ہیں)

سلطان: کیا واقعی آپ نے شام واپس جانے کا ارادہ فرما لیا ہے؟

ابن تیمیہ: جی ہاں! سلطان معظم۔

سلطان: گویا ہماری اور آپ کی آج الوداعی ملاقات ہے؟

ابن تیمیہ: نہیں آقا! بلکہ آپ بھی معہٗ افواج کے شام کو شرف بخشیں گے۔ کیا آپ کو شام کی سرحدوں پر تاتاریوں کی نقل و حرکت کی خبر نہیں ملی؟

سلطان: ہمارے خیال میں اب وہ پیش قدمی کی جرأت نہیں کریں گے۔

ابن تیمیہ: اگر انہیں پتہ چل جائے کہ آپ فوراً ایک لشکرِ جرار کے ساتھ شام کی طرف کوچ کر چکے ہیں تو پھر وہ واقعی جرأت نہیں کریں گے ورنہ ــــــــــــــ

سلطان: اچھا آپ چلیں ــــــــ ہم آپ کے فوراً بعد ہی شام پہنچ جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن تیمیہ: نہیں، میں حضور کے ساتھ ہی جاؤں گا۔

سلطان: اس کا تو یہ مطلب ہے کہ آپ اپنی بات منوانے پر بضد ہیں!

ابن تیمیہ: معاذ اللہ! سلطان معظم! میں تو صرف عوام کی نگہبانی کا وہ فرض ادا کر رہا ہوں جو اللہ پاک نے مجھ پر اور آپ پر عائد کیا ہے۔

سلطان: اللہ آپ کو عظمت عطا فرمائے ابن تیمیہ! میں کل ہی لشکر کو پوری تیاری کے ساتھ کوچ کا حکم دیتا ہوں۔

چودھواں منظر

(دمشق کے عمائدین شہر سے باہر سلطان کے استقبال کے لیے کھڑے ہیں)

سلطان: ابن تیمیہ! اہل شام نہ جانے آپ کے استقبال کے لیے آئے ہیں یا میرے؟

ابن تیمیہ: وہ تو اپنے عظیم مہمان کے استقبال کے لیے آئے ہیں۔ میں تو انہی میں سے ایک ہوں۔

سلطان: بخدا یہ آپ پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ شاعر نے یہ شعر یقیناً آپ جیسے لوگوں کے لیے ہی کہا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ابن تیمیہ: آقا، اللہ تعالیٰ جس طرح نیک دل عادل حکمران سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین کی حفاظت کا کام لیتا ہے اس طرح کسی اور سے نہیں۔ کوئی اور شخص ایسی خدمات انجام دے ہی نہیں سکتا۔

سلطان: ہم نہ کہتے تھے کہ اب تاتاری آگے بڑھنے کی جرأت نہ کر سکیں گے۔

ابن تیمیہ: جب انہیں پتہ چلا کہ آپ کھلی آنکھوں سے سرحدوں پر پہرہ دے رہے ہیں تو وہ واپس پلٹ گئے۔

سلطان: آپ مصر ہمارے ساتھ جائیں گے یا یہیں قیام کا ارادہ ہے؟

ابن تیمیہ: اب تو میں اپنی بوڑھی والدہ ماجدہ کے پاس ہی رہوں گا جو میری جدائی کے باعث بے قرار رہتی ہیں۔ ویسے بھی اب میں اپنے آپ کو لکھنے پڑھنے کے لیے وقف کر دینا چاہتا ہوں۔

سلطان: حضرت میں درخواست کرتا ہوں کہ اب اپنی کتابوں اور اپنے فتووں سے لوگوں کو دوبارہ اپنا مخالف نہ بنا لینا۔ امیرِ شام کو میں نے حکم دے دیا ہے کہ آپ کی ہر ضرورت کو پورا کرتا رہے۔

ابن تیمیہ: سلطان معظم! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ آقا آپ رعایا کے ضرورت مندوں کا خیال رکھیں۔

(سلطان سر کی جنبش سے ایسا کرنے کا اظہار کرتا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پندرہواں منظر

(امیرِ شام اور ابن تیمیہ باتیں کر رہے ہیں)۔

امیر شام: آقا! میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ آپ کے نئے فتووں کے بارے میں علماءِ شام ضرور سلطان معظم کو لکھ بھیجیں گے۔

ابن تیمیہ: سخت حیرت ہے کہ سلطان معظم کو لکھنے کے بجائے یہ حضرات مجھ سے گفتگو کیوں نہیں کرتے۔ بھلا سلطان معظم کا ان معاملات سے کیا تعلق؟

امیر شام: علماء نے سلطان معظم کو یقین دلایا ہے کہ آپ چاروں اماموں اور تمام فقیہوں کی مخالفت کرتے ہیں۔

ابن تیمیہ: لیکن میں نے کبھی کوئی بات بے دلیل نہیں لکھی۔ اپنے فتووں میں قرآن حکیم اور سنّتِ رسول اللہ ﷺ سے دلائل دیے ہیں۔

امیر شام: سلطان معظم نے مجھے لکھا ہے کہ آپ کو تمام فتوے واپس لینے کا حکم دوں۔

ابن تیمیہ: (غصے سے) اُن کو لکھ بھیجئے کہ میں قرآن و سنت کی دلیل کے علاوہ کسی کے حکم پر فتویٰ واپس لینے کو تیار نہیں ہوں۔

امیر شام: شام اور مصر میں بھی علماء آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

ابن تیمیہ: اگر پوری دنیا بھی میرے خلاف اٹھ کھڑی ہو تو بھی میں اپنے فتوے واپس لینے کو تیار نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر شام: تو پھر میں مجبور ہو جاؤں گا کہ آپ کو قلعہ میں قید کر دوں۔

ابن تیمیہ: کیا یہ سلطان معظم کا حکم ہے؟

امیر شام: جی ہاں۔

ابن تیمیہ: آپ حکم کی تعمیل فرمائیے۔

امیر شام: میرے آقا۔ میرے امام، یہ مجھ سے برداشت نہ ہو سکے گا۔

ابن تیمیہ: مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں۔۔۔۔ فرمائیے آپ مجھے قلعہ کس وقت لے کر جانا چاہتے ہیں؟

امیر شام: آپ آج رات اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ہی قیام فرمائیے۔

ابن تیمیہ: سلطان معظم کے حکم کی تعمیل میری آسائش پر مقدم ہے۔

امیر شام: تاہم میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ارشاد فرمائیے۔

ابن تیمیہ: ہو سکے تو میرے بھائی زین الدین کو میرے پاس آنے جانے کی اجازت مرحمت فرما دیجئے۔

امیر شام: ان شاء اللہ آپ کی یہ خواہش ضرور پوری ہو گی۔

سولھواں منظر

(جیل خانے کی کوٹھڑی۔ امیر شام داخل ہوتا ہے)

ابن تیمیہ: خوش آمدید امیر شام! آپ نے اس جیل میں آنے کی زحمت کیوں گوارا فرمائی؟ میری حقیر ذات کیا وقعت رکھتی ہے۔ فرمائیے سلطان معظم کی صحت تو ٹھیک ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیر شام: وہ بفضلِ خدا بخیریت ہیں۔آپ سنایئے آپ کیسے ہیں امام محترم؟

ابن تیمیہ: بحمد اللہ جیسا آپ دیکھ رہے ہیں ۔۔۔۔الحمدللہ یہاں تنہائی اور کامل اطمینان وسکون ہے۔

امیر شام: امامِ محترم ۔۔۔۔!

ابن تیمیہ: ارشاد فرمایئے امیر محترم!

امیر شام: آپ طلاق کے بارے میں اپنا فتویٰ واپس لے لیجیے... تاکہ یہ مصائب ختم ہو جائیں۔

ابن تیمیہ: میں نے ابھی عرض کیا ہے کہ میں یہاں مصیبت میں نہیں راحت میں ہوں ۔۔۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں؟

امیر شام: نہیں آقا ایسی بات تو نہیں لیکن ۔۔۔۔!

ابن تیمیہ: لیکن کیا؟

امیر شام: حضور! سلطان معظم کا حکم نامہ آیا ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ اس کا سننا بھی آپ کو تکلیف دے گا۔

ابن تیمیہ: کہیئے کہیئے ،گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں۔

امیر شام: سلطان معظم کا حکم ہے کہ قلم اور کاغذ اور کتابیں آپ سے چھین لی جائیں!

ابن تیمیہ: کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ کیا سلطان المعظم مجھ سے میری متاعِ حیات چھین لینا چاہتے ہیں۔کتابوں اور قلم کاغذ کے بغیر میں کیسے زندہ رہ سکوں گا؟

امیر شام: سلطان معظم کا یہی حکم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن تیمیہ: کیا علماء نے انہیں ایسا کرنے کا مشورہ دیا ہے؟

امیر شام: یقیناً ایسا ہی ہوگا۔

ابن تیمیہ: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔
اگر یہ درست ہے تو آج مصائب و مشکلات کا آغاز ہو گیا۔! بہرحال میں صبر کروں گا۔
(امیر سر جھکا لیتا ہے اور چلا جاتا ہے)

سترہواں منظر

(ابن تیمیہ بستر علالت پر دراز ہیں۔ زین الدین داخل ہوتا ہے)

ابن تیمیہ: (نہایت کمزوری آواز میں) زین الدین! آ گئے زین الدین؟ ادھر آؤ بھائی ـــــ میرے قریب آؤ۔!

زین الدین: برادر محترم! کیسی طبیعت ہے آج؟

ابن تیمیہ: اللہ کا احسان و انعام ہے۔

زین الدین: وہ درد تو دور ہو گیا ہے نا؟

ابن تیمیہ: الحمدللہ؛ عنقریب تمام تکلیفیں دور ہو جائیں گی زین الدین۔ میں اپنی منزل کے قریب ہوں۔ اگر آج آپ کو دیر ہو جاتی تو آپ تو مجھے ضرور دیکھتے، مگر میں آپ کے دیدار سے محروم رہ جاتا۔

زین الدین: (روتے ہوئے) نہیں نہیں آپ زندہ رہیں گے۔ میرے امام۔ میرے آقا، میرے بھائی ـــــــ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج تو ماشاءاللہ آپ پہلے سے بہتر ہیں۔

ابن تیمیہ: ہاں! میں پہلے سے بہتر ہوں۔ میری حالت یقیناً پہلے سے بہتر ہے اور اِن شاءاللہ ابھی چند ہی لمحوں کے بعد رب غفور ورحیم سے ملاقات ہونے والی ہے۔

زین الدین: اللہ ان ظالموں کو معاف نہ کرے، انہوں نے کتاب و قلم چھین کر آپ کو بہت بڑی سزا دی ہے۔ انہوں نے یہ سب کچھ آپ کو ہلاک کرنے کے لیے کیا ہے۔

ابن تیمیہ: میری بات غور سے سنو زین الدین! اس سے پہلے کہ میری زبان میرا ساتھ نہ دے۔ سنو! تمام لوگوں کو بتا دینا کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے جو میرے ساتھ دشمنی کرتے رہے ہیں۔ سلطانِ معظم کو بھی جنہوں نے مجھے قید خانے میں رکھا اور بے وجہ مجھے تکالیف دیں۔ میں نے سب کو معاف کر دیا ہے سب کو! سوائے ان لوگوں کے جن کی دشمنی اللہ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھی۔

زین الدین: (حیران ہو کر) جی۔!

ابن تیمیہ: یہ میری وصیت ہے (اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے) آہ ۔۔۔ مجھے سہارا دینا ۔۔۔ زین الدین ۔۔۔! میرے چہرے کو روبہ قبلہ کر دو۔ ہاں۔ ہاں ۔۔۔ ایسے ۔۔۔ مہربانی۔ شکریہ (آواز اکھڑ جاتی ہے) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔۔۔۔۔۔۔۔(سر ایک طرف ڈھلک جاتا ہے اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے)

زین الدین: (شدتِ غم سے انتہائی کرب میں) احمد۔۔۔احمد۔۔۔ میرے بھائی۔۔۔۔میرے آقا ۔۔۔۔۔۔میرے امام۔۔۔۔! آہ آپ کس بے کسی میں دنیا سے رخصت ہوئے۔آہ۔۔۔۔۔

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ O

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

مصنف کی دیگر تصانیف

- آیئے قرآن سیکھیں
- تعارف اسلام (I)
- تعارف اسلام (II)
- تعارف اسلام (III)
- شام خون آشام (ناول)
- عالم بالا کے سائے میں (سات ڈرامے)
- ساتویں آسمان کے اس پار (ناول)
- موت کے سائے
- القادیانی والقادیانیۃ (عربی زبان)
- غزوہ احد: دروس والعبر (عربی زبان)

Design by: MUHAMMAD AHSAN 0300-4529821
MOHSAN GRAPHICS

ISBN 969-503-464-0
9789695034644

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور